

100062

14-12-24

Title - GISSA SEESAN NISAMMI BA GILDASTA-E-
AMJUMAN

Author - MARIVA Eriesth; Tashima Kashi
With Bivass

Publisher - Vateenon ke Chhabe Kishu (Aggr)

Date - 1855

Pages - 131

Subjects - Angreji Novel - Tashima

۴۲۷ لکھنؤ الحمد والمہنتہ

کہ ترجمہ قصہ سوہن مسی بہ گلدرستہ انجمن حبیب الحکم فیض شیم

صاحب والا درجہ رفیع المرتبتہ قدرا فزا علم ہند

رعیت پرورد عدل گستر خباب ہندی کا شکر صاحب بہادر شہنشاہ

مستقیم خیم اضلاع بنارس وغیرہ اور اجت گورنر جنرل بہادر

بالوکاشی ناتھ بسواس کرانی اول حکمران ہندی باقاعدہ تصدیق

مولوی نیرین العابدین ڈگری نویس عدالت دیوانی

شہر بنارس کے انگریزی سنسے زبان اردو میں ترجمہ کیا

قطب تاریخ

قصہ حبیب الحکم گستر خباب ہندی کا شکر بہادر

پوچھا سنی دے کہا کہ شاد آگیا خوب ہی یہ قصہ گلدرستہ انجمن

۱۵۳۵

۳۰۶

۱۵۳۵



جزیرہ انگلستان کے ایک گانویں اب تک یہ رسم جاری ہے
 کہ شروع بہار میں ایک میلہ ہوا کرتا ہے وہاں کے لڑکے بڑی آرزو اور
 خوشی سے اس کے منتظر رہا کرتے ہیں ایک روز پہلے سے وہ سب طیارے
 گلدرخت اور کسی کو شانہ راوی اس میلہ کی تجویز کرنے کے لئے ایسی زمین
 پر فضا اور مقام دلکش اس جمع ہوتے ہیں جبکہ ایک سمت کو سایہ دار
 راہ اور دوسری جانب انواع اور اقسام کے پھولوں کے درخت ہیں جو
 حد فاصل ہیں ایک تختہ کے باغ کی
 یہ مختار اس جہان میں پہلے از بس بے سرو سامان اور افلاس کے

صدمہ سے بہت حیران تھا لیکن تھوڑے ہی دنوں میں اوسنے بہت سے
 روپے جمع کر لئے پر جس طریقہ نامعلوم سے وہ مالدار تھا ہر کہہ اور ہم پر
 بخوبی مشہور تھا اوسنے گانوں کے سرے پر ایک نیا مکان اور بڑے احاطہ
 کا باغ عالیشان تعمیر کرایا تھا مگر باوجود احاطہ بندی کے اوسکو اطمینان
 حاصل نہ تھی اور ایسا لڑائی کا عادی اور شکی تھا کہ ہمیشہ سیدھے
 سادھے اپنے ہمسائے کے لوگوں سے بلاوجہ مخالفت رکھتا تھا اگر
 اوسکے باغ کے احاطہ میں کسی کی بکری بھٹیڑی یا بطک مرغی جا پڑتی تو
 وہ اونپر بہتان باندھ کر نقصان کا دعویٰ کرتا اوسکے ظلم اور بدعت نے
 گانوالوں کا اسقدر ناک میں دم کر دیا تھا اور یہاں تک دے عاجز اور مجبور
 ہو رہے تھے کہ اوسکے کھیتوں کے سہ سے آنا جانا کم کر دیا تھا اور اوسکے باغ
 کی دیواروں کے پاس اسقدر خاردار درخت نصب کیے تھے کہ جسمیں کوئی
 پرندہ بھی اوس راہ پر نہ مار سکے اوس مفید کے غضب سے محفوظ رہنے کے لئے
 گانوں کے لڑکے بھی بہت احتیاط کرتے اور نہایت اوس سے ڈرتے خواب میں بھی
 اوسکے نزدیک جاتے اور اوسکے کھیتوں کے پاس تنگ تک نہ اوڑتے کہ مبادا
 اوسکے درختوں میں اٹک جائے یا اوسکی زمین پر گر پڑے تو پھر ناحق کی بلا لگے

مختار سردار کا کيس نام تھا اور اس کے ایک لڑکی اور ایک لڑکا
 تھے۔ فرجام بھارو پنے کے جمع کرنے میں ہمہ تن توجہ دے گا۔ اس قدر مصروف رہتا کہ اپنی اولاد
 کی تعلیم کرنے کی بھی فرصت نہ پاتا پہلے تو کئی سال تک اون لڑکوں کو
 اداروں کی طرح کھیلنے کو دینے سے منع نہ کیا لیکن جب وہ اتفاقاً ایک بڑے
 امیر کا مختار ہوا تب اس کو اپنے لڑکوں کی تربیت کا خیال آیا لڑکے کو زبان
 لائسن کے حاصل کرنے کے واسطے مدرسہ میں بھیجا اور اپنی لڑکی باہرہ
 کی خدمت کے لیے ایک لونڈی رکھ دی اور غریب لڑکوں کے ساتھ
 جو اس کے ساتھی اور بھولی تھے کھیلنے اور صحبت نہ رکھنے کی اسے بہت
 تاکید کی گاؤں کے لڑکے اس مانعت سے کچھ رنجیدہ نہوئے کیونکہ باہرہ
 اس کے لیے ظالم تھی نہ رفیق اور دشمن تھی نہ شفیق پر وہ اکثر اس بات سے کڑی
 اور جھنجھلائی کہ میرے شریک نہ ہونے سے لڑکے اور اس اور دلنگیوں
 نہیں ہوگا اور میری سچ دھج ہو کہہ کر جو اس اور دلنگیوں نہیں ہو
 خصوصاً اپنی اگلی بھجولیوں میں سے ایک لڑکی یا تیز بہول غریزہ مند
 درست کردار اپنے خاندان کی موجب افتخار چالاک و چست نیک فرجام سوسن
 نام سے از حد نفرت رکھتی تھی اور اس لڑکی کا باپ پرانیس تھوڑی سی

زمین کا کاشتکار تھا مگر اپنی کم نصیبی سے کیس مختار کے زیر سامنے سکونت
 رکھتا تھا بار بارہ اکثر اپنی کھڑکی پر بیٹھ کر سو سن کو کام کرتے یعنی کبھی باغ
 میں کیاری گورتے اور روش صاف کرتے کبھی دوزانو بیٹھے شہد چھتے
 پاس مکھیوں کے لئے تروتازہ پھول لیکر اور کبھی چھانچ میں ناجیے چڑیوں کو
 دانہ دیتے اور کبھی شام کو بنہ زار میں ایک ہلکی تپائی پر بیٹھ کر سیتے پروتے
 دیکھتی تھی سو سن کو سوزن کاری اوسکی مائے بہت صفائی سے سکھلائی
 تھی اوسکی ماوسے بہت پیار کرتی تھی اور سو سن بھی اوس سے کمال الفت
 رکھتی تھی سو سن کی ما بہت تیز اور ہوشیار اور قواعد خانہ داری میں
 کمال واقعکار تھی بلکہ روٹی توڑی لپکانے میں تو مشہور ہو گئی تھی اگرچہ
 اکثر علیل رہتی تو بھی سادی سوزن کاری کر کے روپیہ پیدا کرتی تھی غرض
 اوس کا نوں وہ الفت مادرانہ اور اپنے شوہر کی اطاعت میں قرب التل
 تھی اور ہر شخص مہربانی کی نظر اوس پر رکھتا تھا بہار کے میلہ میں پہلے اوس کے
 دروازہ پر پھولوں کی ڈالیاں رکھی جاتی تھیں اور اوس کی لڑکی سو سن اکثر
 اوس میلہ میں شانہ زادی بنا کرتی تھی

جب کہ بھار کے میلہ کے ایام اور شانہ زادی کے بنانے کا وقت پہنچا

سرشام کانوں کے سب لڑکے خوش اور خورم میدان سبزہ زار میں باہم جمع ہوئے
 باربرہ بھی بن ٹھن کر غور سے تن کرباغ میں ٹہل رہی تھی جب کوکلی میں سے
 بہت سے لڑکوں کی آواز اوسکے کان میں پڑی اونکی گفتگو سننے کے لئے
 درختوں کی اوٹ میں چھپ گئی پہلے ہی جو اون لڑکوں نے آپس میں پوچھا
 کہ سوسن کہاں ہے یہ نام باربرہ کے کانوں میں بہت گراں گذرا اور حد کی
 آگ بھڑکی قلم نام ایک لڑکا شہنائی بجا رہا تھا اوسے چھوڑ کر کہنے لگا کہ
 سوسن کہاں ہے میں نے ابھی تک اس راگ کو اچھی طرح نہیں سیکھا وہ آئے
 تو اس راگ کو پھر بجا کر مجھ کو سنائے میری نام ایک اور چھوٹی لڑکی جو گلاب کے
 پھولوں سے دامن بھرے ہوئے تھی کہنے لگی میں چاہتی ہوں کہ سوسن
 جلد آئے اگر وہ آئیگی تو میرے لئے گلہ دستے بنائیگی اور تروتازہ پھولوں کی
 بہار کی کیفیت دیکھ لائیگی اور چمبیلی کی کلیاں اپنے وعدہ مطابق میرے
 لئے لائیگی اور چند لڑکیاں کہنے لگیں کہ بغیر سوسن کے کچھ لطف نہ ہو گا پھر آؤ
 اچھے اچھے پھول ہم لوگوں کو کون دیکھ لائیگا سب کے سب شور مچا
 لے کہ وہ ہم لوگوں کے واسطے مار گوندھیگی اور وہی اس میدان کی شاہزادی
 بنیگی لیکن جب دیر ہوئی اور سوسن نہ آئی تو سب لڑکے گھبرانے اور

تا امید ہونے لگے

روز جو سوسن کی دوست صادق تھی سامنے آکر اوند کو دلاسا دینے لگی
اور کہنے لگی بے صبری نہ کرو میں اس بات کی ذمہ دار ہوں خاطر جمع رکھو سوسن
بہت جلد آدگی شاید کسی گھر کے کام میں پھنس گئی ہو لڑکے اپنے کام سے آگے کسی کے
گھر کا کام کیا سمجھتے تھے روز کو فوراً سوسن کے بلائے کے لیے بھیجا فلاب نے
کہا اوس کے کہہ دینا جلد آوے وقت غنیمت ہے کیسے مختار ہم لوگوں کی خوش
نصیبی سزیندار کی دعوت میں گیا ہو اگر اتفاقاً گھر آئے اور ہم لوگوں کو یہاں
دیکھ پائے تو عجب نہیں کہ نکال دیوے کیونکہ وہ دعویٰ رکھتا ہے کہ یہ زمین
میرے باغ کے متعلق ہے حال انکس بخوبی جانتا ہوں کہ یہ بات سچ نہیں ہے
کیونکہ پرائیس کا شکار کہتا ہے کہ یہ زمین شکر سے متعلق ہے مختار
چاہتا ہے کہ ہم لوگوں کے کھیلنے اور سیر کرنے کی زمین کو ضبط کریں خدا کرے
وہ اور اوسکی لڑکی باربرہ ہم لوگوں سے سو منزل دور رہے ابھی بہت
نہیں گذر کل ہی کی بات ہے کہ باربرہ اپنا سایہ زمین پر تالی ہوئی ٹہل رہی
تھی خواہ مخواہ میرے پیچھ لوں کو چھین کمر پھینکے یا
میری بول اوٹھی کہاں اوسکا سایہ ہمیشہ چلتے وقت زمین پر گرا رہا ہے

وہ سوسن کی مانند اپنے نسانے کو اچھی طرح اوشٹھا کر نہیں جیتی اگرچہ اسچھے
 کپڑے پہنتی ہے پر تو بھی سوسن کی آدھی صفائی کو نہیں پہنچ سکتی میری
 چاہتی ہے کہ جب میں بڑی ہوں سوسن کے طریقہ نیک کو اختیار کروں اور میں
 بھی یہی آرزو رکھتی ہوں اگر امیر بھی ہو جاؤں باربرہ کی طرح خود
 بینی پسند نہ کرونگی قلب نے کہا امیر ہوں یا غریب لڑکوں کو خود بینی کرنی
 بہت ہی تازیبا ہے کہ ایسی شوخ چٹھنی کرنی جیسی تھوڑے دن ہوئے
 باربرہ نے کی یعنی اپنے گھر کے دروازہ پر سر بر نہ کھڑی ہوئی ایک
 اجنب امیر کی جانب جو گھوڑے کو پانی پلانے کے لئے اوس جگہ ٹھہر گیا تھا
 شوخی سے تاک رہی تھی اور سوسن اپنے باغ میں ایک درخت کی ڈالی
 جھوکا کر پھولوں کی کلیوں کو دیکھ رہی تھی امیر مذکور نے سوسن سے پوچھا
 کہ شہر سوز بڑی یہاں سے کتنی دور ہے اوسنے ایسے لحاظ سے جواب دیا
 اور اپنی ٹوپی سمجھا کر گھر کی راہ لی کہ جب وہ چلی گئی اوس شخص نے مجھ سے
 پوچھا کہ امی صاحبہ حیدار لڑکی کون تھی اور جیسی باربرہ کو اوسنے سمجھا
 اوسکے لبتے سے میں دریافت کر لیا پھر قلب اپنے اس کلام کو قطع کر کے کہنے لگا
 افسوس اب تک سوسن نہ آئی کاش جلد آجائے پروہ جب کہ روتے

تصور کیا تھا فی الحقیقت اپنے گھر کے کام میں پھنسی ہوئی تھی اور اپنے باپ کا
 انتظار کر رہی تھی اور اس کے لئے کھانا طیار اور مکان کو صاف اور لکڑیوں کو
 جمع کر کے آگ جلا رہی تھی لیکن جب وہ آیا تو نہ اس نے الاؤ کی طرف دیکھا اور
 نہ سوسن کی سمت کچھ خیال کیا بلکہ اپنی بی بی کے خیر و عافیت پر چھنے کا بھی
 جواب نہ دیا آگ کی طرف پشت کر کے متفکر سا کھڑا ہو رہا سوسن نے کھانا
 میز پر رکھ کر کرسی لگا دی تب وہ اتنا بولا کہ میں آج کچھ نکھاؤ لگا اور اس قدر
 آگ کیوں جلا رکھی ہے کیا میرا کباب لگا نیکی اور کرسی ہٹا کر میز سے علیحدہ ہو گیا
 سوسن نے عرض کی آپ نے کل فرمایا تھا کہ شام کے وقت الاؤ کی ضرورت
 ہو کر تی ہے اور آج تو اسے بھی پڑے ہیں اور آپ کی کڑی تیر ہو گئی ہے اس کا
 ختم کرنا ضرور ہے اس نے کڑی اتار کر کہا لو اب تو میرے پاس کڑی ہی نہ رہیگی
 پھر کس کو سکھلائیگی اور تو پی بھی سر سے اتار کر پھینک دی سوسن نے
 ٹوپی کھونٹی سے لٹکا دی اور کڑی کرسی پر سوکھنے کے لئے پھیلادی
 اور منہ کھڑی ہو کر اپنی ماکہ طرف دیکھنے لگی وہ اس روز بہت سی روٹیاں
 پکانے کے سبب تھک گئی تھی اپنے شوہر کے غصہ اور تردد کو دیکھ کر
 سو پریشان و لرزان بیٹھ گئی پر اس نے بچپان کا کھا کر کرسی پر بیٹھ گیا اور

ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر آگ کی طرف چپ چاپ دیکھنے لگا سوسن نے اپنی شیریں کلامی اور محبت آمیز باتوں سے اپنے باپ کی مہر خاموشی کو توڑ کر کسی قدر اس کے رنج کو دفع کیا

[زبھے نصیب اوس باپ کے جبکی لڑکی سوسن سی ہو]
 ہر چند برائیس نے اوس کھانے میں سے کچھ نہ کھایا مگر ایک انڈا مرغی کا طلب کیا
 سوسن اس کے سنستے ہی شکر ادا کر کے اپنے باپ کے رضامند کرنے کی تمنا میں مرغی
 کی طرف دوڑی افسوس کہ اوس وقت اوسکی مرغی وہاں نہ تھی بلکہ مختار کے
 باغ میں اوڑ گئی تھی اسلئے سوسن نے مرغی خانہ کا دروازہ کھول کر بار بار
 کہ وہاں پر شہل رہی تھی اپنی مرغی مانگی چونکہ بار بار لڑکوں کی گفتگو سے
 جو سوسن کی تعریف میں اون لوگوں نے کی تھی مگر خاطر تھی سوسن
 کی آواز سنستے ہی بڑے غور سے اوسکی درخواست نامنطور کی اور کہا اپنا
 دروازہ بند کر میرا غ سے تجھے کچھ علاقہ نہیں ہے تیری مرغی میں رکھ چھوڑو گی
 یہ ہمیشہ یہاں اوڑ آتی ہے اور تکلیف دیتی ہے میرا باپ اس مرغی کو ایذا رسانا
 کہتا ہے اور مجھ کو اجازت دی ہے کہ جب کبھی آئے پکڑ رکھوں اب تو یہ تاج
 میرے قبضہ میں آگئی ہے یہ کہہ کر بڑی نام اپنی خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ اس مرغی کو

پکڑ جانے نہ پائے جو وقت ہو ورنہ اوس مرغی خوف زدہ کو پکڑنے لگیں
سو سن چلاتی تھی آخر کو اوس لونڈی نے مرغی کو پکڑ ہی لیا تب باربرہ نے
طنز سے کہا کہ ایسا ہزاوی سو سن اب تم تاوان دو یا اپنی خواہصورت
مرغی سے ماتحتہ دہوؤ

سو سن کیا خسارہ دینا پڑیگا خیر اوسکی مقدار سے مجھکو آگاہ کر دو
باربرہ اٹھہ آنے

سو سن افسوس ہی اگر چار آنے بھی ہوتے تو مضائقہ نہ تھا
کیونکہ فقط چار ہی آنے اپنے پاس موجود رکھتی ہوں اور وہ بھی
حاضر میں چاہئے لیجئے

باربرہ یہاں سے تو جا سہتو گر نہ ہوگا

سو سن عاجزی سے ملتی ہوئی کہ خیر اگر مجھکو مرغی لینے نہیں دیتیں تو ضرور
اوس جگہ مجھے آنے کے لئے اجازت دو تاکہ میں دیکھ لوں کوئی اندا کی
واں اوسنے دیا ہی یا نہیں میں فقط ایک اندا اپنے پاس کے کھانے کے
لئے چاہتی ہوں اور سب اپنے پاس تم رہنے دو باربرہ نے
کہا مجھکو تیرے اور اوسکے کھانے سے کیا غرض اور مطلب ہے

کیا اس قدر وہ نازک مزاج ہو کہ سوائے مرغی کے انڈے کے اور کچھ نہیں
 کھا سکتا اگر تم اپنی مرغی اور انڈے چاہتی ہو تو پھر پہلے زر خمارہ ادا کر دو
 بعد اسکے مرغی حاضر ہو سو سن سنے آہ سرد سینہ پر درد سے بھر کر کیا
 میرے پاس فقط چار آنے ہیں اور تم کہتی ہو کہ تاوان کے لئے وہ
 کافی نہیں ہے یہ بھکر اپنی مرغی کو جو بار بارہ کی خادمہ کے ماتھ میں پھرتی
 اور غٹ شور کر رہی تھی پاس کی آنکھ سے دیکھنے لگی اور نا اُمید ہو کر پھرتی
 جب اپنے مکان کے دروازہ پر پہنچی اتفاقاً روز سے جو ادسکی بڑی دوست
 اور بہار کے میلہ میں جانے کے لئے اوس کو بلائے آئی تھی ملاقات
 ہوئی وہ سو سن کو دیکھتے ہی اوسکے ملنے کے لئے یہ کہتی ہوئی دوڑی کہ
 سبزہ زار میں سب دڑکے جمع ہیں اور میں تم کو لینے آئی ہوں پلیدی سون
 سب تمھارے ہم لوگ کچھ نہیں کر سکتے بہار کے میلہ کی تم شانہ را دی تجویز
 ہو چکی ہو آؤ بہت جلد چلو کیا سبب ہو کہ تمھارے چہرے پر آثارِ ملال
 ظاہر ہیں اور غمگین معلوم ہوتی ہو سو سن سنے آؤ اور ورنہ اس جواب دہ
 کہ میں نہیں آسکتی میرا انتظار نکرنا مگر جو بچوں کے دینے کا میری سے بیٹہ
 وعدہ کیا تھا اوسکو اس بارغ سے لیتی جاؤ اور اسے دیکر یہہ

کہہ دو کہ کل نفٹ بھی اوسکو گر جاگھر کی راہ پر ملیگا اب میرا سلام لیجئے
 اور میرے خیال سے درگزر کیجئے میں وہاں پر نہیں جاسکتی بلکہ یہاں پر
 بھی ٹھہرنا محال ہی کیونکہ میرا باب میرے منتظر ہی یہ کہہ کر مکان کے اندر
 جانے لگی روز بھی پیچھے اوسکے چلی اوسکے لگی کہ مجھ سے منہ نہ موڑیے مہربانی
 کے رشتہ کو نہ توڑیے میں ایک لمحہ بھی تمہارا ہرج نہ کر دنگی صرف مجھ سے
 یہ تو فرمائیے کہ کیا ماجرا ہی سوسن نے کہا کہ کوئی بڑی بات نہیں ہے
 فقط میں ایک انڈا اپنے باب کے کھانے کے لئے چاہتی تھی اوسکی
 تلاش میں میں اسقدر ہرگز وقت نہ اوٹھاتی اگر اسوقت اوسکی نہایت
 ضرورت نہ ہوتی پر اس میں میرا ہی قصور ہی کیونکہ اگر اپنی مرغی کو پر قینچ کر کھتی
 تو وہ مختار کے باغ میں اوڑھ کر نہ جاتی خیراب جانے دو اسکا خیال مت کرو
 یہ کہہ کر اور بے اختیار اوسکی آنکھ سے آنسو ٹپک پڑا جب روز نے اوس کو
 منش مختار کی لڑکی کے پیچھے غضب میں اپنے دوست کی مرغی کے گرفتار
 ہونے کا حال سنا زیادتی ناحق پر غصہ ہوئی اور فوراً اپنے ساتھیوں کو
 اس حال سے آگاہ کرنے کے لئے دوڑی سوسن کا باب کہ فکر کی نیند
 میں سوتا تھا جب یہ ماجرا سنا لیا ایک چونک اوٹھا اور کرسی اپنی بی بی کے

قریب لیجا کر متعجب ہو کر کہنے لگا کہ کیا بار بار یہ بھی اپنے باپ ہی سی ہی خیر اب وہ
 اوس مصیبت کا حال سنو جو مجھ پر اس وقت پڑی ہی اور جب آہستگی
 وہ کلام کرنے لگا سو سن اس خیال سے کہ شاید یہ بات میرے سننے کے
 قابل نہ ہو کر دسی کے پیچھے سے ہٹ گئی مگر برائیس نے اوسکو بلایا اور
 کر سی پر اپنے ساتھ بٹھا کر اپنی بی بی سے کہنے لگا کہ جب شام کو یہاں پر
 آیا اس سبب میرا مزاج برہم تھا کہ عرصہ دو ہفتہ کے قریب گذرا تم جانتی ہو گی
 جو لوگ چالیس برس تک کم کے ہیں اونکے نام فوج میں بھرتی ہونے کے لئے قرعہ
 ڈال گیا تھا اوس روز تک عمر ہماری دس روز کم چالیس برس کی تھی اگر
 تمہارے تذکرہ کے وقت کہا کہ تم بڑے بے وقوف ہو پورا چالیس برس کا
 سن کیوں نہ ظاہر کیا تا کہ فوج میں تلو دا خل ہونا نہ پڑتا لیکن سچ سچ ہی
 اور ہر وقت آدمی کو سچ ہی ہونا لازم ہی آئندہ جو ہو سو ہو بلکہ اسی سبب
 میرا نام فوج میں داخل ہو گیا جب تمہاری جدائی کے صدمہ کا خیال آیا تو
 ساتھ ہی اوسکے اس تصور سے کہ سو بچا پس روپے دینے سے قائم مقام
 اور اپنا عوض دوسرے شخص کو مقرر کر سکتا ہوں اپنے دل کو تسکین
 دیکر خوش ہوا مگر صرف یہی تر و دباقی رہا کہ ہمارے پاس اس قدر روپیہ نہیں ہے

کیونکہ تم جانتی ہو اس سال اکثر بھیڑوں کے مرنے کے باعث نے
 نقصان عظیم اٹھایا ہے اور افسوس ہے کہ یہ محتاجی میری برادرت
 کے کوئی وجہ کافی نہیں ہے آخر کو لاچار ہو کر کس مختار سے اوسکے
 کہنے کے مطابق اپنی اراخی کاشتکاری کو رہن رکھ کے روپے
 قرض لئے مختار مذکور کہ از بس معذور چالاک ہے کہ لگا کہ تمھاری
 کاشتکاری کا پتہ بسبب نقص کے کوڑی کام کا نہیں ہے اور جب ہم چاہیں
 فی الفور تمکو بیدخل کر دیں پس اب یقین ہے کہ وہ بہت جلد میری بیدخلی
 چاہیگا کیونکہ آج میں اوس سے سخت کلامی کے ساتھ پیش آیا ہوں
 اور اوسنے مجھ سے بدل لینے کے لئے تم بھی کھائی ہے بلکہ ابھی سے
 میرے ساتھ بدی کرنی شروع کی ہے فقط ابھی تک اپنے قصہ پر
 غصہ کی تفصیل میں نے نہیں کی ہے یہ کہا اور دم بخود ہو گیا سو سن
 اور اوسکی ماہر حال دیکھ کر اوسکا منہ تنکے لگیں ہر اس جی میں لگیا سکے ماعا
 اوپر چھ لگیا پر ایسے پاس کی زبان سے یہ کہا کہ جو کچھ میری پستیالی
 میں تحریر ہے وہ ضرور پیش آئی ہے تین روز میں تم سے میں جدا
 ہو لگا تب اوسکی بی بی نے بہ آواز دردناک ناامیدی کی زبان سے

کہا کیا تم ضرور ہی جاؤ گے اور گھبرا کر لپکا روٹھی کہ دم رکتا ہی ایسوس
 کھر کی کھول دو کہ ہوائے سوسن دروازہ کھولنے کے لیے دوڑی
 اور اوسکو داکر کے اپنی ماکا سر تھا سنے کے واسطے کہ اوسپر رنج کے حد
 سے غشی طاری ہو گئی تھی پھر آئی جب سوسن کی مابوش میں آئی
 ادٹھ بیٹھی اور اپنے خاوند سے بلا کم و کاست بقیہ حالات کے اظہار
 کرنے کی لمبی ہوئی پرائس اگرچہ اپنی لی لی سے فرط محبت کے باعث
 کوئی امر پوشیدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اور گو دل کا قوی اور
 صادق القول تھا باوصف اسکے اپنی مصیبت کے بیان کرنا میں زبانی
 اوسکی قصور کرتی تھی اور جبراً بدقت تمام اپنے مصائب کی حقیقت
 واقعی کو بیان کیا اور حال یہ ہی کہ پرائس ہستابلوتا اپنے کھر کی سمت
 چلا آتا تھا انشاء راہ میں کیس مختار سے کہ وہ اس سرزمین کے زمیندار
 اور اپنے موکل کے مکان سے کھانا کھا کر آتا تھا ملاقات ہو گئی زمیندار
 سابق اوس سرزمین کا مرگ مفاجات میں انتقال کر گیا تھا چھوٹا بھائی
 اوسکا سر آرکھر سومر سے کہ بہت دانا اور فیاض اور غریب پرور
 اور منصف مزاج تھا مالک جائداد اور جانشین ہو کر معہ اپنی

دو نو بہنوں کے کہ وہ اپنے بھائی کی مانند تھیں اور سوت اس علاقہ
میں اگر مقیم ہوا تھا کیس حاضر باشی اور خوشامد کی نظر سے اکثر
اوس کے پاس جاتا تھا اور حصول مختاری پر اس زمیندار جدید کے
بھی اوسکو اطمینان کھلی حاصل تھا اور یہ بھی سمجھتا تھا کہ بطور
سابق رعیتوں پر حکومت کر سکو لگنا خصوصاً اُن لوگوں پر
جو قرضدار ہیں یا جنکے ہتھ میں کسی طرح کا نقص ہے مختار پرائس کو
غور اور مشینیت سے راہ میں چھیڑ کر کہنے لگا کہ اے پرائس مجھے
ایک بات تجھے کہنی ہے میرے ساتھ چلا آ اور جو کچھ میں کہوں اوسکو
گوش پوش سے سن مجھکو امید ہے کہ تو اوس چھوٹے قطن زمین
جو میرے باغ کے ملحق ہے میری بے واسطگی ظاہر کرتا تھا اس
کلام سے یقین ہے کہ اب باز آیا ہوگا

پرائس آپ کیا فرماتے ہیں

کیس جب میں نے اوس زمین کو اپنے باغ میں درلائے گا
ارادہ کیا تھا اور سوت کیا تو نے یہ بات نہیں کہی تھی کہ یہ
زمین تمھاری نہیں ہے

پرائیس بے شک کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں
 جب یہ کلام پرائیس کا کہ ہر خلاف اوسکی طبیعت کے تھا مختار نے سنا
 تو متعجب اور بہت غصہ ہو کر غرض لینے کے لئے قسم کھانی چاہی
 مگر چونکہ اوسکو غصہ کی حالت میں بھی خیال قوانین اور ضابطہ عدالت
 کا بہت رہا کرتا اس لئے کوئی ایسا کلمہ لہجہ سے جسکے اظہار
 سے عدالت میں مفرت اوسکی ہو دسے باز رہ کر غصہ کو ضبط کر کے
 ہنسی کی صورت بنائی اور ملائمت کے ساتھ پرائیس سے
 کہنے لگا کہ اے میرے دوست چند روز ہوسنے میں نے تمکو روپیہ
 قرض دیا تھا بالافعل لبب ضرورت کے میں چاہتا ہوں کہ اوسکو
 ازراہ مہربانی کے کل صبحی ضرور مرحمت فرمائیے اور سلام کر کے
 کہا مجھکو یقین واقع ہے کہ آپ نے پہلے ہی سے روپیہ جمع کر رکھا ہو گا
 پرائیس نے جواب دیا کہ میرے پاس تو یک جہہ بھی جمع نہیں ہے مگر چونکہ
 جان سمن ابھی تک میرے غرض فوج میں نہیں گیا ہے اوس سے روپیہ
 واپس لیکر تمھارے پاس لاؤں گا اور وہاں پر میں خود جاؤں گا اگر وہی
 تقدیر میں لکھا ہے تو پھر اس میں چارہ کیا ہے مختار نے جبکہ پرائیس کو اس قدر

مستعد پایا تصحیح کی راہ سے اپنی دوستی ظاہر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہرگز
 میں نہیں چاہتا کہ تم کو اس نوبت کو پہنچا دوں کیوں عبرت اپنا سر دیوار سے
 ٹکراؤ گے کیا اس زمین کو تم خود اپنے باغ میں داخل کرنا چاہتے ہو
 پر ایسے وہ زمین میری نہیں ہے اور میں ہرگز جو چیز میری نہیں
 ہی نہیں لیتا

کیس یہ بات سچ اور بہت حق ہے مگر کیا اس زمین سے تمکو
 اور بھی کچھ فائدہ ہے
 پر ایسے کچھ نہیں

کیس پھر کیوں اس کے لئے بیجا مدد اس قدر حجت اور تکرار
 کرتے ہو میں فقط تم سے اتنا ہی کہلا یا چاہتا ہوں کہ —

پر ایسے واہ کیا اتنا بے خفاک والا اور سیاہ کو سفید کہلا یا چاہتے ہو
 میں تو ہرگز کوئی امر خلاف واقع نہ کہوں گا گو وہ زمین میری ملکیت
 نہیں ہے لیکن اس میں تمھاری بھی کچھ حقیقت نہیں ہے ہماری
 یاد میں جب سے یہم کو چھ جویہ بنائی تب سے وہ زمین شارع عام
 گر جا گھر کے متعلق ہے اور کوئی شخص میری رضامندی کے ساتھ

اوس زمین کو اپنے قبضہ میں نہیں لاسکتا سچ سچ ہی اور ہر شخص کو
 ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیے اور حق حق ہی اور سب کو حق ہی کہنا لازم
 ہے کیس پر ایسیس کی اس گفتگو اور دلیری سے کبیدہ خاطر اور
 ناخوش ہو کر دھمکا اٹھا کہ آئین آئین ہی ہے اور اس کے جاری ہونے
 سے تیرا ہی نقصان ہوگا بعد اس گفتگو کے دونوں جاہو گئے اگرچہ
 پر ایسیس نے راستی اور امر حق کے سبب سے دلیری کے ساتھ
 کلام کیا با وصف اسکے اپنے نفع اور نقصان سے باخبر نہ تھا
 جب اپنے مکان کے قریب آیا بہت سے تکلیف کے خیالات
 دل میں گزرنے لگے تاہم جب وازے پر نہنچا کال استقلال سے دل کو
 مضبوط کر کے پھر اپنے عوض اور قائم مقام کی تلاش کے لئے تمام گالوں
 میں پھرا اور اوس سے ملاقات کر کے حال مفصل بیان کیا اوسکی
 خوش نصیبی سے وہ شخص روپے کو نو خرچ میں نہ لایا تھا فوراً واپس
 دینے پر مستعد ہو کر کہنے لگا کہ بہت سے لوگ جنکے نام فوج میں داخل
 ہوئے لیکن قرعہ نکلا ہی مجھ کو عوض دینے کے واسطے خوشی اس قدر
 روپیہ دینگے بلکہ کیا عجب ہے زیادہ بھی دیوں

جب پراسیس نے روپیہ پانیانی الفور مختار کے مکان پر گیا اور بلے و سواس
 اوسکے کمرے میں جا کر روپیوں کو میز پر رکھ کر کہا کہ یہ تمھارے روپے
 حاضر میں شمار کر لیجئے اور ہم سے تم سے اب کچھ واسطہ اور سر و کار نہیں
 ہی مختار روپے کو پرکھنے لگا اور کہا ای دورت ابھی واسطہ باقی ہے
 آئین کا مرہ کچھ حکیم کو کیا تم بھول گئے کہ تمھارے پٹے میں جو میرے قبضہ
 میں ہے ایک نقص ہے پراسیس تو اپنا پٹہ ہی طلب کرنا بھول گیا تھا اگر
 اوسکی اس دھمکی سے یاد آیا اور کہا واہ واہ میں تو یہ بھول ہی گیا
 تھا اب آپ مہربانی کیجئے پٹہ میرا واپس دیجیئے روپیہ آپکا او اگر چکاپوں
 اب آپ کو میرے پٹہ رکھنے کا خواہ وہ بُرا ہو یا اچھا کوئی استحقاق
 نہیں ہے مختار نے یہ سنتے ہی صندوق کو جس میں پٹہ رکھا ہوا تھا بند
 کر کے کبھی اوسکی جیب میں رکھ لی اور منہ پھیر کر بولا بھائی جان
 بس اب مجھے معاف کیجئے اور سلام میرا لیجئے اب تو پٹہ میرے قبضہ
 میں ہے اور قبضہ ہی تو پندرہ حصہ آئین کا ہی امانداری مقتضی اس امر
 کی ہے کہ ہرگز اب پٹہ جس میں نقص عظیم ہو کسی رعایا کو واپس نہ دیا
 جائے بلکہ ہر کام ہی کہ ایسے پٹے کو اپنے مالک زمیندار کو جسکی مختاری

کے ملنے کی مجھے اُمید تو یہی دکھلائیں مگر ایک دن اپنی اس بات پر
پچھتا کر پھر لگا پس رخصت ہو جاؤ عین سر میرا نہ پھراؤ پیرائیں افسردہ
خاطر ہو گھر گیا

نصیحت

بہتر ہے آدمی ایسے نظر آئے ہیں کہ اگر تھوڑی بھی تکلیف پاتے ہیں
بالکل ہاتھ پیراؤ بے چھول جاتے ہیں صبر کی باگ ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں
اور اپنی اُمید کے رشتہ کو توڑ دیتے ہیں مگر پیرائیں کیا تو یہی دل تھا
اور کیا خدا پر متوکل تھا کیسی آفت ناگہانی پر بھی مطلقاً نہ گھبرا یا اور
کچھ بھی ہر اس اوسکے جی میں نہ سما یا

جب موسیٰ نے اپنے باپ کی سرگزشت سب سنی اپنا رنج جو مٹی
کے اوڑھ جانے سے ہوا تھا بالکل بھول گئی اور دل سے اپنی مائی طرف
متوجہ ہوئی اگرچہ اوسکی مانے ان مصائب کو سن کر ضبط کرنے
کی بہت کوشش کی مگر آپ صدمہ ناگہانی سے اپنے تئیں سمجھا
نہ سکی چند گھنٹے تک اوسکو بخار بند رہا قریب صبح کے

بچار تخفیف ہوا اور نیند آنے لگی چنانچہ سوسن کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر
 سو گئی سوسن اس جگہ سکوت کے عالم میں بے حس و حرکت بیٹھی
 رہی تاکہ اوسکی باکسی طرح کی تکلیف نہ پائے اور اوسکے سونے میں
 خلل نہ آئے اس اثنا میں چراغ جو قریب وہاں پر جلتا تھا گل ہونے لگا
 سوسن نے اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ یہ چراغ اسوقت گل ہوتا ہے
 مبادا اوسکی بدبو سے گل ہونے کے باعث ہوگی میری مانیذ سے
 چونکہ اوتھے آہستہ اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ پر سے اوتھا کر دے پانوں
 جا کر چراغ کو وہاں سے ہٹا دیا وہ عجب وقت سنسان اور خاموشی کا تھا
 اس اثنا میں سفیدہ صبح کا نمودار ہونے لگا اور آفتاب عالم تاب کے
 طلوع کا وقت آئینچا سوسن دریکچہ پر ٹھیک صبح کی کیفیت کی سیر کرتی
 اور طائروں کے چہچہے پر کان دھرتی تھی لکایک سوسن کی ما
 نیند سے چونکہ کچھ بڑانے لگی سوسن نے کھڑکی میں ایک کیرٹیا
 پر وہ دھوپ سے بچاؤ کے لئے لٹکا دیا اسوقت دور سننا اچھے کی
 آواز سنی جب کہ وہ باجاقریب آیا دیکھا کہ فلپ بچار نامی سوسن نے
 سب اپنے ساتھیوں کو بہار کا جشن کرتے دیکھ کر ہچانا اور جب دیکھا

کہ دسے لوگ درختوں کی شاخیں اور پھولوں کے تار اور گلہ سستے ٹھوس
 میں لینے ہوئے میرے ہی مکان کی جانب چلے آئے میں فوراً ہاتھ لگی
 تمام دوڑ کر دروازہ کھولا اور اون لوگوں سے ملنے کے لیے گئی
 سب کے سب خوشی کے مارے اوسے دیکھ کر لوپکار اٹھے واہ واہ
 لوسوسن وہ آئی یہی شاہزادی بہار کے میلہ کی ہی اور روز نے
 اوسن مجمع میں سے سوسن کے پاس آکر کہا نہ تاج شاہی لوسوسن
 انگلی اپنے لب پر رکھ کر اپنی ما کے کمرے کی جانب اشارہ کیا
 اوسکے اشارہ کرتے ہی قلب نے فی الفور باجنا موقوف کر دیا
 سوسن نے شکر کر کے کہا کہ میری ما بیمار ہی اور تم لوگ جانتے ہو کہ اونکو
 میں تنہا چھوڑ کر کسی طرح نہیں آسکتی یہ کہہ کر اوسن تاج کو آہستہ جدا
 رکھ دیا تب اوسکے ساتھیوں نے کہا کہ تمہیں جو یہ کرو و کسکو
 ہم لوگ تاج پہنا دیں سوسن نے کہا ای ساری روز اس تاج کو
 تم پہنو یہ کہہ کر اوسکے سر پر ڈھپلی رکھ دی اور مسکرا کر کہنے لگی کہ تاج
 بہار کی بیج بہت اچھی ہے ای دوستو قریب ہی کہ یہ زمین کیسے خوشنما
 کے قبضہ میں آجائے سوسن ہی کہ بہ سب بہا کا میلہ موقوف

ہو جائیگا اسی فلپ پھر تھوڑے روز کے واسطے باجا بجانا اور خوشی کرنا
 کیا ضروری فلپ نے کہا میں ہمیشہ کے لیے موقوف کر دوں گا اور میرا
 اڑا وہی اب باجا بجانے اور خوشی کرنے کا نہیں ہے اور سبھوں نے
 سو سن کو سلام کر کے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ہم لوگوں کے
 ساتھ نہیں آسکتے اور میری سو سن کے مکان کے دروازے تک
 اوسکے پیچھے دوڑی گئی اور کہا میں معذرت کرتی ہوں جو آپ نے
 پھول عنایت کیا تھا اوسکا شکرا ادا کر مایں بھول گئی تھی دیکھو کیسے
 خوبصورت پھول پھولے ہیں ہر گل منفرد جو میرے پاس میں کیسی خوشبو
 دیتے ہیں جلد مجھے رخصت کرو ایسا نہوں میں ایسے ہمراہیوں سے
 پیچھے رہ جاؤں سو سن نے اوسے رخصت کیا اور آہستہ اپنی ما کے
 بالین پر جا کر بیٹھی اور اپنی ما کے زرد چہرے کو جو سوئی تھی جب
 بغور دیکھا دل میں کہنے لگی کہ جب ایک لڑکی فقط ایک پھول کے
 باعث استعد میری احسان مند ہوئی تو میں اپنی ما کے احسان کا شکر
 جس نے میری پرورش کی اور تعلیم دی کیونکر ادا کر سکوں گی اور کچھ
 سوئی کا کام نتیجہ کرنا ہے لگی اور سوچتی تھی کہ دیکھو اس کام کو

بھی میری ہانے مجھ کو سکھایا تھا سوائے اسکے جو کچھ میں جانتی
ہوں سب اونھیں کی تعلیم ہی

سو سن کی حاجب خواب استراحت سے جاگی ماندگی اور سکی
دور سونی اور بہار کی صبح دیکھ کر کہنے لگی کہ میں اسوقت خواب میں آواز
باج کی سن رہی تھی اور طنبور کی آواز نے مجھ کو بہت خوفناک کر دیا
تھا کیونکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید پلٹن میرے خاوند کے لینے کو آئی
ہی مگر ای سو سن وہ صرف خواب اور خیال تھا حاجب میں جاگی تو مجھ کو
یقین ہو گیا کہ بیشک وہ خواب تھا پھر میں آرام و آسائش تمام
سوئی

(مصیبت کا خیال طبیعت کو بہت ملال دیتا ہے) جب اس وقت
بیچاری کی طبیعت میں سب خیالات جمع ہوئے اور اگلے دن کی
گزشت جو اس کے خاوند نے بیان کی تھی خصوصاً یہ بات جو اس کے
خاوند نے کہی تھی کہ میں تین روز میں جدا ہو لگا یا و آئی ہر چند اس نے
چاہا کہ پھر سو جائے تاہم سب خیال اس کے دل سے کھو جائے لیکن
ایسے اضطرار کی حالت میں کب نیند آتی ہے چونکہ اس تھی اور کہنے لگی

خاوند میرا قریب ہی کہ سفر کرے اور کے لئے اسباب اور سامان
 سفر کا درست اور موجود کرنا ضروری میں خوف کرتی ہوں کہ شاید
 دیر نہ گئی ہو سو سن تو نے مجھے اتنی دیر تک کیوں سونے دیا کہیں
 بیدار کیا سو سن تے کہا اب سامان درست اور طیارہ جو چاہیگا
 جلدی کیجیے اوس روز سو سن کی مالبب ضعف کے کوئی کام
 جلدی کا تو کیا ذکر ہی مطلقاً نہیں کر سکتی تھی ورنہ سو سن کی تیز رفتاری
 اور دانائی کی اوسکو اس قدر احتیاج نہ ہوتی

سو سن کام کو بہت جلد مطابق حکم کے بجالاتی تھی اور جب
 کوئی کام اوسکی رائے پر چھوڑ دیا جاتا تھا اوسکو ایسی دانائی سے
 انجام دیتی تھی کہ اوسکی ما کو تعلیم کرنے میں تکلیف اور ترو
 مطلقاً نہ ہوتا تھا

سو سن اپنے باپ کی پوشاک درست کر رہی تھی ناگہان
 روز نے اگر اہستہ دروازہ کھڑکھڑا کر اوسکو باہر آنے کے لئے اشارہ
 کیا جب وہ باہر آئی روز نے پوچھا کہ پہلے تم اپنی ما کے خراج کا مال
 بتاؤ کہ دے کیسی ہیں

سوسن شکر ہی کہ بہ نسبت سابق کے اب اچھی ہیں
 روز مبارک ہو ایک آؤر بھی خوشخبری پہنچا لے آئی ہوں لو
 یہ چھوٹی سی تھیلی میں چھ روپے ہیں انکو ہم لوگوں نے آج میلہ کے روز
 ہر ایک کے دروازے پر پھر کر جمع کیا ہے انصاف کہے کہ اس دیہات کے
 باشندے کیسے فیاض ہیں جبکہ دروازے پر ہم لوگ گئے نا امید
 نہ پھرے اب ہم سبھوں نے آپ میں یہ صلاح کی ہے کہ اس روپے سے تمھاری
 مرغی اوس ظالمہ کے بیچ سے چھوڑالیں دیکھیں تو اب باربرہ کس طرح
 تمھاری مرغی منہم کرتی ہو شاید اسوقت تم مکان سے باہر نجا سکتی ہوگی
 میں خود باربرہ کے پاس جاتی ہوں اور تمھاری مرغی فی الفور واپس
 لاتی ہوں یہ کہہ کر خوشی خوشی باربرہ کے مکان پر گئی پہلے بیٹی باپ
 کی خادمہ سے ملاقات ہوئی اوس سے باربرہ کی ملاقات کے لئے
 اصرار کیا خادمہ اوسکو باربرہ پاس لے گئی باربرہ اسوقت کوئی ایسا
 ساقصہ دیکھ رہی تھی روز کے جاتے ہی اوسنے اس کتاب کو
 اپنے باپ کے معاملات کے کاغذات کے بستہ پر رکھ کر اپنی بیٹی
 سے کہنے لگی کہ اسوقت تیرے آنے سے میں تو گھبرائی کی تھی تو تمہارا

آئی ہے لیکن جب روز کو بھی اس کے سمجھے دیکھا ازراہ بناوٹ نکلے
نفرت سے بول اوشھی تو نے کیوں نہیں کہا کہ باربرہ اس وقت مکان میں
نہیں ہے اور روز کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ تم کیوں آئی ہو
کیا بھیکہ ملگنی ہے یا قرض لینا ہے

نصیحت

قاصد دل کھچا بیٹھے کہ دلیری اور بروباری سے حسب طرح روز نے
باربرہ کے کلام کا جواب دیا ہے ایسے مواقع میں مجیب ہو ا کریں روز نے
جواب دیا کہ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ محتاج بھیکہ ملگنی یا قرض لینے کی
نہیں ہے جس چیز کی وہ طالب ہے اس کی پوری قیمت ادا کرے گا
حاضر ہے یہ کہہ کر تھیلی میں سے ایک انٹھنی نکالی اور کہنے لگی کہ بھوب
اپ کی طلب کے یہ حاضر ہو دیکھ لو کچھ کھوٹی نہیں ہے دل چاہے
دوسری بدل لےچے اور مہربانی کر کے سوسن کی مرغی اب غایت
کچھ اوس کی طرف سے میں لینے آئی ہوں
جب روز نے پیغام کا تذکرہ کر کے تھیلی روپے کی دکھلائی

نخار کی لڑکی کہ وہ بھی بوجب عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
 کہ اپنے باپ ہی سی تھی نظر غور اوس کو دیکھ کر دل میں تصویر کیا
 کہ اس تھیلی میں پانچ روپیہ سے تو کم ہونگے اگر اسوقت میں اپنی جالا کی
 کام میں لاؤنگی کل اگر نہیں تو نصف ضرور ہی پاؤنگی یہ سوچ کر کہنے لگی
 کہ میں کچھ نہیں جانتی کسی طرف سے مانگنے آئی ہو میں تو ہرگز ندونگی
 اب عنایت کر کے اٹھنی اپنی اٹھا کر اپنا رستہ لیجے چلتا د بندھا لیجے
 کل کے روز وقت معین پر اگر یہ تاوان سوسن ادا کرتی تو مجھ کو
 کچھ عذر نہ تھا بلکہ میں نے تو کل ہی اوس سے کہہ دیا تھا کہ اگر اسوقت
 تاوان ندوگی تو پھر مرغی مکھڑہ ملیگی اب تم اوس سے جا کر یہی کہہ دو
 کہ مرغی سے ماشہ دھور کھو

روز کہ مزاج اوس کا بہت غصہ ورتھا باربرہ کے دام فریب میں
 اگر بے نامل کہنے لگی کہ جو کچھ خرچ ہو گا کرونگی پر سوسن کی مرغی
 ضرور لوگنی اگر ایک اٹھنی نہ لوگی تو دو لو اور اس پر بھی اگر
 راضی نہیں تو تین اٹھنی حاضر ہی یہ کہہ کر غصہ سے تین اٹھنی ایک ایک
 کر کے میز پر رکھ دی تب باربرہ بہ آمستگی کہنے لگی کہ اس قدر میں

بھی ہنوگا روز نے کہا کہ اگر تھنے اپنے ایمان کو چھوڑ دیا تو خیر چار اٹھنی
 اسپر بھی اسے نہیں کی پھر روز پانچ اٹھنی دینے پر متعہ ہوئی
 باربرہ نے جب دیکھا کہ اب تو شکار میرے دام فرب میں بخوبی
 پھس چکا ہے نارضا مندی کی صورت بنا کر یک لخت چپ ہو رہی
 یہاں تک کہ روز غفلت کے ساتھ اسی طرح ایک ایک اٹھنی
 بڑائی گئی اور تبھی اس کی بالکل خالی ہو گئی باربرہ نے جب سب روپیہ
 میز پر پھیلا ہوا دیکھا طمع و امن گیر ہوئی اور اس قدر زرتاوان لیکر
 مرغی کے واپس دینے پر راضی ہوئی روز نے روپے کو باربرہ کے
 سامنے بٹا دیا بعد اسکے فوراً یہ سوچی کہ میں صرف درمیانی ہوں
 شاید اس قدر تاوان دینا میرے ساتھیوں کو منظور نہ ہو یہ تصور کر کے
 سب اٹھنیوں کو پھراوٹھا لیا اور دانائی سے کہا کہ میں اس وقت جاتی
 ہوں پہلے اپنے دوستوں سے صلاح کر لوں بعد اسکے سمجھا
 جائیگا

روز نے جب یہ ماجرا اپنے دوستوں سے آکر کہا سب کے سب
 باربرہ کی شرارت پر متعجب ہو کر بالاتفاق یہ کہنے لگے کہ ہم لوگ حاضر

میں اگر بار بار ہر چلے سب روپیہ لے لے لیکن سوسن کی مرغی دے
دے اور سب کے سب جمع ہو کر سوسن کے پاس گئے اور ساری
سرگزشت کہہ سنائی اور کہا کہ بے روپے حاضر میں لو جو چاہو سو کرو
سوسن کچھ جواب شکریہ دینے بائی تھی کہ دے سب فی الفور روپیہ
دیکر اور فقط روز کو اس کام کے انجام کے لیے چھوڑ کر چلے گئے

طریقہ احسان لینے کا ایسا بھی ہے جس سے احسان مند کے دل کی فیاضی
ظاہر ہوتی ہے احسان کرنا بہتر ہے جانتے ہیں مگر احسان ماننے کے
طریقوں سے بہت کمتر واقف ہیں

سوسن اگرچہ دل سے اپنے دوستوں کے سلوک پر احسان مند
ہوئی لیکن چونکہ وہ خود بھی فیاض تھی یہ امر کچھ اوس کے تعجب کا باعث
ہوا اور روپے کی تبدیلی کو جس طرح کہ وہ خود دیتی لایا اور روپیہ
دیکھتے ہی اوس کو اپنی مائی تمنا ہے دلی کہ کاش اس قدر روپیہ پاس ہوتا
جو اوس کے خاوند کے عوضی کو دینے کے لیے کفایت کرتا یا دائی
اور دل میں کہنے لگی کہ گور روپیہ قلیل ہی مگر تاہم کسی قدر تو اپنے
باپ کی رہائی کی سبیل ہے جب روز بے کہا کہ میں مرغی لینے کے لیے

جاؤں سو سن کہنے لگی بیشک مجھے اپنی مرغی کے وال بس ملنے کی بہت
 تنہائی مگر اس وقت مجھ کو اس کا خیال نہ تھا بلکہ اپنے باپ کی مصیبت کو یاد کرتی
 تھی اور سب اپنے دل کے خیالات سے روز کو آگاہ کر کے کہنے لگی
 کہ اگر اس روپیے کے خرچ کر نیکو اختیار تم لوگ مجھ کو دیتے ہو تو میں
 چاہتی ہوں کہ اپنے باپ کو دوں روز نے بہت خوشی سے کہا
 کہ یہ اسے تمھاری تمھاری ہی سی نیک ہی یہ مال تمھارا ہی جو
 چاہو کرو لیکن مجھ کو افسوس ہے کہ بار بار تمھاری مرغی رکھ چھوڑیگی خیر وہ
 مرغی کے رکھ لینے میں کچھ خوش نہ ہوگی اور تم یوں بھی خوش رہو گی
 کیونکہ اپنی ذات سے بہت نیک ہو اور سو سن کی سوزن کاری دیکھ کر
 کہنے لگی اگر کچھ کام سووے تو کہو کل اگر تمھاری مدد کروں جب میں نے
 تم سے یہ کہنا سیکھا پہلے میرا جی کام کرنے کے لئے مطلقاً نہیں چاہتا تھا
 لیکن اب تو میں فیجی اور سوئی کو یک لحظہ نہیں بھولتی اور شمس کر
 کہنے لگی کہ سینے کے فن میں مجھ کو بھی اب اسناد شمار کیجیے اور
 اگر آپ کو کچھ اس میں شبہ ہو تو امتحان میرا لیجئے سو سن نے
 کہا بے شک تمھاری اسناد می میں کچھ بھی شبہ نہیں ہے اور

اور میں خوشی تم سے امداد چاہتی مگر افسوس ہے کہ جس کام کے بنانی ضرورت تھی وہ طیارہ ہو چکا کل کے روز مجھ کو البتہ ایک آؤرٹر کا کام کرنا ہی اس سے ابھی میں تھو مطلق نکر دگئی کیونکہ وہ شاید مجھ سے ہنوکے

اسکے پہلے سو سن نان پاؤ اور شیرمال کے پکانے میں اپنی ہاکی ہو کیا کرتی تھی اور جب کہ اوسکی مانے بسبب ضعف اور علالت کے روٹی پکانی چھوڑ دی ایک روز تاڑی فروشن لکھنے لگا کہ بہت عمدہ تاڑی موجود ہے خمیر کے واسطے اگر درکار ہو تو لو سو سن کی مانا افسوس کر کے کہا مجھ کو اب ضرورت تاڑی کے خمیر کی نہیں ہے کیونکہ میں بسبب ضعف کے اب روٹی پکانے کی بھی قوت نہیں رکھتی سو سن کہ اس جا موجود تھی بر دباری سے کہنے لگی اگر آپ اجازت دیجئے تو میں اس کام کے کرینا مقصد کروں اوسکی مانے خوشی سے اجازت دی اور چونکہ اوستہ کبھی اس کام کو پہلے کیا نہ تھا اس باعث بلا تجربہ اپنے اس قدر سیکھنے پر اعتماد نہ کر کے روز سے کہنے لگی کہ جب تک میرا ارادہ پورا نہ ہوئے یعنی جس کام کے کرنے کی خواہش رکھتی ہوں

وہ انجام کو نہ پہنچے اظہار اوس کا تم سے نکر و گئی

نصیحت

فی الحقیقت آدمی کو چاہیئے کہ جب تک اوس کو کسی کام کا تجربہ نہ ہو
 نہ ہوئے اور اپنے دل سے شبہ اوس کے انجام ہونے یا نہ ہونے کا نہ کھولے
 کبھی دعویٰ یہ ہو وہ اور لا طائل سے لب اپنے نہ کھولے کیونکہ اگر اوس
 وہ کام بکا دعویٰ کیا تھا انجام ہو گیا تو لوگوں کو اوس کے متاق ہو نیچا
 بہانہ بنا کھاتا ہی ورنہ وہ شخص خفت اور خجالت کا نشانہ ہو جاتا ہے
 سوسن بہت احتیاط اور ہوشیاری سے روٹی بکھانے میں مشغول
 ہوئی اور جب صبح کے وقت روٹی طیار ہوئی اپنی ما کو چکھنے کے لیے دی
 چونکہ بہت عمدہ اور نفیس بنی تھی اوس کی مانے چکھ کر بڑی اوس کی
 تعریف کی زمیندار کا آدمی ایک روز پہلے تمام گانویں روٹی کی تلاش میں
 پھرا اور اوس کو نہ ملی تھی دوسرے دن سوسن نے جب یہ روٹی
 نفیس طیار کی زمیندار کے پاس بکھانے کے لیے بھیج دی اور چونکہ زمیندار

اور اوسکی دونوں بہنوں کو کہ سبک بہت دانا اور فیاض اور فریب پرور تھے
 جب وہ ہائیں آتے تھے ایسی عمدہ روٹی کبھی بغیر ہوتی تھی یہ نعمت غیر مترقبہ جو باہمی
 کھا کر بہت محفوظ ہوئے اور زمیندار کی بہنیں اپنی خادمہ سے پوچھنے لگیں
 کہ اسکا لکھا نیو الا کون ہے اور جب سنا کہ ایک بارہ برس کی لڑکی
 یہ روٹیاں لکھا ئی ہیں تو بہت متعجب ہوئیں خادمہ نے پوچھ سنا تھا
 اوسکے لڑکپن سے محبت رکھتی تھی موقع وقت پا کر اوسکی بہت سی
 تعریف کی اور کہنے لگی کہ وہ ایک جھوٹی سی لڑکی بڑی غشی ہے اگرچہ
 قد و قامت میں بڑی معلوم ہوتی ہے لیکن سن میں بہت چھوٹی نہیں
 فائق خوب صورت دیکھنے کے لائق ہے اور بڑی خوبی اوس میں
 یہ ہے کہ کام کو بھی خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتی ہے اور طرہ بہ طرہ
 کہ باوجود ان سب وصفوں کے وہ اپنی کسی بات پر نازاں نہیں ہے
 تو بھی مانند آپ کے اپنی عزت اور توقیر بنائے رکھتی ہے میں ہمیشہ
 اوسکو صفائی کے ساتھ جیسا کہ لڑکوں کو چاہئے دیکھتی ہوں
 کبھی اپنی ما اور کبھی اچھے لوگوں کے ساتھ رہا کرتی ہے اور اوسکی
 ما کو بھی اوسکے ساتھ کمال محبت ہے یقین جانیئے کہ میری کوئی لڑکی

اگر اوسکی ادھی صفت کے ساتھ بھی موصوف ہوتی تو میں
 اوسے دیا بھی بلکہ اوس سے زیادہ پیار کرتی اور اوس لڑکی کے
 دو بھائی اوس سے چھوٹے ہیں اور وہ اپنے بھائیوں سے ایسی محبت
 رکھتی ہیں جیسی اوسکی ما اوسپر مہربان ہیں میرا لڑکا قلب کہتا تھا
 کہ اوسنے اپنے بھائیوں کی ایسی تعلیم کی ہے کہ اوس قدر دے دے میں
 اپنے اوستاد سے بھی نہ سیکھے ہونگے اب جو میں نے یہ تقریر پڑھا
 کی ہے اسکو معاف فرمائیے کیونکہ جب میں سو سن کی تعریف کرتی ہوں
 تو میری زبان نہیں رکتی اور اوسکی توصیف سے کسی طرح سیری
 نہیں حاصل ہوتی زمیندار کی بہنوں نے کہا کہ تم نے اس قدر اوست
 اوسکی تعریف کی کہ مجھکو اوسکے دیدار کا از بس مشتاق کر دیا
 اب اوسے جلد بلواؤ تاکہ سیر کو جانے سے پہلے اوس سے ملاقات
 ہو جائے خداوند نے فوراً قلب اپنے لڑکے کو سو سن کے بلانے کے
 لئے بھیجا

سو سن اگرچہ اوست کام میں مشغول تھی مگر اپنی دانائی اور
 ہوشیاری سے چونکہ ہمیشہ صفائی کے ساتھ رکھتی تھی اس بنا پر

اوس کو زمیندار کے مکان پر جانے کے لیے کچھ تہیہ نہ کرنا پڑا اور وہی
 کپڑے جو روز پہنے رہتی تھی پہنے ہوئے روز کی ما کے ہمراہ کہ وہ بھی
 زمیندار کے یہاں شبنم کا کپڑہ پہننے کے لیے جاتی تھی چلی اور جب زمیندار
 کی بہنوں کے پاس پہنچی وہ لوگ کہ بڑی مردم شناس تھیں سو سن کی
 بردبار صورت دیکھ کر اور اوس کے کلام سنجیدہ اور متول سکر بہت مخطوط اور
 خوش بوئیں اور اپنے بھائی سرار تھر سو مرس کو سو سن سے ملاقات
 کرانے کے لیے پوچھنے لگیں معلوم ہوا کہ اونکو اس وقت فرصت نہیں ہے
 کسی شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھ رہے ہیں اس اثنا میں
 سو سن نے اپنی ما کے پاس جانے کے واسطے اجازت چاہی وہ
 سب رخصت دیکر خوشی سے کہنے لگیں کہ چھ بجے شام کو ہم لوگ تمہارا
 مکان پر آئیں گے

سو سن کے جانچا حال ایسے امیر زمیندار کے مکان پر ممکن نہ تھا
 کہ کسی شخص خصوصاً باربرہ اور اوس کی خادمہ سے پوشیدہ رہ سکے
 وہ دونوں اس حال سے واقف ہو کر پہلے سے سو سن کے آگے
 منتظر تھیں تاکہ اس سے وہاں کا حال دریافت کریں اور جب سو سن

اپنے باغ میں جو متصل اوس کے مکان کے تھا اپنی باربرہ دیکھتے ہی پکار اٹھی
 کہ وہ سو سن آئی اور اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میں دڑ کر جلد جاتی ہوں
 اور سب حال فی الفور اوس سے دریافت کراتی ہوں
 باربرہ باوجود اس قدر ملکنت اور بددماغی کے غرض کے وقت بلا غیبت
 اور حیمت کے بہت عاجز رہی اور منت کے ساتھ پیش آتی تھی سو سن
 کہ اپنی ما کے لئے غمخیزی میں ڈالنے کے واسطے اجوائن ڈھونڈ رہی تھی
 باربرہ یکایک اوس کے پاس پہنچ کر کہنے لگی کہ سو سن آج کا دن تمہارا
 کس طرح گذر اسو سن اخلاق کے ساتھ کہنے لگی شکریہ کہ آج تو
 بافضل الہی میری ما کچھ اچھی میں باربرہ اپنی خادمہ کی جانب چشمک
 کر کے سو سن سے کہنے لگی کہ اب تو آپ ایک بیک بہت ہی خلیق
 اور مہذب ہو گئیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید آج آپ نے
 کچھ اشرفوں کی صحبت اور شغائی ہی کیئے تو کہاں تشریف لے گئی
 نہیں بیٹی باربرہ کی خادمہ نے سو سن سے کہا کیا تم زمیندار کی
 بہن مس سوسر سے پاس گئی تھیں یا اونکی خادمہ پاس
 سو سن نہیں میں تو مس سوسر کے یہاں گئی تھی

باربرہ کیا مس سوسن پاس اور متعجب ہو کر اپنی خادمہ سے سرگوشی
 کر کے کہنے لگی کہ اب تو سوسن نے مس سوسن سے ملاقات کی ہے
 وریافت کرنا وہاں کی گفتگو کا ضرور ہوا اور سوسن جب مکان میں جا
 لگی باربرہ نے کہا ذرا اٹھ جاؤ دو ایک بات تو کر لو
 سوسن اس وقت میں توقف نہیں کر سکتی کیونکہ ما کے واسطے
 مجھ کو بہت جلد بخنی طیار کرنی ہے اور یہ کہہ کر گھر میں گھس گئی
 جب سوسن چلی گئی باربرہ اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ خدا کی پناہ
 اس وقت تو سوسن کے دماغ میں بخنی ہی چڑھی ہوئی ہے اور اپنا حال
 کچھ بھی نہیں کہتی سچ ہے کہ میرے باپ نے بھولی سوسن اسکا نام
 بہت مناسب رکھا ہے بلکہ میرے نزدیک تو وہ بڑی سادہ لوح ہے
 چاہے وہ سادہ لوح ہو یا سہولیکن مجھ کو جس بات کا دریافت
 کرنا ہے اسکو تو ضرور تحقیق کرونگی یقین ہے کہ جب بخنی کا خیال اس کے
 دماغ سے جاتا رہے گا تو سب حال مفصل بیان کر لگی میں اس وقت
 اسکی ماکہ عیادت کے چیلے سے مکان میں جاتی ہوں یقین ہے
 کہ اس بہانہ سے وہ اخلاق کے ساتھ پیش آوے گی یہ کہہ کر سوسن کا

پیچھے ہی مکان میں داخل ہوئی دیکھا کہ سوسن بخنی پکار رہی ہے باربرہ کہنے لگی کہ کیا بخنی طیار ہو گئی خوشبو تو بہت دے رہی ہے جب یہ طیار ہو جائے اور تم اوسے لیکر اپنی ما کے پاس چلو تو میں بھی اونکے مزاج کے دریافت کرنیکے لئے تمھارے ساتھ چلوں گی سوسن کہ اپنی مرغی کے حال کو بالکل بھول گئی تھی منس کر کہنے لگی کہ پھر مہربانی کیجئے بیٹھے ابھی میں نے اجوائن ڈالی ہے اب بخنی بہت جلد طیار ہو جاتی ہے

باربرہ نے اس مہلت کو غنیمت جانکر پھر زمیندار کے مکان پر جانے کا تذکرہ چھیڑا اور چونکہ اوسکو اپنی پوشاک نفیس اور غذاے لطیف کا بڑا خیال رہا کرتا تھا اس سبب سے بار بار پوچھتی تھی کہ بتاؤ میں سوسن کیا کپڑے پہنتی تھیں اور کھانا کس طرح کا داناں پر کھانے میں آیا تھا اور جب سوسن سے حال مس سوسن کے وعدہ کرینکا چھینچے کے وقت آنے کے لئے سنا بہت متعجب ہو کر پوچھنے لگی کہ سوسن تمھاری دانست میں ایسے وعدے سے کیا غرض سمجھی جاتی ہے

سوسن میرے نزدیک تو جوادنھوں نے کہا ہی وہی ہو گا یعنی مطابق وعدے کے چھینچے آئیگی

باربرہ یہ بات تو آفتاب سی روشن ہی مگر شاید اس
وعدے سے کچھ اور تو اولکھا مطلب نہیں ہی اور تم جانتی ہو کہ
جو لوگ کہتے ہیں وہ ہمیشہ کرتے نہیں

سوسن اس کے کلام ابد فریب سے تجاہل عارفانہ کر کے
مکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں مگر ہمیشہ وہ ہر شخص ایسا نہیں کرتے
باربرہ شرمندہ ہو کر کہنے لگی ہاں سچ ہی ہمیشہ نہیں مگر اس طرز تعمیر
تو معلوم ہوتا ہی کہ مس سوسن کے آئینا گویا تمکو یقین واثق ہی
سوسن نے اس کی رفع خجالت کے لئے کہا نہیں اسوقت تو پہلا
کچھ خاص بہ نسبت مس سوسن ہی کے نہیں تھی

جب سوسن نے یخنی طیار کی ایک برتن میں نکالی باربرہ دیکھ کر کہنے لگی
کہ یہ تو بہت خوب مزہ دار معلوم ہوتی ہی اور چکھنے کے بہانے پیالے کو
اٹھا لے تاں بیاسہ شروع کیا سوسن یہ حال دیکھ کر کھبراکھنہ لگی
کیا ایک بھی چمچہ نہ لوگی یہ بات سنتے ہی باربرہ بہت غصہ ہوئی اور
یخنی کے پیالے کو رکھ کر کہنے لگی ہاں ایک ہی چمچہ تو تھوڑی سی یخنی کے لئے
تمھاری جان کیوں نکلی جاتی ہی لو اگر پھر میں کبھی تمھاری یخنی چکھوں

تو اس طرح کی بدو ماغی کر لینا بلکہ اگر کبھی تمہارے گھر میں قدم بھی رکھوں تو جو چاہتا وہ کہہ لینا اور مکان سے جھنجھلا کر یہم کہتی باہر نکل آئی کہ واہ کیا خوب تو نے مجھے سوڑ کا بچا بنایا

سوسن پہلے بلا سبب باربرہ کے غصہ ہونے سے بہت متعجب تھی پر جب ذکر سوڑ کے بچے کا اوس کے منہ سے سنا تا خوش ہونے کی وجہ معلوم کی چنانکہ بمغذرت اوس سے پیش آئے اور کسی طرح پریشہ اوس کے دل سے اٹھائے مگر چونکہ باربرہ اپنے گھر چلی گئی اس سبب وہ مجبور ہوئی اور باربرہ کے ناراض ہونے کا یہ سبب تھا کہ سوسن لڑکپن میں جبکہ زبان بھی اوسکی اچھی طرح صاف نہ ہوئی تھی ایک روز اپنے دروازے پر بھی دو دھروٹی کھا رہی تھی کہ ایک سوڑ کے بچے نے اوس کے پاس آکر کھانیکے لیے پیالے میں منہ ڈالنے کا ارادہ کیا سوسن نے چنانکہ اوسکو بھی کھلائے مگر کھانا بہت تھوڑا تھا اس لیے اوسے اونٹ کے منہ کو زیر اسبجھک خیال کرنے لگی کہ یہ تو اگر بایگابا لکل ہی چکھ جائیگا اور گھبرا کر کہنے لگی کہ کیا ایک ہی بچہ نہ لیگا اسے تو رکے بچے یہ بات سوسن کی سب لڑکوں میں اسقدر مشہور ہوئی کہ ضرب النمل ہو گئی

اور جب کوئی لڑکا کسی اچھی چیز کو طمع سے زیادہ چاہتا تو اس کے جواب میں یہ مثل کہی جاتی تھی باربرہ جب لڑکوں کے ساتھ کھیلتی تو اس کے لالچی ہونے کے باعث اس مثل کو سب لڑکے اکثر اس سے کہا کرتے تھے سو سن جب سیانی ہوئی تو اس مثل کو بالکل بھول گیا مگر باربرہ کے خیال پر اب تک چڑھی تھی اس وجہ سے جب سو سن نے ایک چمچہ بھنی پینے کے لئے کہا باربرہ کو وہی مثل یاد آئی اور یہ بات سن کر جھنجھلائی سمجھی کہ اس کہنے سے سو سن کی وہی مراد ہے

باربرہ کی خادمہ اس کو غصہ میں سو سن کے مکان سے باہر آتا دیکھ کر کہنے لگی مجھے تو اسی بات سے بہت تعجب تھا کہ آپ نے کیوں اس کے مکان میں قدم رنجہ فرمایا زمیندار کے مکان کی خبر سننے سے آپ کو غرض کیا آپ کے تو باپ آج صبح سے وہیں تھے اور ابھی آئے ہیں جو کچھ حال و حال کا دریافت کرنا تھا انہیں سے پوچھ لیتیں باربرہ زمیندار کے پاس اپنے باپ کے جانے کا حال نہیں جانتی تھی اس وجہ سے کہ وہ اپنے کہیں آئے جانے کا حال گھر میں بھی کسی سے

نہ کہتا تھا اور اسی سبب سے لوگ اس کے سراغ میں اکثر رہا کرتے
 اگرچہ مختار عیار بڑا چالاک اور ہوشیار تھا اور اپنی سبب باتوں کا
 پردہ دار تھا لیکن باوصف اسکے بارہرہ میٹھی میٹھی باتوں سے
 اس کو بھی قریب دیتی تھی اور دھوکھا دیکر سب حال اس کے دل کا
 دریافت کر لیتی تھی جب اس کو معلوم ہوا کہ میرا باپ بھی زمیندار
 مکان پر گیا تھا اس حال کے دریافت کرنے کے لئے اس کے پاس گئی
 دیکھا کہ وہ تو کسی سوچ میں ناک بھوں چڑھائے مترو اور متفکر ہو رہی
 سمجھی کہ اس وقت کچھ بات پوچھنے کا موقع نہیں ہی تاہم اس کی
 طبیعت کا حال دریافت کرنے لگی جب کچھ جواب نہ پایا بلکہ اس کو
 کمال رنجیدہ دیکھا تو سوسن کی مانند کچھ دلجوئی اس کی کر کے خوش کیا
 اور نا اُمید اور ناراض ہوا اپنی خادمہ سے اگر کہنے لگی کہ اس وقت میرے
 باپ کا مزاج ایسا برہم ہے کہ کوئی شخص اس سے بات نہیں کر سکتا
 درحقیقت کیس مختار اور سوقت خوش نہ تھا کیونکہ جب
 صبح کو اسے زمیندار سے کام پڑا تو اس کو اپنی گوں کا نہ پایا اس سبب
 بہت رنجیدہ ہوا اور یہ اس اس کے جی میں سما یا بیشک وہ

ڈراہی چاہے کیونکہ سر آر تھر سومرس بہت ہی قانون دان تھا اور
 ساتھ اوسکے ایمان داری کی صفت بھی اوسمیں موجود تھی اور
 کیس مختار قانون دانی اور ایمان داری کے یکجا جمع ہونے کو اجتماع
 ضدین کی طرح محال سمجھتا تھا اور جب سے پیشہ مختاری کا احتیاء
 کیا تھا کبھی اوسنے کسی ایسے شخص کو نہ پایا تھا اور نہ کوئی ایسا
 مقدمہ اوسکو پیش آیا تھا بلکہ کسی سے سنا بھی نہ تھا سر آر تھر بہت ہی
 فیاض اور راست باز تھا لیکن مختار فیاضی کو ملکر کا دام اور راستی کو فریب کا
 شکستہ اور کبھی یوقونی کی غلامت سمجھتا تھا الغرض اوسکے
 دل میں ہنوز یہ بات قرار نہیں پائی تھی کہ سر آر تھر ایمان دار اور
 یافربہی مگر وقت سمجھانے حساب کتاب اور بیان کرنے حالات
 مقدمات کے مختار مذکور سمجھ گیا کہ اس سے کسی طرح میری چالاکی
 پیش نہ جائیگی اور حیران ہوا کہ باوجود واقفیت کے قانون کی
 سب راہوں سے سر آر تھر راستی کے راستے پر کیونکر چلتا ہی
 اور خوشامد سے اوسکی قانون دانی کی بڑی تعریف کی سر آر تھر
 کہامیں توجہی کے عہدہ سے اب مستعفی ہو گیا ہوں مختار یہ بات

سنگر زیادہ تر متعجب ہوا کہ کیونکر سر آر تھرنے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی چھوڑ دی سر آر تھرنے کہا کہ میں اپنا روزگار ترک کر کے فقط خانہ نشینی کا لطف اٹھانے کے لیے اس دیہات میں آیا ہوں چاہتا ہوں کہ یہاں کی رعیتوں کو خوش اور رضامند رکھوں تب مختار نے اس خیال فاسد سے کہ یہ دیہات کے کاموں سے بسبب آرام طلبی کے غافل رہ گیا اپنے دل میں بہت خوش ہو کر تذکرہ نئے پٹوں اور آؤر مقدمات کا شروع کیا سر آر تھرنے کہا میرا ارادہ ہر روز گھوڑے پر گانوں کے گرد ہوا کھانے کا بیسیلے میں چاہتا ہوں کہ ایک نیا صاف راستہ لگالوں یہ بکھرے گاؤں کا دیکھا اور راہ جدید تجویز کی اتفاقاً بیچ میں اس راہ کے پرائیس کاشتکار کا باغ بھی آجاتا تھا اس لیے زمیندار کو اد کے اجر میں تامل ہوا کیس موقع وقت پا کر کہنے لگا کہ پرائیس کے پاس حب قدر زمین ہے وہ تو ب آپ ہی کے اختیار میں ہے

سر آر تھرنے کس طرح میرے اختیار میں ہے ابھی تو میعاد میں اد کے پٹے کے دنس برس باقی ہیں جمع بندی تو دیکھوں شاید مجھے سہو ہو گیا ہو

مختار مہربان میرے آپ نے غلطی کی ہے اور نہیں بھیجی کی ہے
 کیونکہ پٹہ کے مضمون سے دس برس میعاد میں باقی رہنا اور بھی
 اوسکا گزر جانا دونوں باتیں پائی جاتی ہیں خلاصہ حال یہ ہے کہ اوس
 پٹہ کے لکھنے ہی میں ایسی غلطی ہوئی ہے جس باعث سے وہ ناجائز
 اور نامکمل ہے میں نے اوس پٹہ کی شرح میں ایک نقص عظیم نکالا ہے
 اور یہ میں شرط کر سکتا ہوں کہ اوس نقص کے باعث سے وہ کسی
 عدالت میں کبھی جائز اور مقبول نہ ہوگا

جب مختار نے سر آر تھر کو اپنی باتوں پر متوجہ پایا اور اوسکو
 بغور سنتے دیکھا دل میں کہنے لگا کہ اب تو مطلب میرا برآیا اور اوسکو
 اپنے دام میں پھنسا یا سر آر تھر نے بوجھا کیا تھو اوس پٹہ کی
 ناجوازی پہ اطمینان کھلی ہے

مختار اس قدر مجھ کو اس بات پہ اطمینان حاصل ہے کہ اگر ایسا نہ ہو
 تو میں اپنی ساری خیر خواہی اور کارگزاری کھو ڈالوں بلکہ اپنی زندگی
 سے بھی ہاتھ دھو ڈالوں

سر آر تھر پھر یہ تو میرے مطلب ہی کی بات ہے

خوشی کے ساتھ پٹہ کی ناجوازی کی وجوہات بہ تقریر طول و طول
 مختاروں کی مانند اس طرح پر بیان کرنی شروع کیں کہ اوس پٹہ
 میعاد سی بست سالہ میں یہ شرط مندرج ہے کہ پرائیس اور اوسکی
 بی بی سوئسنہ اور بعد اونکے اولاد اونکی تاریخ تحریر پٹہ سے بیس برس
 قالیض اور دخیل رہیں پس جب کہ حسب شرط بند و بست آپ کے
 بھائی پنجن سو مرس کو یہ اختیار ہی نہ تھا کہ کسی شخص کو ایسا پٹہ لکھیں
 جس کے ذریعہ سے بعد فوت کاشتکار کے مال انقصا مدت مندرجہ پٹہ
 مذکور کے اوسکی اولاد کے ساتھ بھی اوس پٹہ کی شرائط بحال ہیں
 تو پھر ایسا پٹہ اولکاد یا سواکب لائق جواز کے ہو سکتا ہی بہ بڑی
 غلطی فاش ہی اگرچہ اکثر غلطیاں پٹوں میں ہو جاتی ہیں لیکن میں
 ایسی غلطی کبھی نہیں دیکھی ہر سر آر تھر یہ باتیں سنکر خاموش ہو کر
 مختار اسی صاحب آپ چپ کیوں ہو گئے کیا اب بھی کچھ شبہ باقی
 اور یا اس میں کچھ تامل ہی

سر آر تھر ناں البتہ ذرہ تامل ہی

مختار اسکی مذمیر تو بہت سہل ہی کیونکہ پٹہ میرے ہی

پاس ہی سب کام ہو جائیگا اور کسی طرح سے اس کام میں آپکا نام ظاہر
ہونے نہ پائیگا انجام ہونا اسکا کیا دشوار نقطہ آپکا حکم درکار ہے اور
آپ کی اطمینان کے لیے میں بہر صورت حاضر ہوں کیا اجازت ہے
اب تدبیر نالاش کی کروں

سر آر تھر نہیں تم بہت کچھ کہہ چکے مگر ایک امر ابھی تک
بھولے ہوئے ہو

مختار وہ کیا بات ہے

سر آر تھر وہ یہ ہے کہ میرے باعث سے ایک غریب آدمی
ناحق تباہ اور برباد ہو جائیگا کہو تو تمہارے ہاتھ کیا آئیگا

کیس مختار یہ بات سنتے ہی سمجھا کہ سر آر تھر ہرگز میرے
والو پر نہ چڑ پاپاں اڑ گیا نہ اکھیل بگڑ گیا جھکے چھوٹ گئے نہایت
شش و پنج میں ہو کر حیران اور ششدر ٹھکین اور مضطرب ہونے لگا
چہرہ سرخ زر دہوانا امید دل سرد ہوا دل میں سوچنے لگا
کہ افسوس ناحق میں نے قبل دریافت کرنے اوکے مزاج کی
کیفیت کے اپنی طبیعت کی حقیقت سے اوکو آگاہ کر دیا

پھر بناوٹ سے کہنے لگا اگر پیرائیس مفید نہ ہوتا تو مجھ کو بھی اوس کے
 حال پر بیشک رحم آتا سر آرتھر نے کہا کیا وہ فساد ہی ہے اگر وہ
 حسب قول تمھارے حقیقت میں فساد ہی ہے تو اس زمین سے کیا
 بلکہ اس گاونے سے اوس کے لگانے کی جلد تیر کرو لگا جب آپ گھر جائیے
 تو مہربانی کر کے ضرور اوس کے پتہ کو بھیج دیجئے تاکہ میں قبل دائر کرنے
 مقدمہ کے اپنی دلچسپی بخولی کروں مختار یہ بات سن کر بہت خوش ہوا
 اور سوچنے لگا کہ ایسے وقت میں سر آرتھر کی طبیعت میری باتوں
 سرور ہی مختاری کے حاصل کرنے کے لیے بھی کچھ تہہ جمانی ضرور ہی
 اور کہنے لگا کہ آپ کو کیوں تکلیف دوں اگر فرمائیے تو آپ کے مختار کے
 پاس بھیج دوں لیکن معلوم نہیں آپ نے کس شخص کو اپنی مختاری کے
 بخویر کیا ہے سر آرتھر نے کہا تم اوس پتہ کو میرے ہی پاس بھیج دو
 مختار یہ جواب سنتے ہی رنجیدہ اور ناامید ہو کر اپنے گھر پھر آیا
 اویسی سبب تھا کہ جب باربرہ اوس کے پاس دریافت حال کے لیے
 گئی تو اوس کو کبیدہ خاطر پایا مختار جب سے اپنے گھر آیا تھا گھبرا
 دیا چاروں طرف مکان میں پھرتا تھا اور اپنے دل میں بار بار یہ

خیال کرتا تھا کہ بیشک سردار تھراب خود گانوں کے انتظام میں
 بذات خاص مستعد رہیگا یا کسی دوسرے کو اپنا مختار مقرر کرے گا
 رعایا اوس دہیہ کی کیس مختار کو اکثر جبراً کچھ نذر دیا کرتی تھی
 اور ایسی نذر پانے سے وہ نہایت خوش ہوتا اس سبب سے
 سوچنے لگا کہ اگر میں بھی اس طرح پر سردار تھرا کو کوئی چیز نذر انوں
 تو عجب نہیں کہ وہ خوش ہو کر مجھ کو اپنا مختار مقرر کرے اور جب
 زمیندار سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آتا تھا سنا کہ سردار تھرا کی
 خادمہ جو اوسکے گھر کی منتظم تھی نوکروں سے کہہ رہی تھی کہ تم لوگوں کو
 کہیں کوئی بھینر کا بچہ فریہ اور اچھا ملے تو لاؤ میری سرکار میں مطلوب ہے
 کیونکہ سردار تھرا کو حلوان کا گوشت بہت مرغوب ہے مختار کو یہ بات
 یاد آئی اور فوراً اپنے باورچی خانہ میں جا کر دریافت کرنے لگا کہ اس
 گاونیس کوئی بھینر کا بچہ فریہ بہت اچھا کہیں مل سکتا ہے یا پرہ
 کہ اوس جا موجود تھی کہنے لگی سو سن پاس النہ ایک بھینر کا بچہ ملا
 اب طیار ہے کہ اوس سے زیادہ فریہ کا دستیاب ہونا دشوار ہی
 مختار دہیہ سنکر نہایت خوش ہوا اور دل میں الٹی دہیہ

ٹھالی کہ سوسن کی بھٹی مفت ہاتھ لگجائے
 سوسن کہ محض نیک نجت اور ایمان دار تھی مختار مفد
 اور مفتہ ری کا مقابلہ کب کر سکتی کیس مختار اپنے مطلب کے
 حاصل کرنے کے لیے پرانیس کے مکان پر آیا دیکھا کہ سوسن
 اب دیدہ ہوا اپنے باپ کے کپڑے بیٹھی باندھ رہی ہے اور
 سامان سفر کا اوس کے لیے درست کر رہی ہے
 مختار کہو سوسن آج تمھاری ماکی طبیعت کیسی ہے
 سوسن نہایت علیل ہے اور میرے باپ بھی کل سفر کرینگے
 مختار بڑے افسوس کی بات ہے
 سوسن غلین بہ آواز خرم کہنے لگی پھر اس سے چارہ کیا ہے
 مختار کیا نگو یقین ہے کہ اسکا کوئی چارہ نہیں ہے
 سوسن بہہ بستے ہی متعجب ہو کر کہنے لگی کیا کوئی چارہ ہے مختار نے
 کہا اگر چاہو تو تدبیر اسکی تمھارے ہی اختیار میں ہے اس بات
 وہ بہت خوش اور ہنستا ہوا کہرا دھتھ کھڑی ہوئی
 پھر مختار کہنے لگا کہ میں تمھارے باپ کو اگر ایک مفتہ

کی مہلت دلا دوں تو تم اوسکی عوض میں مجھے کیا دو گی سوسن نے
 کہا جو مانگئے پرافسوس ہی کہ میرے پاس کیا ہی جو دو گئی
 مختار ایک بھیڑ کا بچہ تمہارے پاس تو موجود ہی
 سوسن وہ کس کام آئیگا

مختار بھیڑ کے بچے کا گوشت کھانے میں کیا اچھا نہیں ہوتا
 سوسن کہ اوس بھیڑ کے بچے کو خود بالا اور اوس سے کال محبت رکھتی تھی
 یہم تقریر جب مختار کی سنی رنگ فق ہو گیا تب مختار نے کہا
 کہ تم کیوں اسقدر رنجیدہ ہو گئیں بھیڑیاں تو ہر روز بیچ ہوا کرتی
 ہیں کیا تم گوشت اوسکا نہیں کھاتیں اور تمہارا بھیڑ کا بچہ کیا
 اڈروں نے اچھا ہی

سوسن یہ بات تو نہیں کہہ سکتی لیکن شاید میں اپنے
 بھیڑ کے بچے کو اڈروں نے زیادہ چاہتی ہوں
 مختار تو پھر تم اڈروں نے زیادہ ہو قوف معلوم ہوئی ہو
 سوسن مختار صاحب جب سے اوس بچے کو میری مانے
 مجھے دیا ہی اوسکو میں نے بہت احتیاط اور نرمی محبت سے

پالا ہی اب وہ میرے ساتھ اس قدر انس رکھتا ہی کہ میرے
ہاتھوں سے کھاتا ہی اور جہاں کہیں میں جاتی ہوں وہ بھی میرے
ساتھ جاتا ہی

مختار بس اب زیادہ اور کچھ مکمل ہو اگر تم اپنے ماما باپ سے بڑھ کر
بھیڑ کے بچے کو چاہتی ہو تو اس سے رکھ چھوڑو یا تو بچے ہی کو پیار کرو
یا اس سے باپ پر شمار کرو بھیڑے گر تمہیں محبت ہی ہو سلام اب تو بندہ
سوسن نے گھبرا کر اسکا دامن پکڑ لیا بڑی منت اور سماجت سے
کہنے لگی ذرا ٹھہر جاؤ سن لیجئے اب نے فرمایا ہی کہ تیرے باپ کو
ایک ہفتہ کامل کی مہلت دلا دینگے شاید میری مانتب تک
اچھی ہو جائیں میں اپنے ماما باپ کے مقابلہ میں بھیڑے کے بچے کو
کچھ بھی نہیں چاہتی اور مجبور ہو کر کہنے لگی کہ وہ حاضر ہی لیجئے اور
دعے کے میرے باپ کو ایک ہفتہ کی مہلت دلا دیجئے

مختار پھر بھیڑے کا بچہ کھا ہی لاؤ
سوسن اسوقت دریا کنارے چیرتا ہوا
مختار خیر کل صبح ترشے ہی فریخ کر نیکے لیے قصاب کے پاس لانا

سوسن کمال استقلال سے دل کو مضبوط کر کے کہنے لگی کہ میں ہرگز نہ بھولوں گی
 مگر جب مختار یہ کہہ کر واپس چلا گیا بیٹھ کر غم کے مارے رونے لگی
 اس اثنا میں اوسکی مائے مکان کے اندر سے جہاں بیمار لٹی تھی
 آواز دی سوسن اوٹھ کر اوسکے پاس گئی اوسنے کہا ای بیماری
 میں اسوقت سنتی تھی کہ تم سے کوئی شخص بات چیت کر رہا ہے
 وہ کون تھا بتاؤ خیریت تو ہے سوسن نے کہا کیا خوشی کی بات
 نہیں ہے اگر میرے باپ ایک ہفتہ آذر یہاں پر رہ جاویں اوسنے
 نا اُمید ہو کر کہا ای سوسن کیا ایسی بات ممکن ہے اوسنے کہا ہاں ہنتم
 وے ایک ہفتہ آؤر ٹھہر سکتے ہیں اور اوسکے بدن پر ماتھ رکھ کر
 کہا کہ ابھی تک آپکو بخار معلوم ہوتا ہے سوسن کی مائے کہا کیا مگر
 اس بات پر یقین ہے اور کیونکر جانتی ہو کہ شخص نے تم سے بہ
 بات کہی ہے سب حال سے جلد مجھکو مطلع کرو سوسن نے کہا
 کیس مختار نے مجھ سے وعدہ واثق کیا ہے کہ میں ایک ہفتہ کی تسکین
 باپ کو مہلت دلاؤں گا اوسنے ماتھ اوٹھا کر عادی کہ خدا کی
 مہربانی ہمیشہ اوسکے حال پر مبذول رہے سوسن آمین نہ کہنے

پائی تھی کہ لیکھ کر زمیندار کے آدمی نے اگر روٹیوں کی قیمت کی
 جو زمیندار پانچ بھی گئی تھیں فرد حساب طلب کی چونکہ سو سن نے
 اپنی محنت اور مشقت سے لکھنے کی مہارت بھی بہم پہنچائی
 تھی اسلئے وہی ہمیشہ گھر کا حساب کتاب جو کچھ ہوتا تھا
 لکھا کرتی تھی ہر چند اس وقت بسبب ترددات کے لکھنے کے
 اس کی طبیعت مطلقاً نچاہتی تھی مگر فردرت کے باعث لاچار
 اس کو حساب لکھنا پڑا اور ارادہ کیا کہ جب قدر روٹیاں دوسروں
 ماتھے فروخت ہوئی ہیں اون سب کا بھی حساب لکھالوں ایک
 تختی پر سب حساب اپنی یادداشت کے لئے پہلے سے لکھ رکھا تھا
 بار بار جو اس کی ملاقات کے واسطے آئی تھی اوسی تختی پر
 بیٹھ گئی اس باعث سے بالکل حساب جو اوس پر لکھا ہوا تھا
 مٹ گیا سو سن کو حساب لکھنے میں اس کے مٹ جانیکے سبب سے
 بڑی ہونٹیں اور مجبور ہو کر اپنی یاد پر حساب روٹیوں کی قیمت
 لکھ کر زمیندار کے آدمی کو حوالہ کر دیا اور حسابوں کو بھی اوس طرح
 اپنی یاد سے لکھنا شروع کیا اس اثنا میں پراسیس اوس

حساب کی فرد جو سو سن نے زمیندار کے آدمی کو دی تھی ماتھے میں
 لیئے آیا اوسکے لگا اسی سو سن بڑے تعجب کی بات ہی تم ایسی
 غفلت سے حساب لکھتی ہو خط تو نہیں ہو گیا ہی دیکھو تو آئین
 کیا لکھ دیا ہی خیریت ہوئی کہ زمیندار کے آدمی سے راہ میں ملاقات
 ہو گئی اور اس فرد حساب کو اوس سے دیکھنے کے لئے لیا
 سو سن نے جب اوس فرد حساب کو دیکھا بہت شرمندہ ہوئی
 چونکہ سو سن کو اپنے بھیر کے بچے سے نہایت محبت تھی اور
 اوسوقت اوس کا خیال دل پر اوس کے نقش تھا اس جہت سے
 اوس نے ردیوں کی جا فرد حساب میں بھیر کا بچہ لکھ دیا تھا اوسکو
 پھر سو سن نے درست کر کے اپنے باپ کو دے دی اور جب
 اوسے حساب کے کاغذات اوس کے باپ نے دیکھے تو اکثر
 میں ایسی ہی غلطیاں پائیں بہت ناراض ہو کر کہنے لگا کہ آت
 ملو کیا ہو گیا ہی سو سن نے بہت تامل کے ساتھ سب غلطیاں
 درست کر دیں اور اپنے باپ کی ناخوشی کو اس طرح پر سہہ لیا
 کہ آخر کو لاچار ہو کر اوسنے کہا کہ اسی سو سن تم سے تو ناراض ہو کر

غصہ ہونا محض بار خجالت اور شرمندگی کا کھینچا ہے
 جب سب غلطیاں حساب کی درمت ہو گئیں پر ایسے لے کہا
 کہ میں خود حساب کی فردوں کو لیجاؤ لگا اور ہر ایک سے قیمت
 وصول کر لاؤ لگا سوسن نے اینٹوں میں خیال کیا کہ جب میرے باپ
 کھانیکے بے آئینکے اس وقت تذکرہ ایک ہفتہ کی مہلت کا جواؤ سنکے
 بیٹے ہی ہی کرونگی اور یہ بھی تصور کیا کہ جب یہ بات وہ سنیں گے تو
 کس قدر اونکو خوشی ہوگی لیکن جب بھیر کے بچے کے حال سے
 واقف ہونگے تو اونکو رنج بھی ہوگا جب سوسن نے حساب
 لکھنے سے فراغت پائی ارادہ کیا کہ دیکھنا رے جاؤں اور بھیر
 بچہ کو پکڑ لاؤں اس اثنا میں جار بچ گئے اور اسکے دونوں بھائیوں کے
 مدرسے سے اٹنے کا وقت آپہنچا سوچی کہ اگر دیکھنا رے جاؤں تو
 دیر ہو جائیگی تو میرے بھائی مدرسے میں انتظار میرے رنگے اسلئے
 وہ بھیر کے بچے کو لاسے لگی اور اپنے بھائیوں کے بیٹے کو
 مدرسے کی طرف روانہ ہوئی

وہ مدرسہ اوس گانوں سے آدھ کو س کے فاصلہ پر تھا

دیہات کے بہت سے لڑکے اوس میں تعلیم پاتے تھے ایک
 عورت وہاں پر معلمہ مقرر تھی چونکہ وہ بہت منصف مزاج اور نیک
 لڑکوں کی بڑی قدر کرتی تھی اس باعث سے سب اوس کے حکم کو
 مانتے اور بہت اوس سے محبت رکھتے تھے سوسن نے بھی اوس سے
 تعلیم پائی اور اوس کی شاگرد و رشید تھی معلمہ موصوفہ نے اپنے
 شاگردوں کے لئے اوس سے ضرب المثل قرار دیا تھا سوسن جب
 قریب مدرسے کے پہنچی سب لڑکوں کو آتے دیکھا اوس کے دونوں
 بھائی سوسن کو دیکھتے ہی کودتے اوچھلتے خوشی خوشی اوس کے
 پاس آئے اور چونکہ سوسن سب لڑکوں سے محبت رکھتی تھی اس باعث
 سب نے اگر اوس سے گھیر لیا اور غل بچا بچا کر ہر ایک اپنے کھیلوں کا
 بیان اس طرح پر کوسنے لگا کہ لیک کی آواز دوسرے کی بات پر بلند
 ہو جاتی تھی اور سوسن اوس کے سمجھنے کی مہلت پانی تھی کوئی
 تذکرہ اپنے لٹو کا کرتا تھا کوئی گولی کھیلنے کا دم بھرتا تھا پتنگ بازی کا
 کوئی مشتاق تھا کٹنا اوس کا کسی پر شاق تھا سوسن ہر جذبہ منع
 کرتی تھی کہ شہر شہر کے باتیں کرو تا کہ تلوگوں کے کلام سمجھیں

آئیں مگر لڑکے خوشی کے مارے کب مانتے تھے اس اثنا میں ایسی
 آواز باج کی جو کبھی اون لڑکوں نے سنی نہ تھی سب بھونکنے
 کان میں آئی معلوم ہوا کہ قریب کہیں باج بنج رہا ہی سب کے سب
 ایدھر اودھر دیکھنے لگے ناگہاں سو سن نے دیکھا کہ کوئی شخص خف
 استی تو بے برس کا سن نہایت ضعیف ایک بڑے درخت کے
 نیچے بیٹھا بن بجا رہا ہی اوسنے لڑکوں سے کہا دیکھو وہ باج بنج
 رہا ہی سب لڑکے اوس طرف چلے بن نواز لڑکوں کے قدم کی
 آواز سن کر دوسرا کوئی راگ دلچسپ کے بجائے کے لئے
 بٹھا تھا بدلتے لگا اور سب لڑکے قریب جا کر گرداؤ کے حلقہ باندھ
 کر کھڑے ہوئے ایک لڑکے نے افسوس کر کے کہا دیکھو یہ بیچارہ
 تو بصیری دوسرے نے کہا سب کیڑے اسکے بہت پرانے
 پھٹے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی محتاج فقیر ہی کسی نے کہا یہ تو
 سو برس کا بڑا ضعیف ہی بال سب سفید ہو گئے ہیں نہایت خف ہی
 کوئی بول ادا تھا کہ یہ مافرم معلوم ہوتا ہی بہت سے راستے
 طے کر ڈالے ہیں کیونکہ جو تے بالکل ٹوٹے اور پانوں میں چھالے ہیں

جب تک وہ بڑا تھا کھٹھہ درست کرتا رہا سب آپ میں اس طرح کی باتیں کرتے تھے جب وہ بچانے لگا کسی کی زبان سے اس کی تعریف کے سوا اذکر کوئی بات نہ لکھی اور بین نواز لڑکوں کو خوش اور محفوظ کر نیکے لئے انواع اور اقسام طرح کے راگ بجاتا تھا سوسن کی آواز کہ نہایت دردبیز اور حلم آمیز تھی جب بین نواز کے کان میں پہنچی اس کی جانب متوجہ ہوا اور جس راگ کی اوسنی تعریف کی اس کو کھڑے کر دیا کرنا یا بعد اسکے کہنے لگا اگرچہ میں اتنا ہوں تم لوگوں کے چہرے کو مطلقاً نہیں دیکھ سکتا ہوں مگر آواز ہی سے ہر ایک خصلت نیک اور بد کی بخوبی تمیز کر لیتا ہوں سوسن کا چھوٹا بھائی ولیم جو اسکے نزدیک کھڑا تھا متعجب ہو کر کہنے لگا کیا اس طرح دریافت کر سکتے ہو بھلا اگر معلوم کر لیتے ہو تو سوسن میری بہن کی اس وقت تم نے آواز سنی ہی تھا وہ اس کی خصلت کیسی ہے اوسے جواب دیا دیکھو میں بتا دیتا ہوں لیکن اس سے تم مجھ کو یاد کرو اور سحرہ سمجھنا تمھاری بہن سوسن بہت نیک خصلت اور نیک مزاج اور تم سے بہت محبت رکھتی ہے ولیم خوش ہو کر کہنے لگا

واہ واہ تم نے خوب سچ بتایا درست اور صحیح بہت صحیح ہی اور سب کو
 اس بات پر متفق ہو کر خوشحال جانے لگے ولیم نے پھر کہا تم تو اندھے
 یہ سب باتیں تم نے کس طرح جانیں اس کے برے بھائی جان نے
 ولیم کو منع کیا کہ تم اس کو اندھا کیوں کہتے ہو نکو الیٰ کہنا لازم اور مناسب
 نہیں ہے کیونکہ اس گفتگو سے اس کے دل کو صدمہ پہنچتا ہی رہے ہے
 کہا اگرچہ میں اندھا ہوں پر سہا تو نہیں ہوں میں نے تمھاری بہن سے
 یہ سب باتیں سنی ہیں کہ وہ نیک مزاج اور نیک خلقت ہی اور تم
 بہت محبت رکھتی ہو ولیم نے کہا یہ بات تو تمھاری غلط ہی تم نے یہ
 کلام میری بہن سے کبھی نہ سنا ہو گا اس کی یہ عادت کبھی ہرگز
 نہیں ہے کہ اپنی تعریف آپ کرے اور اپنے منہ میاں متھو بنے
 تب اس نے بدستھ لے کہا جب تم لوگ میرے پاس آتے تھے
 کیا میں نے سوسن کی زبان سے یہ بات نہ سنی تھی
 کہ مجھ کو ہر چند بہت جلد مکان پر جانے کی کال ضرورت ہے
 مگر خیر تمھاری خاطر سے ذرا ٹھہر جاؤ گی کیا یہ بات اس کی
 نیک خلقتی اور تمھاری محبت پر دلالت نہیں کرتی اور جب

اوسنے ایک راگ کی تعریف کی تھی تو تمہے کہا یہ اچھا نہیں ہے اس پر
وہ کچھ غصہ ہوئی بلکہ مجھ سے التجا کرنے لگی کہ جس راگ کو دیکھ پسند
کرتے ہیں اوسے کو پھر مہربانی کر کے بجائے کیا اس سے نیک مزاجی
اوسکی نہیں ثابت ہوتی

اس اثنا میں دو اور کے جو جھاڑیوں میں خیر یوں کے پئے
پکڑنے کے لئے اونکے کھوتھے تلاش کر رہے تھے میں کی آواز
سنکر وہاں پر آمو جو دو ہوئے ایک اونہیں سے کہنے لگا کیوں سب
بھیڑ لگائے ہوئے ہو کیا یہاں ہو رہی اور دوسرا بول اٹھا
کہ اے بڑھ آوارے شامت کے مارے تو کون ہی اور کہاں ہے
ایسا ہی اوسنے جواب دیا اے صاحب غریب نوازیں مسافر انداز میں
ہوں لڑکے نے کہا اگر تجھ کو کچھ بجائے میں مشورہ تو کوئی راگ
جو باعث سرور ہو بجا اور اپنے ساتھی سے پوچھا کہ بتاؤ کس راگ
کی فرمائش کروں اوسنے ایک راگ کا نام بتا دیا ضعیف اگرچہ
اوسکی سخت کلامی سے دل میں ناخوش ہوا لیکن تو بھی
اوسکے کہنے کے مطابق اوس راگ کو بلکہ اذر کئی راگ بھی

اوسی قسم کے حکم کے مطابق بجائے اور سب لڑکے اوس لڑکے کو دیکھتے ہی خاموش ہوئے دل اونکے اوسکی صحبت سے بھٹ گئے سب کے سب اوس سے متنفر ہو بیٹھ گئے

وہ لڑکا کیس مختار کا بیٹا تھا اور چونکہ اوسکا باپ اوسکی تعلیم سے بالکل غافل تھا اس سبب سے وہ آوارہ بے حیثیت اسیر کچھ اکرنا اور کمزور غریب لڑکوں کو سنا یا اور تکلیف پہنچا یا کرتا تھا سب لڑکے اوس سے ڈرتے تھے دل سے نفرت کرتے تھے جبکہ وہ بڑھاپے میں بجاتے بجاتے تھک گیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا جو اوسکے ساتھ رہتا اور بڑھاپے کا عصا تھا بین نواز کی جانب سے ہر ایک کی طرف ماتھے پھیلا کر انعام مانگنے لگا سب لڑکوں نے خوشی سے ایک ایک آنہ دیا اور جب اوس لڑکے نے مختار کے بیٹے کی جانب ماتھے پھیلا یا پہلے تو وہ کچھ مخاطب ہی نہوا کھوڑ عرصہ کے بعد جیب میں ماتھے ڈال کر ایک اٹھنی نکالی اور کہا کہ جو تیرے پاس پیسے جمع ہوئے ہیں انہیں سے چار آنے بچھو دو اور یہ اٹھنی ملے اوس لڑکے نے چار آنے اوسکو گن دیئے

اور اٹھنی لیکر اوسکے حق میں دعا دی لیکن جب اوسے بغور
 دیکھا معلوم ہوا کہ کھوٹی ہی ایک پیسے کی بھی مالیت نہیں گھبرا
 کہنے لگا اسی صاحب سلامت رہے میں خوف کرتا ہوں شاید
 یہ اٹھنی ناقص نہ ہو دے اوسنے منفرد ہو کر جواب دیا کہ اچھی
 یا نہری لیکن مجھ کو بھی خوف ہے کہ شاید تجھے دوسری نہ ملے
 بلکہ اسکو بھی اپنے ماتھے سے کھو دے اوس لڑکے نے کہا کہ
 ایکو ایسا کرنا زیبائیں ہی اور ماتھے بڑا کر کہا ملاحظہ فرمائیے صاف
 مانبا کھلا نظر آتا ہے کوئی شخص مجھ سے اسے نہ لیکھا کیسے مختار
 بیٹے عیار نے اوسکا ماتھے بڑا کر کہا کہ یہ مختار کام ہی جس طرح
 چاہو اوسکو بازار میں چلا لو اگر ہوشیار ہو گے کام میں لاؤ گے
 ورنہ اپنی بیوقوفی سے پچھتاؤ گے اب تو تم مجھ سے ملے چکے پھر
 میں کیوں واپس لوں میں تو ہرگز نہ لوں گا
 سب لڑکے جو اوسے ڈرتے تھے ہر چیز چاہا کہ اپنے عقدہ کو
 ضبط کریں لیکن مجبور ہو کر اب میں اہستہ اہستہ کہنے لگے
 کہ بڑے ظلم کی بات ہی مختار کا لو کا ظالم عقدہ ہو کر لڑکوں کی جا

دیکھ کر کہنے لگا کون کہہ رہا ہے بڑے ظلم کی بات ہے سب آپ کے
 ڈر کے مارے خاموش ہو گئے اور سو سن کے دونوں چھوٹے
 بھائی بھی سو سن کا دامن پکڑ کر خوف زدہ کھڑے ہو رہے
 بیٹھے نے کہا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ روپیہ
 پر کھ کے کیس کے بیٹھے نے ایک قصاب کے لڑکے کو کہ نہایت
 حقیر اور غریب تھا اس خیال سے کہ خوف کے مارے میرے
 خلاف وہ ہرگز نہ کیگا بنا کر کہنے لگا کہ یہ البتہ روپیہ پر کھ سکتا ہے
 اگر چاہو اس کو دکھاؤ قصاب کے بیٹھے نے اٹھنی غور سے
 دیکھ کر کہا کہ میری عقل ناقص میں تو کھوٹی معلوم ہوتی ہے اور مار
 ڈر کے کہنے لگا سو سن بھی موجود ہی اسے دکھائیجئے وہ خوب
 روپیہ پر کھتی ہی بن نواز نے کہا میں سو سن ہی پر حصر کرتا ہوں
 اگر وہ اچھی کبدے تو اس کے لینے میں مجھے کچھ عذر نہیں ہے
 سو سن دل سے چاہتی تھی کہ ایسے معاملہ میں دخل نہ دیوے
 مگر جب اس پر حصر کیا گیا لاچار ہوئی اور اٹھنی دیکھ کر بلا
 تامل کہنے لگی کہ یہ تو صاف کھوٹی ہی سب لڑکے بالفاظ

سوسن کی طنڈاری کر کے کہنے لگے یہی بات حق ہی
 کیس مختار کے لڑکے بد خصال نے کہ وہ بھی بارہرہ کی مانند
 سگ زرد برادر شغال تھا جب دیکھا کہ میری چالاکی ارموت
 پیش نہ جائیگی خوف ہو کر جیب سے دوسری اتھنی نکال کر
 اور کہنے لگا خیر اسکو لو میرے پاس تو تمہاری سے بہت سی
 اتھنیاں اور چونیاں موجود ہیں

بعد اسکے سب لڑکوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی
 سوسن نے بھی اپنے دونوں بھائیوں کو ہمراہ لیکر مکان کی طرف
 چلنے کا ارادہ کیا بین نواز نے کہا ای سوسن اگر تم گانویں جاتی
 تو مہربانی کیجیے اور مجھے بھی اپنے ہمراہ لیجیے بدھے کے لڑکے نے
 بین کو کندھے پر دھرا اور ولیم نے بین نواز کا ہاتھ پکڑ سب کے سب
 ایک ساتھ چلے اثناء راہ میں ایک مالہ تھا اور اوسپر آنے جانے والے
 کے آرام کے لیے ایک تختہ لکڑی کا رکھا ہوا تھا اور چونکہ وہ چوڑا
 کم تھا اس سبب جب وہ لوگ اس جگہ پہنچے احتیاطاً سوسن نے
 خود اندھے بین نواز کا ہاتھ تھام لیا اور مالہ پار ہو کر بین نواز کے

رڑکے سے کہنے لگی کہ مجھ کو بہت جلد مکان پر جانا ہی اسیلے میں شرک
 چھوڑ کر کھیت کھیت جاتی ہوں تو اس بڑھے کو لیکر اس سیدھی شرک
 چلا آجنا پنجہ سو سن بین نواز کو راہ بتا کر خود اپنے بھائیوں کے
 ساتھ پکڑ پکڑیوں کی راہ اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئی اور رڑکا
 بین نواز کو لیکر شرک کی راہ چلا سو سن راہ میں اپنے بھائیوں سے
 کہنے لگی مجھے ڈر ہے اب نہوز میذار کی بہنیں مکان پر اگر میرے انتظار
 بیٹھی ہوں کیونکہ اونھوں نے چھ بجے کا وعدہ کیا تھا اور اس وقت رڑکے
 سے معلوم ہوتا ہے کہ دن زیادہ ڈھل گیا

جب اپنے مکان پر پہنچی دیکھا کہ کئی عورتیں اس کے مرغیانا کو دیکھ
 رہی ہیں مس مومس سو سن کو دیکھتے ہی کہنے لگی آؤ سو سن
 کہاں تھیں معلوم ہوا کہ تھے ہم لوگوں کو بالکل بھولا دیا شاید میرا
 وعدہ کرنا تمھارے خیال سے جاتا رہا لیکن تم شرمندہ نہو کیونکہ
 کچھ عرج نہیں ہوا ہی ہم لوگوں کو بھی آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ
 گزرا ہی جب سے آئے ہیں تمھارے باغ کی آرائش مکان اور
 الارسی وغیرہ کی زیبائش دیکھ رہے تھے کیا تم اکیلی ہی ان

سب چیزوں کو آراستہ اور درست رکھتی ہو سوسن جواب دینے
 بتائی تھی کہ دلیم چھوٹا بھائی اوسکا کہنے لگا ماں میم صاحب سوسن
 ہی ان سب چیزوں کو صاف کیا کرتی ہیں اور ہر ایک کو اپنے موقع
 اور محل پر دھرتی ہیں نہایت محبت سے ہم لوگوں پر بڑی مہربانی
 فرماتی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی مدرسہ سے یہی جاگرتائی
 ہیں بلکہ یہی باعث آج اوبکے دیر میں آنے کا ہوا ہے دوسرے بھائی
 جان نے کہا دیر ہونے کا اصل سبب یہ ہے کہ آج ہم لوگوں نے
 راستہ میں ایک بڑھ اندھے کو بین بجاتے دیکھا اور چاہا کہ تھوڑی
 دیر تک ٹھہر کر اوسکو سنیں جب یہ خواہش ہم لوگوں کی
 سوسن نے دیکھی خاطر سے وہاں پر وہ بھی ٹھہر گئی پس یہ
 خطا ہم لوگوں کی ہی سوسن بے قصور ہی انصاف اسکا متعلق حضور
 امید ہے کہ آپ اوس سے ناراض نہ ہو گئی زمیندار کی بہنیں سوسن کے
 بھائیوں کی محبت آمیز باتوں اور اپنی بہن کی طرف سے اوبکے
 جواب دینے میں بہت خوش ہوئیں اور دل میں کہنے لگیں دیکھو
 کیا عنایات خدا ہے کہ یہ خاندان کا خاندان اچھا ہے اور سوسن کا

ماں تھہ کپڑگانو میں سیر کرنے لگیں جو کوئی سوسن کو دیکھتا تھا اس کی
نبکی کے سبب سے کچھ حسد کرتا بلکہ سب لوگ دل سے اس کے
ترقی خواہ تھے

مس سوسن ایک ہزار کی دوکان پر جو بڑے پرتکلف اور
عمدہ کپڑوں سے بھری تھی جا کر اپنی چھوٹی بہن سے کہنے لگی کہ جو کپڑے
تم چاہتی ہو یقین ہی کہ اس دوکان میں ملیں یہ بہر دوکان کے اندر گئی
اور طرح طرح کے کپڑے دیکھ کر خوش ہو سوسن سے کہا کہ تم خود اپنی
پوشاک کے لیے کوئی نفیس کپڑہ تجویز کرو چونکہ نیک خصلتی اور محبتی
ہونے میں قرب المل ہو اسلئے میں چاہتی ہوں کہ تم کو انعام کے
طور پر کچھ دوں تاکہ آؤر لوگ بھی اس حال سے آگاہ ہو کر تمھارے
نیک طریقہ اور اچھے رویہ کو اختیار کریں دوکان دار کہ سوسن کی
دوست روز کا باپ تھا یہ بات سن کر ایسا خوش ہوا کہ گویا اس کی
انعام پایا اور جلدی سے اچھے اچھے کپڑوں کے تھان نکال کر
دکھلانے شروع کیے

سوسن کا دل چونکہ اپنے باپ کی حالت اور بھڑکے

بچہ کی حقیقت پر لگا ہوا تھا اس باعث بہت بے اتفاقی اور
 بے پروائی سے اون کپڑوں کو دیکھنے لگی مس سومرس نے
 ایک اشرفی سوسن کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ تم اپنی پسند کے
 مطابق جب کپڑہ چاہو خرید کر لو سوسن اشرفی کو دیکھ کر دل میں
 خیال کرنے لگی کہ ایسی غریبی کی حالت میں اس قدر روپے صرف اپنے بڑے
 بیٹے اور آرائش میں صرف کرنا بڑی بیوقوفی اور محض فضول ہے اور
 عقل صواب اندیش کے نزدیک کب قابل قبول ہے اور تاہل
 کر کے سوچنے لگی کہ کس طرح درخواست کیجئے اور مس سومرس سے اس اشرفی
 ضروری کاموں میں صرف کر نیکی اجازت لیجئے مس سومرس کو بشر سے
 سوسن کی تمنائے دلی معلوم ہو گئی اور اپنی چھوٹی بہن کے کان میں
 جھک کر کہنے لگی کہ یہ سب کپڑے سوسن کی نگاہ میں نہیں ٹھہرتے
 دو کا نڈارے کہا اے سوسن اگر تم ان کپڑوں میں سے کچھ پسند
 نہیں کرتیں تو ٹھہراؤ آج ہی کل میں اور کپڑے اچھی اچھی قسم کے
 بہت نفیس آنے والے ہیں انہیں سے کوئی پسند کر کے خرید کر لیا
 سوسن نے مسکرا اور شرمین ہو کر کہا نہیں یہ مہمب کپڑے تو

بہت بہتر اور میری حیثیت سے کہیں ٹبر بکریں لیکن — آگے اسکے
 سوسن کچھ کہہ نہ سکی مس سومرس نے کہا اسے سوسن فقط لیکن
 کہہ کر چ کیوں ہو رہیں جو کچھ ہوا اپنے دل کا حال ملا تا مل کہہ دو پھر
 ابھی سوسن کو بیان کرنے میں تامل ہوا تب وہ کہنے لگی خیر اگر تلو
 تامل ہو تو میں بھی اوسکے اظہار میں کچھ اصرار نہیں کرتی ابھی تک
 سکوہم لوگوں کے مزاج سے بخوبی واقفیت نہیں ہے جبکہ پہچان
 جاؤ گی تو اس قدر خوف نگر و گی اور اپنے دل کا حال مجھے نہ چھپاؤ
 خیر اب تم اشرفی کو اپنے پاس رکھو حسب طبع پر جا ہو اوسے خرچ کرو
 جو حالات کہ ہم لوگوں نے تمہارے سنے اور دیکھے ہیں اوس سے
 یقین ہے کہ اس اشرفی کو کوئی اچھے ہی کام میں صرف کر دگی دو کا نڈر
 کہا غائب ہے کہ جو بات میں نے اپنے دل میں سوچی ہو وہی سوسن کریگی
 مس سومرس نے کہا خیر جس کام میں چاہیں صرف کریں اوں کو اختیار ہے
 اب سوسن کو زیادہ تکلیف دینا نچاہیئے اور سلام کر کے کہنے لگی کہ
 اے سوسن اس وقت گھر جاؤ ہلوگ بھی اب اپنے مکان پر
 جائینگے پھر آؤر کبھی تمہارے یہاں آئینگے سوسن نہایت احسان مند

رخصت ہوا اپنے گھر آئی مس سومر سوسن کے لشرے سے
 یہ پیاگئی کہ وہ اسوقت شرمانگی حجاب میں آگئی اس باعث سے حقیقت
 حال کو چھپا گئی دوکاندار اپنے کپڑے اوٹھا کر رکھنے لگا مس سومر نے
 اوس سے کہا کہ آپ کو ہم لوگوں کے باعث سے بہت تکلیف ہوئی اور
 چونکہ کوئی کپڑہ سوسن نے خرید نہیں کیا تو مناسب ہے کہ میں خود کچھ کپڑے
 تمھاری دوکان سے خرید کروں چنانچہ اوس نے ایک بہت قیمتی نفیس گون
 کا تھان مول لیا اسی درمیان میں مس سومر نے سوسن اور اوس کے
 خاندان کا بالکل حال دوکاندار سے دریافت کرنا شروع کیا اور اوس نے
 نہایت خوشی کے ساتھ جسقدر زبان نے یاری دی سب کہہ سنایا
 اور کہنے لگا تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میں نے روز اپنی لڑکی کی زبانی
 یہ بات سنی تھی کہ سوسن بیمار کے میلہ کی شانہ اوی ہونے کو
 تھی اور اس گالوں میں سب لوگوں کے نزدیک یہ امر کمال موجب
 افتخار کا ہی لیکن چونکہ اوسکی ما بیمار تھی اور وہ تمام رات اوسکی
 بیمار داری میں بیدار تھی اس سبب باوجودیکہ صبح کو سب لڑکے
 اوس کے سر پر تاج شاہی باصرار تمام رکھتے تھے اوس نے خود نہ پہنا

بلکہ ہماری لڑکی روز کے سر پر اپنے ماتھوں سے رکھ دیا اور سچ ہی
 روز کو سو سن سے ایسی محبت ہو گیا اون دونوں میں حقیقی بہنوئی کی سی
 قربت ہو اور یہ میں جس قدر سو سن کا حال بیان کرتا ہوں اسکواپ
 اوسکی طرف داری کے سبب سے بچا بیٹھا بلکہ میری ان سب باتوں کو
 سچ سمجھ کر یقین مان بیٹھا کیونکہ اوس سے میں کسی طرح کی قربت نہیں رکھتا
 صرف اوسکی نیکی کے باعث سے بہر صورت اوسکی بہتری چاہتا ہوں
 اور یہ بات کچھ مجھے معروف نہیں ہے بلکہ جو لوگ جانتے ہیں سب ہی
 طرح پر اوسکو مانتے ہیں اگرچہ اوسکی تعریف طبیعت کو مسرور کرتی
 رنج کو دل سے دور کرتی ہے لیکن جس طرح چاہئے بیان نہیں ہو سکتی
 اور اوسکی توضیح میں زبان قصور کرتی ہے بعد اسکے دوکاندار
 کہنے لگا کہ یہ تمھان جو آپ نے خرید کیا ہے اگر فرمائیے تو کسی آدمی کے
 ماتھے آپ کے دو تھانہ پر بھجوا دوں مس سو مس نے کہا بہت بہتر اگر
 بھجوا دے بیٹھا عین مہربانی کیجیگا اور آئندہ جب کبھی اچھے کپڑے
 آپکی دوکان میں آئیں تو ازراہ عنایت کے آپ مجھے بھی مطلع فرمائیں
 اور مسکر کر کہنے لگی کہ یقیناً مجھے تم اپنے حال پر متوجہ نہ جانتا اور ایک

خریدار راست بازمانا۔

تھوڑی باتیں ایسی ہیں جو نیکنامی اور لوگوں کے مسرت کی وجہ
اور نادی راہ نیک کی ہوتی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جو سب
نزاع اور تکرار اور باعث ذلت و خواری ہو کر نظر اور آبرو کھوتی ہیں
کیس مختار اون باتوں کا جو خرابی کی باعث ہیں عامل تھا مسرت
ایسی باتوں میں مشغول تھی کہ جس میں سب کو نفع حاصل تھا

جب سو سن نے اشترنی پانی اوسکو بھی اون چھ روپیوں
میں جو بہار کے میدے کے روزے تھے ملا دیا اور سوچنے لگی کہ اونیش
بیش روپے روٹیوں کی قیمت کے بھی ہوئے ہونگے اور چونکہ ایک
ہفتہ کی مہلت بھی مطابق وعدہ کیس مختار کے میرے باپ کو مل جائیگی
تو امید قوی ہے کہ اس اثنا میں اگر خدا چاہے بیکالقیہ روپیوں کے ملنے
کی بھی کوئی صورت نکل آئیگی زندگی ہی تو خدا اپنے فضل اور کرم
وہ بھی دن دکھلائیگا کہ میرا باپ اپنے عوضی کو روپہ دیکر فوج میں
جانے کی آفت سے نجات پائیگا اور میری ما کو کس قدر مسرت ہوگی
اگر یہ امر ہم انجام ہو جائیگا کہ صبح کو جو ایک ہفتہ کی مہلت کی

خبر سنی تو اسی وقت سے اوسکو افاقہ ہی جبکہ فوج میں جانے سے
 یکبارگی مہلت حاصل ہو جائیگی یقین ہی کہ بالکل بیماری اوسکی
 کھو جائیگی مگر افسوس ہی کہ میری ما کو ابھی تک بھینر کے بچے کا حال
 معلوم نہیں سوسن کو بھینر کے بچے سے کال محبت تھی اور اب کہ
 وہ ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا تھا اسلئے سوسن اوسکے دیکھنے کے
 واسطے تنہا دریا کنارے جہاں چر رہا تھا چلی اوسکے
 بھائیوں نے جب جاتے دیکھا اوسے بھی ہمراہ ہوئے ولیم چھوٹے
 بھائی نے سوسن سے پوچھا کہ مس سومرس تکو کس غرض سے
 ساتھ لے گئی تھیں مگر جبکہ اوسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے دیکھا
 خاموش رہ گیا جب دریا کے کنارے پہنچے وہاں پر قصاب او
 کیس مختار ملے ولیم نے اون دونوں شخصوں کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ
 کون ہیں اور میرے بھینر کے بچے کو کس لئے گرفتار کیا ہی سوسن
 بیچاری غم کی ماری چپ ہو کر کنارے پر دریا کے بیٹھ گئی مگر
 اوسکے دونوں چھوٹے بھائی دوڑ کر قصاب کے پاس گئے
 اور پوچھنے لگے کہ تم میرے بھینر کے بچے کو کچھ فر تو نہ پہنچاؤ

قصاب نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر کیس مختار نے کہا کہ اب یہ بچا تمہارا
 نہیں ہے میری دونوں لڑکے گھبرا کر کہنے لگے کیا یہ تمہارا ہے اور تم اسے
 فوج کیا چاہتے ہو مختار نے کہا یہ کیا تمہارا کلام ہے فوج کرنا تو قصابوں کا
 کام ہے یہ سننے سے ہی دسے لڑکے زار زار رونے لگے اور قصاب کا ہاتھ
 بچے کے گلے سے ہٹا کر اس کو لیٹ گئے بچا آواز دینے لگا ولیم نے کہا
 افسوس یہ تھوڑی دیر میں اب نہ بول سکیگا یہ کہہ کر پھر رونے لگا
 قصاب نے باوجود قسری قلب ہونے کے لڑکوں کے رونے پر
 اس قدر رحم کھایا کہ بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو بھرائے لیکن
 کیس مختار کو کہ سنگدلی میں قصابوں کا بھی پیرو مرشد تھا
 کچھ بھی اون بیچاروں پر تیرس آیا بے تامل بچے کے کان پر
 کھینچ لیا اور اونکو بچے کے لیے بہت سا ترسایا اور قصاب
 کہا میں بھیڑ کے بچے کو تمہیں حوالہ کرتا ہوں جس قدر ممکن ہو جلد فوج
 کر ڈالو یہ کہہ کر مختار نابالگار نے گھر کا رستہ لیا اور ان بیچاروں
 کی لاچاری اور آہ وزاری پر کچھ بھی لحاظ نہ کیا جب کیس نظر
 غائب ہوا سو سن اٹھی اور تھوڑی گھاس لیکر موافق ۶

دستور کے ماتھوں پہنچے کو کھلا نے لگی دل میں تاسف کرتی تھی
 کہ یہ آخر وقت گھاس کھلا نے کا ہی جب کھلا چکی نا اُمیدی سے
 اپنے بھائیوں کو کہا گھر چلو اب قسمت بُری ہی کوئی دم میں
 بچے کا گلا ہی اور چھری ہی اگر اوسکی تقدیر میں یہی لکھا ہے تو پھر
 اس میں چارہ کیا ہی قصاب نے رحم کھا کر کہا اگر چاہو ذرہ اور تھوچاؤ
 جب تک تم نکھو گی بچے کو یہاں سے نہ بچاؤ لگا سوسن نے اوسکا
 شکر ادا کیا لیکن چونکہ اوس جگہ ٹھہرنا رنج کا دونا کرنا تھا اس
 باعث سے زیادہ دُعاں پر ٹھہرنے کی تاب نہ لائی اور رنجیدہ خاطر ہو
 اپنے گھر پھر آئی اور دونوں بھائی سوسن کے کہنے لگے کہ پھر ہر گز
 فرمایہ ذرہ اور تھوچاؤ اگر اجازت ہو تھوڑی گھاس بھوک اور
 کھلائیں بعد اسکے آپکو اختیار ہے جہاں چاہیں لیجائیں

الفرض جب قصاب اوسکو اپنے گھر کی طرف لے چلا
 سوسن کے بھائی بھی اوسکے ساتھ ہوئے دیہات کے
 سب لڑکے جو بچے کو دیکھتے دے بھی ہمراہ ہو لیتے اون لڑکوں
 میں قصاب کا بھی بیٹا جو سوسن کے باعث کیس نختار کے

بیٹے کے ماتھے کی مار کھانے سے بچ گیا تھا موجود تھا اور سننے
 اپنے باپ سے سو سن کے بھیڑ کے بچے کی رائی کے لیے درخواست
 کی اور سکے باپ نے کہا کہ میں بھی اس وقت اسی سچ میں ہوں میری
 دانست میں تو پالے ہوئے بھیڑ کے بچے کا بچ کر ناکناہ ہی اور اگر
 گناہ نہ ہو تو بھی میں نے کبھی اب انہیں کیا ہی اور نہ اب کرنے کا ارادہ
 اس اور کا اظہار کس مختار سے کروں گا مگر افسوس کہ نہایت سنگدل ہی
 امید نہیں ہے کہ وہ نامعقول یہ غر میرا قبول کرے بہر حال ایک تیر
 مجھے موجود بھی ہی یقین ہی کہ کام آئے اور اسکے ذریعہ سے مطلب برآی
 ہو جائے اگرچہ اسکے کرنے میں سراسر میرا ہی نقصان ہی لیکن اس
 وقت میں گوارا کرنا نقصان کا بھی آسان ہی جاتا ہوں کہ ابھی
 کسی کو اس تدبیر سے خبر نہ ہو کیونکہ شبہ ہی شاید وہ کار گر نہ ہو اور
 لڑکوں سے کہنے لگا کہ اب تلوگ اپنے اپنے گھر جاؤ میرے دروازے پر
 عبت بھیڑ نہ لگاؤ اور اپنے بیٹے سے کہ نام اس کا نہ ہی تھا کہا اچھی رہا
 اس بھیڑ کے بچے کو اور سب بھیڑوں کے ساتھ باندھ رکھو صبح جو کچھ
 پیش آئیگا دیکھ لیا جائیگا سب لڑکوں نے اس ماجرا پر بہت رنج کیا

اور اپنے اپنے گھر کا رستہ لیا پھر قصاب نے مختار سے جا کر کہا کہ آپکو
 تو سر آرتھر زمیندار کے واسطے صرف فرہ حلوان کا گوشت درکار ہی
 بلکہ اسی باعث سے سو سن کے بھٹیڑ کے بچے کو ذبح کر نیکے لئے میرے
 حوالہ کیا ہی پس جبکہ میرے ہی پاس ایک حلوان اس طرح کا
 بلکہ اوس سے بھی زیادہ فرہ اور معقول ہی تو اس صورت میں اوس
 بچے کے ذبح کرنے سے کیا فائدہ اور کیا حصول بلکہ منحصر فضول ہی
 ایک بھٹیڑ کا بچہ بہت عمدہ اور فرہ عوض میں مجھ سے بچے اور سو سن کا
 بھٹیڑ کا بچہ مہربانی کر کے مجھے عنایت کیجیے مختار نے کہا اگر تمہارا حلوان
 اوس سے اچھا ہی تو کچھ تمہاری درخواست کی منظوری میں مضافہ
 کیا ہی الغرض باوجود اس کہنے کے بھی قصاب سے مختار نے
 جب کچھ نذر بھی لے لی تب بڑی منت اور سماجت سے اوسکی
 یہ عرض قبول کی

سو سن نے اپنے بھائیوں سے جب یہ حال سنا کہ آج
 کے روز میرے بھٹیڑ کے بچے کو قصاب نے ذبح نہیں کیا بلکہ اپنے
 مکان پر رکھ لیا خوش ہوئی اور اپنے دل کی دینے لگی

سو سن رات کے کھانے کا تہیہ کرنے لگی اور ولیم چھوٹا بھائی
 او سکا اپنے باپ کے انتظار میں دروازہ پر کھڑا تھا اس اثناء میں
 بڑھاپے نواز بھی اپنے لڑکے کے ساتھ آہنچا ولیم او سکو دیکھ کر
 کہنے لگا کہ اسکو تو میں پہچانتا ہوں بلکہ اچھی طرح سے جانتا ہوں جب میں
 مدرسہ سے اپنی بہن کے ساتھ آتا تھا تو یہی شخص راستے میں بیٹھا
 بہن بجاتا تھا میں نواز نے کہا کہ ہاں میں وہی شخص ہوں اگرچہ
 میں تلوگوں کا نام بلکہ مکان کا بھی نشان نہیں جانتا تھا لیکن پوچھتا
 پوچھتا یہاں تک آیا ہوں جس تلوگوں کے اوصاف بیان کر کے پتا
 پوچھتا تھا وہ فوراً دریافت کر لیتا اور تلوگوں کے مکان کا پتا بتا دیتا
 تھا سو سن بھی اوسکی آواز سن کر باہر نکل آئی اور اوس سے باتیں
 کرنے لگی بہن نواز نے کہا کہ میں مسافر بیچارہ غریب میں آوارہ ناچار اور
 مجبور بہت دور سے آتا ہوں اپنا کوئی یار ہی نہ مددگار ہی آج کی رات
 بسر کرنے کے لئے صرف تھوڑی سی جگہ درکار ہے اگر مہربانی
 کیجئے اور رات بھر رہنے کے لئے کوئی جگہ دیجئے تو عین مسافر پروری
 ہوگی سو سن نے کہا کہ پہلے میں اپنی ماں سے پوچھ لوں پھر سب بات

شکوہ جواب دوں یہ کہہ کر اپنی ماپاس گئی اور پھر باہر آکر مین نواز سے
 کہنے لگی مکان حاضر ہی بشرط پسند کے ٹھہر جائیے آرام فرمائیے وہ دعا
 دیکر کہنے لگا کہ میں اسوقت کیسے مختار کے مکان پر گیا اور بار بار برہ او کی
 لڑکی سے رات بھر کے لیے تھوڑی سی جگہ چاہی لیکن اوسنے انکار
 کیا آخر کو لاچار ہو کر یہاں تک آیا ہوں یہ کہا اور مکان کے اندر جا کر
 ٹھہر لڑکوں سے کہنے لگا کہ میں مین بجاؤ لگا تلگوگوں کو گت سناؤ لگا
 اس اثنا میں پرائیس افسردہ خاطر سا گھر پر آیا اوسکے آتے ہی
 سوسن بہت خوش ہو کر کہنے لگی کہ آپکو کچھ خوش خبری سنائی ہے
 آپ نے ایک ہفتہ کی مہلت پائی ہے اور جب قدر روپے اوسنے جمع کیے تھے
 دیکر کہا کہ اگر خدا چاہے تو شاید ان روپیوں سے اور روٹی کی قیمت اور
 ایک ہفتہ کی آمدنی سے عوفی مقرر کر نیکی سبیل ہو جائے یہ کہہ کر خوشی
 مارے اپنے باپ کے گلے سے پٹٹ گئی پرائیس کثرت مسرت کے باعث
 کچھ جواب نہ دے سکا اور سوسن کی یہ سب باتیں اوسکو خواب و خیال کی
 معلوم دیں لیکن مکرر اوس سے دریافت کرنے اور اپنی بی بی اور
 لڑکوں کو خوش اور خورم پائے سب شبہ جاتا رہا

جب دسترخوان بچھایا گیا اور ماحضر حاضر لایا گیا بہت خوشی کے
 ساتھ بڑھے بن نواز کو بھی بلا کر کھانے میں شریک کیا جب کھانا سب
 کھا چکے پرائیس نے روپیوں کی تھیلی جو سونے اور سکودے تھی کھلی
 اوس میں چھ روپیہ اور ایک اشرفی دیکھ کر بہت متعجب ہوا اور سونے سے
 پوچھنے لگا کہ یہ خزانہ تم نے کس طرح پایا اوسنے جواب دیا یا مزاری کے
 ساتھ اسکو میں نے حاصل کیا ہے سونے اور سکے کی مالک بن گئی کہ اس بات پر
 تو مجھے پہلے ہی سے یقین تھا لیکن یہ تو کہو کہ تم نے کیونکر پایا کیا تم نے
 اپنی لپکائی ہوئی روٹیاں بچکر جمع کیا ہے پرائیس نے کہا نہیں روٹیوں
 کی قیمت تو میرے پاس موجود ہے اور پندرہ روپے اپنی جیب سے نکال
 کہنے لگا زمیندار کی سرکار سے ابھی پانچ روپے روٹیوں کی قیمت کے
 اور پانے میں حقیقت میں سونے تو میرے خاندان کی موجب
 افتخار ہے اور بن نواز سے کہنے لگا کہ ہر چند اپنے فرزندوں کی تعریف
 غیروں کے سامنے کرنی خلاف دستور ہے مگر سچ ہمیشہ کہا جاتا ہے اور
 اظہار میں امر حق کے بندہ مجبور ہے اوسکی خوبی بے اختیار مجھے تعریف
 کراتی ہے ہر چند زبان کو روکتا ہوں مگر اوسکی توصیف ہی منہ سے نکلی جاتی ہے

پھر سو سن سے پوچھنے لگا بتاؤ تو کس طرح یہہ دولت بمکولی اور
 کس وجہ سے تم کہتی ہو کل کے روز میں فوج میں نہ جاؤ لگا بلکہ ایک تقر
 اور گھر پر رہنے پاؤ لگا جو کچھ ہو سو سن پیاری سب کہہ دو ان خوشخبروں
 سننے سے میں اپنے جامہ میں بچوں نہیں سماتا ہر چند سو سن کا
 یہہ ارادہ نہ تھا کہ اپنی مرغی اور بھٹیڑ کی سب واردات اور مس مو رس
 کی غایات بیان کر کے کیونکہ بعض باتوں کے اظہار میں اپنے منہ
 میاں مٹھو مٹا پڑتا تھا اور بعض ماجرے گزشتہ کا بیان نوک سنان
 کی طرح دل میں گزرتا تھا لیکن اپنے باپ کے اصرار سے مجبور ہو کر
 مختصر سا بیان کرنے لگی جب بھٹیڑ کا ذکر آیا سامان رنج کا اوسکے
 چہرے پر چھا گیا نہایت دردمند ہوئی زبان اوسکی بند ہوئی اوسکے
 غمگین ہونے سے سب کے سب رنجیدہ ہوئے نہایت کبیدہ ہوئے
 بن نواز نے جب یہہ سامان رنج کا دیکھا اوسکے دور کرنے کے
 لئے بن بکا شروع کیا

اوس دیہات کی اطراف میں چار پانچ کوس کے فاصلہ
 مقام ٹونہ بری میں ایک جلاب بنظیم مقرر ہو کر اس بات کا اہتمام

دیگیا تھا کہ جو کوئی شخص اوس جلسہ میں آئیگا اور سب سے اچھا
 میں بجائیگا دس اشرفیاں انعام پائیگا اسلئے یہ بین نواز بھی اوس
 جلسے میں جانے اور وہاں پر بین بجانے کے لئے فاصلہ دور دراز سے
 اگر اوس روز اتفاقاً وہاں پر سنب باش ہو گیا تھا

اس جلسے کی خبر بار بار تک بھی اوسکی خادمہ کے ذریعہ سے
 پہنچ چکی تھی اور وہ دل سے اس بات کی تئنا رکھتی تھی کہ کسی سبیل سے
 وہاں تک میری بھی رسائی ہو لیکن کوئی تدبیر اوس پر تئزیر کو چھٹی
 نہ تھی جوت کہ کب سے مختار قصاب سے سوسن کی بھٹیڑ کے معاملہ
 میں گفتگو کر رہا تھا لیکر ایک سرار تھو زمیندار کا آدمی دعوت کا خط اوسکا
 اور بار بار ہر کے نام لیکر آیا بار بار ہر خط دیکھ کر نہایت خوش ہوئی اور
 اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میرے باپ اور میرے لیے کل کے واسطے
 زمیندار نے دعوت کا خط بھیجا ہے کیا عجب ہے کہ مس سوسن
 جب مجھے خوش وضع اور خوش پوشاک دیکھیں تو اپنے ہمراہ
 مجھے بھی اوس جلسے میں لے چلیں

خادمہ جس حالت میں بس سوسن سوسن کے

مکان پر گئیں اور اوس کے ساتھ تمام بازار میں پھریں تو کیا آپکی اتنی بھی
خاطر نگرنگی

بابرہ تو بھی جا کر نواز کو مہ اچھے اچھے قیمتی کپڑوں کے اپنے ساتھ
والا لانا کہ میں اپنے باپ سے کہہ کر اپنے لیے کوئی نفیس کپڑہ خرید
کر دوں گی اور اوسے کو پہن کر زمیندار کے مکان پر چلوں گی اس کام کو ضرور کرنا
کیونکہ میں اگر اچھی پوشاک پہن کر نجانگی تو زمیندار کی بہنیں مجھے ذلیل اور
حقیر جانیں گی اور میں نے اپنے باپ سے یہ بات بھی
سنی ہے کہ جب کسی امیر کے پاس جائے تو لازم ہے کہ اوس کو کچھ
نذر بھی دکھلائے اور مس سومرں کی خادمہ بھی مجھ سے کہتی تھی
کہ وہ لوگوں کی نذر بہت خوش ہو کر قبول کیا کرتی ہیں اس لیے تو عالی اجا
سوسن والی مرغی کہ ذات کی بہت اچھی ہے بجا کر میری طرف سے
اوس کو نذر دینا اور دل میں خیال کرنے لگی کہ بیشک مس سومرں
نذر پانے اور نفیس پوشاک دیکھنے سے میری بڑی خاطر کر تگی
جب صبح ہوئی بابرہ زیورات مکلف اور لباس پر تکلف سے
اپنے تین آراستہ کر کے بڑی سچ و صحت سے اپنے باپ کے ساتھ

زمیندار کے مکان پر گئی پہلے یہہ سمجھی تھی کہ مس سومرے اور لواحق
 اوسکے اچھی اچھی پوشاکیں پہنے بڑی طیاری سے ہونگے لیکن وہاں
 پہنچکر اپنے قیاس فاسد کو غلط پایا یعنی سوائے کتاب وغیرہ اور
 بڑھنے لکھنے کے چرچے کے اور کچھ نظر نہ آیا اور چونکہ دسے سب
 باربرہ کو مایوس نہ دکھائی دیں بلکہ تذکرہ باغ کی آرائش اور پھولوں
 کی نمائش کا جس سے بہت شوق رکھتی تھیں اوس سے کہنے لگیں اسیلے
 وہ زعم بد سے سمجھی کہ یہ لوگ اپنی ثروت پر نازاں ہیں اور ہر طرح
 میری ذلت کی خواندان ہیں اور غرور کی راہ سے جن باتوں سے کچھ
 بھی اوسکو واقفیت نہ تھی اوسکے علم کا دم بھرنے لگی دخل درمختول
 بجا کرنے لگی یہاں تک کہ ساری لن ترانی اوسکی کھو گئی باتوں ہی
 میں اوسکی بیوقوفی سب پر ظاہر ہو گئی سچ ہی جب تک کوئی
 کچھ بات نہیں کہتا ہی سب عیب و نہر اوسکا چھپا رہتا ہی

نصیحت

ہر شخص کو چاہیے کہ جس امر میں دخل نہ رکھتا ہو ہرگز اوس میں

عجبت اپنی لیاقت صرف نہ کر کے کیونکہ عدم واقفیت کے اظہار سے
اومی صرف شرمسار ہوتا ہی مگر بجا کر اس کے جاننے کا دعویٰ کرنے میں
بہت ذلیل اور خوار ہوتا ہی

باربرہ کی گفتگو باوجود کم سنی کے وایات تھی چھوٹا منہ بڑی
بات تھی آخر کو اس کی شیخوں سے سب عورتیں نہایت حیران
اور تنگ ہوئیں اور سب کی سب ہر خاصہ خاطر ہو فردا فردا اپنے
اوشکر باہر چلی گئیں مس سومر میں بھی اپنی عادت کے موافق
کھانے سے پہلے کپڑہ بدلنے کے لیے گئی اور باربرہ کی دل لگی کے
واسطے ٹھویر کی ایک کتاب اس کے دیکھنے کے لیے بچھوڑ گئی
چونکہ باربرہ کا دل بالکل جذبہ کے خیال میں لگا تھا اس باعث اس
کتاب کے دیکھنے سے کچھ بھی دل اس کا نہ بہلا

نصیحت

جو لوگ کسی شے کے حاصل ہونے کی امید پر تکیہ کر کے اوسے کا
خیال پنچول میں رکھتے ہیں وہ سب اولن چیزوں سے جو بالفعل اون کو حاصل

ہیں کچھ سی فائدہ اور لطف نہیں اٹھاتے باربرہ جب مس سومر
 سے باتیں کر رہی تھی دل میں یہ بھی سوچتی تھی کہ کس سبب سے
 مس سومر نے کچھ ذکر میری مرغی کا جو میں نے نذر دی ہی نہیں کیا
 اور حال او سکا یہ تھا کہ بیشی خادمہ باربرہ کی صبح کو اس مرغی کا
 لانا ہی بھول گئی تھی جب مس سومر دوسرے مکان میں کپڑے
 بدلنے گئی بیشی باربرہ کی خادمہ نے اس وقت مرغی لاکر مس سومر
 کی خادمہ کو دی اور اس نے لیجا کر مس سومر کے حضور میں باربرہ
 کی جانب سے اس طرح پر گزرائی جس سے مس سومر کو یہ بات
 معلوم ہوئی کہ اس نذر میں کوئی امرایا ہی جو خادمہ کے مزاج کی
 موجب ناخوشی کا ہی اور چونکہ خادمہ صاف طبیعت اور صاف گو بھی
 اس لیے مس سومر اس خیال سے خاموش ہو رہی کہ وہ خود
 اپنی ناراضگی کی وجہ بیان کر دیگی اور فی الحقیقت یہ تصور اسکا
 باطل نہ تھا کیونکہ خادمہ اس کے قریب آکر کہنے لگی کہ آپ خوب جانتی
 ہیں جب تک میں کسی امر کو بہ تحقیق نہیں جانتی ہرگز اسکو زبان
 پر نہیں لاتے ہر چند میں اس مرغی کی نسبت یقینی کوئی بات نہیں کہتی

پر جو کچھ میرے دل میں گزرتا ہوا اسکے بیان میں ہرگز قاصر نہیں ہوتی
 یعنی میں نے قبل اسکے سو سن کو ایک مرغی دی تھی اور جب میں
 بغور دیکھتی ہوں تو یہ وہی مرغی معلوم ہوتی ہے مجھے خوب یقین ہے
 کہ سو سن نے قتی المقدور اسکو اپنے سے خوشی کے ساتھ
 جدا کیا ہوگا معلوم نہیں کیا سبب ہوا اگر فرمائیے فلپ اپنے بیٹے سے
 کہ وہ بیشک جانتا ہوگا اچھی طرح تحقیق کر کے اس کے حقیقت حال سے
 آپکو اطلاع دوں مس سو مس نے کہا میری دانست میں تو یہ
 سہل ہے کہ باربرہ سے تحقیق کر لیا جائے کیا اگر اس سے
 استفسار ہوگا تو وہ حقیقت واقعی کو بیان نہ کرے گی چونکہ خادم
 جانتی تھی کہ باربرہ کبھی سچ نہ کہے گی اسلئے آہستہ ذلی زبان سے
 کہنے لگی کہ خیر چاہئے اوسے پوچھ دیکھئے
 اس اثنا میں دسترخوان بچھا اور سب کے سب کھانے میں مشغول
 ہوئے کیس فختار نے موقع پا کر اشارہ کنایہ اپنے بھیر کے بچے کے تذر دینے
 ارادہ کو ظاہر کیا سرار تھرنے اس کے مطلب کو سمجھ کر شکر کیا اور
 کہنے لگا میرا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ اپنے ہمسائے اور رعیتوں سے

کچھ نزلوں کیونکہ اگر میں کوئی مالدار رعیت کی نذر قبول کروں گا تو
 غریب رعیت جنکو وسعت نذر دینے کی نہیں ہے اپنے دل میں رنجیدہ
 ہونگے حال آنکہ تابعداری میں وہ کچھ اونے کم نہیں ہیں
 جب سب کوئی کھانا کھا چکے تھے سو دس اور اسکی بہن
 باربرہ کو ساتھ لیکر صحن خانہ میں ٹہلنے لگیں باتوں بات میں باجے کا
 نوکر آگیا باربرہ کہ بہت چالاک اور اپنے باپ کی طرح موقع شناس
 تھی تذکرہ جلسے کا جو عنقریب مقام شوزبری میں ہونیوالا تھا
 کر کے اس غرض سے کہ وہ اسکو بھی ہمراہ اپنے لیجاویں
 کہنے لگی کہ ہر چند ایک امیر زادی اس مقام کی رہنمائی کرنے
 جو میرے باپ کے ملاقاتیوں سے ہے مجھ سے خود وعدہ کیا
 کیا تھا کہ میں اگر تمکو جلبہ دکھانے کے لئے لیجاؤں گی لیکن میرے
 باپ نے باوصف اسے کہ سواری بھی اس کے پاس موجود تھی
 بسبب بُد مسافت کے منع کیا یہ کہا اور دس سو دس کامنہ
 تگنے لگی چونکہ وہ اسوقت آؤں باتوں میں مشغول تھی اس باعث
 کچھ متوجہ نہ ہوئی تھوڑی دیر کے بعد دس سو دس کہنے لگی کہ تنہ

جو مرغی بھیجی ہی چلاو اسکودیکھیں باربرہ اس بات کو اپنی
 مطلب برآری کا ذریعہ سمجھ کر دل میں خوش ہوئی اور اسکے
 ساتھ مرغی دکھانے چلی مس سومرس نے اسے دیکھ کر بہت
 تعریف کی باربرہ اس امر سے آوز بھی زیادہ خوش ہوئی مگر آخر
 خوشی اس کی بہت جلد زائل ہو گئی یعنی اسی شان میں قلب کوئی
 چیز لینے کے لیے وہاں پہنچا اور اس مرغی کو دیکھتے ہی بلا
 تامل کہنے لگا کہ یہ مرغی تو سوسن کی ہی باربرہ اس بات سے
 مارے غصہ کے گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر کہنے لگی کہ سوسن
 کی نہیں میری ہی اور میں نے مس سومرس کے نذر کی ہی قلب
 باربرہ کے کلام کو سن کر غصہ سے جل جھنک پتیاب کھانے لگا
 مس سومرس اے قلب تم کیوں بہت غصہ ہوئے ہو اپنے
 ہوش اور حواس کھوئے ہو اس قدر بیتاب ہونا یہ خاندہ ہی کہو تو بوجہ کیا
 قلب اگر آپ فرمائیے تو بالکل حالات بلا کم و کاست
 اول سے آخر تک گذارش کروں ہنوز اجازت بیان کرینکی
 نہ پائی تھی کہ باربرہ کے پیچ میں مرغی کا آجانا اور اسکے اوڑ جانے

سے سوسن کا بچھٹانا اور روز کو مرغی کے لاسنے کے لئے سب
لڑکوں کا مقرر کرنا اور باربرہ کا انکار اوسکے دینے سے کر کے
تہمت وقت پر تاوان نہ ادا کر نیکی سوسن پر دھرنا سوسن کی بھلائی
باربرہ کی کج ادائیگی سب کہانی ابتدا سے انتہا تک کہہ سنائی
باربرہ اگرچہ ان سب باتوں سے کال دھٹائی کے ساتھ
منکر ہوئی مگر سچ بات کے جھوٹلانے میں زبان او سکی لڑائی
لگی گھبراہٹ کے مارے عرق عرق ہو کر اضطراب کے
وریا میں غوطے کھانے لگی چونکہ باربرہ مہمان تھی اوسکی خاطر
مداری کی نظر سے مس سوسن نے غلبہ کہا کہ تم اس وقت
یہاں سے جاؤ جب وہ چلا گیا باربرہ کو اتنی الجھ چھٹکین ہوئی
لیکن اسقدر رنجیدہ اور غمگین ہوئی کہ آخر کو مضطرب ہو کر کہنے لگی
اگر سوسن اچھی طرح اپنی مرغی کی حفاظت کرتی تو یہ تو بت
کیوں نہ ہوتی

مس سوسن اگر یہ مرغی سوسن کو اب واپس دی جائے تو
وہ حفاظت اسکی غولی عمل میں لائے کیونکہ حدودہ رنج کا اوٹھا چکی ہے

اپنی غفلت کا نتیجہ پا چکی ہے مگر کہو فلپ کے ذریعہ سے اس کو سونا
پاسن بھیجا دوں۔

باربرہ۔ جو آپ مناسب جانے کیجئے زیادہ اس سے تقریر کو طول
نہیجئے مجھ سے اب کچھ واسطہ نہیں ہے۔

تب اوسنے فلپ کو بلا کر مرغی اوسے حوالہ کی وہ بہت
خوش ہوا اور اوسے لیکر سو سن کے مکان کو چلا جب اوس کے
دروازہ پر پہنچی روز کا مرغی کے لئے جانا اور بے حصول مطلب کے
واپس آنا یاد آیا دل میں کہنے لگا اگر ہم مرغی روز ہی کے ذریعہ سے
سو سن کو پہنچتی تو خوب تھا یہ سوچ کر روز کی تلاش کے لئے
گالوں میں پھرا اور اوس سے ملا جمع لڑکوں کا بھی جنھوں نے
سو سن کی مرغی کے لئے روپئے جمع کیئے تھے روز کے ہمراہ ہوا اور فلپ
بھی پھر شہنا بجاتا اوس گروہ کے ساتھ سو سن کے مکان کی طرف چلا
اس اثناء میں قصاب کا لڑکا فلپ سے آکر کہنے لگا ذرا اٹھو
جاؤ مجھے بھی تمھارے ساتھ چلنا ہے اور میرے باپ کو تم سے کچھ
کہنا ہے یہ کہہ کر کڑی کان کے تیر کی طرح جلدی سے اپنے مکان

پر گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں قصاب سو سن کے بھٹیڑ کے
 بچے کو لیکر اپنے چااوس کو دیکھتے ہی روز اور سب لڑکے بہت خوش
 ہوئے قصاب کہنے لگا اگرچہ تمام دنیا کی نعمتیں مجھے ملتی ہوں تو
 بھی کیس مختار کی طرح ہرگز بیرحمی نکروں ہر جہز میں قصابوں کا
 پیشہ کرتا ہوں اور خلق کے کھانے کے لئے جانوروں کے
 حلق پر چھری دھرتا ہوں لیکن وہ سنگدل مختار جلاؤنش پر آزار
 تو بیفائدہ غریبوں کے گلے کاٹتا ہی فکر کی طرح لوگوں کا ہوجاٹتا ہی
 دیکھو جب سے پر ایس کے ساتھ اوسکو عداوت ہو گئی ہی
 کیا اوسکے خون کا پیاسا ہو رہا ہی اب تلوگ اس بھٹیڑ کے
 بچے کو لو اور سو سن کے پاس پہنچا دو اگر میں خرید اور فروخت
 سے بازار کے فرصت پاتا تو اب تک کبھی اسے سو سن پاس
 پہنچاتا مہر جب تک یہ بھٹیڑ میرے پاس تھی خبر گیری اسکی
 ہر طرح سے ہوا کی الغرض سب لڑکے اوسکو لیکر شکر گزار ہوئے
 اور بہت خوشی کے ساتھ دنانے آگے چلے روز کا باپ اپنی
 دوکان پر کھڑا تھا جب ایک ہجوم لڑکوں کا دیکھا کہ بھٹیڑ کے

بچے کو لے جاتے ہیں اور سب حال دریافت کیا سرور ہو کر ایک
نفسِ فیتہ اپنی دوکان سے نکال کر لڑکوں سے کہا کہ لو اس کو بچے
کے گلے میں باندھ دو

سوسن کہ اپنے مکان میں بیٹھتی سوزن کا رسی کر رہی تھی
ایک آواز باج کی اس کے کان میں پڑی کام کو چھوڑ کر باجہ
سننے لگی دیکھتی کیا ہے کہ ایک غول لڑکوں کا اس کے مکان کی جانب
باجہ بجاتا اور خوشی کرتا چلا آتا ہے جبکہ اپنے دوستوں کی شہادت
اون لڑکوں میں پائی فوراً مکان سے باہر نکل آئی سمجھوں
پہلے ہی سے مرغی اور بھیر کو اس خیال سے کہ سوسن دور سے
نہ دیکھ لے اور جب قریب پہنچیں دونوں ایک ساتھ اس سے
غول کے بچ میں کر کے چاروں طرف اس کے حلقہ باندھ
لیا تھا جب سوسن کو باہر نکلتے دیکھا تو اس لحاظ سے کہ وہ بھیر کے
بچے کی آواز بھی نہ سننے پائے فلپ نے باج کو باوازل بند
بجانا شروع کیا

جب سوسن قریب پہنچی لڑکوں نے غول برہم کر دیا اور

فلپ نے بھی باجہ بجانا موقوف کیا سو سن اپنی مرغی اور بھیر کے
 بچے کو یک بیک دیکھتے ہی اس قدر متعجب ہوئی کہ اپنے پہچانتے پر
 مطلقاً اعتماد نہ لائی جبکہ بغور اوسنے دیکھا اور اپنی شناخت پر اوسے
 اطمینان ہوا بے اختیار بھیر کے بچے سے لپٹ گئی اور رو کر کہنے لگی
 اے پیارے بچے جدم میں تجھے جدا ہوئی موردِ پنج و بلا ہوئی جو
 کچھ گزرا دل پر سہ لیا لیکن ایک قطرہ بھی آنسو کا آنکھوں سے
 بہنے نہ کیا کیونکہ میں نے صرف اپنے بابا کی راحت رسانی کے لیے
 تجھے جدا کیا تھا ورنہ کبھی نہ چھوڑتی رشتہ الفت نہ توڑتی اور آج
 دوستوں اور ساتھیوں کی بہت سی شکر گزاری کرنے لگی اور
 کہنے لگی کہ میں نے اپنی دونوں کھوئی ہوئی چیزیں پائیں اب میرے
 بابا اگر ایک ہفتہ آؤر مکان پر ٹھہر جائیں اور مانگی میری اچھی ہو
 جائیں تو اس جہان میں مجھ کا خوش نصیب کوئی نہ ہوگا

سو سن اور سب لڑکے کھڑے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے
 تھے لچاک کیس مختار اپنی لڑکی باربرہ کو ہمراہ لیے زمیندار کے
 مکان سے اسی راہ گھر کو جاتا تھا جب اوس جگہ پہنچا کہنے لگا

ہٹ جاؤ غل نہ مچاؤ تلوگ کیا سٹرک پراڑے ہو بھڑ لگائے
 کھڑے ہو اور جب بھڑ کے نیچے کو دیکھا ہوش کھو گیا رنج اوسکا
 تازہ ہو گیا ہر چند چاہا خوشی کی صورت بنائے رنج کو اپنے چھپائے
 لیکن یہ اوس سے ہونسکا غم کو کھولسکا اور جب باربرہ نے
 مرغی کو دیکھا دامن سے اپنا منہ چھپا لیا تا سب لڑکے جن سے
 وہ نفرت رکھتی تھی اوسے نہ دیکھیں اور اوسکا چہرہ دیکھ کر
 نہیں پوٹاک جو اوسنے بڑے تکلف سے بنائی تھی وہ
 اسی کام آئی کہ اوس سے اپنا منہ چھپا یا بیچیا ئی کا برق بنایا
 روز کہنے لگی مجھ کو اس وقت بڑی خوشی حاصل ہوئی باربرہ مرغی کے
 مقابل ہوئی فلپ نے کہا ہاں یقین ہے کہ اب وہ بھلوگوں کے اس
 بہار کے میلے کو جلد نہ بھولگی سو سن ہنس کر کہنے لگی وہ چاہی
 سہو کرے یا یاد رکھے میں تو غم بھر تلوگوں کی نیکیاں نہ بھولگی
 اور اب کہ میں نے اپنی مرغی واپس پائی لازم کہی اون روپوں
 کو جو تلوگوں نے مجھے عنایت کیے ہیں واپس دوں سب لڑکے
 کہنے لگے نہیں نہیں روپیہ بھلوگ واپس نہیں چاہتے مناسب کہ

کہ وہ تمہارے باپ کو دیا جائے تاکہ اس کے کام میں آئے
 سو سن نے کہا خیر تلوگوں کے احسان کا بار میری گردن پر
 تو ہی ہی اس وقت میں روپیوں کو بھی اپنے باپ کے لیے رکھ
 لیتی ہوں شاید کبھی معاوضہ اسکا مجھے ہو سکے فلپ نے
 کہا روپیہ اور معاوضہ کا کچھ ذکر نہ کرو اس بات کو اب تم جانے دو
 اور سمجھوں گی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگا بہتر ہی اب ہلوگ
 اپنے اپنے گھر چلیں مرغی اور بھیڑ کے بچے کو سو سن کے پاس
 چھوڑ دیں سب لڑکے اس کے کہنے کے مطابق اپنے اپنے گھر گئے
 روز اور فلپ نے دونو ٹھہر گئے سو سن نے جب اپنے بھیڑ کے
 بچے کو پایا خوش ہو کر اپنے ماتھوں سے اس کو کھلانا شروع کیا
 بچہ تو سو سن کے ماتھوں کھار ماتھا اور فلپ مرغی کی سب سرگدشتہ
 سنا رہا تھا اس اثناء میں سو سن نے چاہا کہ مرغی کو پر تین کر دے
 تاکہ پھر کبھی اوڑ نہ جائے اور ایسا بچ اور ترد پیش نہ آئے
 فلپ نے کہا لاؤ میں اس کو پکڑے رہوں اور تم اس کے پرو
 کو کتر ڈالو چنانچہ سو سن نے اسی طرح پر مرغی کے

پروں کو کاٹ ڈالا قلب کھاپنی ما کا کوئی پیام جو سوسن کی ما سے
 کہنے کے لئے اوسنے کہا تھا یاد آیا اور فوراً اوسکے پاس جا کر اوسے
 پہنچایا اور سب حال مرغی بھر شروع سے کہہ سنایا اس اشار میں
 پرائیٹس مکان پر آیا اور اوسکے استفسار پر بھر قلب نے سب
 سب قصہ بیان کیا وہ بھی یہ حال سن کر بہت خوش ہوا بعد اسکے
 سوسن کی ما نے قلب سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ بیفائدہ
 ویر نہ لگاؤ قلب سوسن کے باغ سے ہو کر اپنے گھر جاتا تھا دیکھا
 کہ باربرہ مطابق اپنے معمول کے کھڑکی پر بیٹھی اس طرف تک
 رہی ہی اسکو شبہ ہوا کہ مین سوسن کے باغ کا دروازہ کھول
 تو نہیں آیا اب نہ وہ دروازہ کھول رہے اور مرغی اوسکی بھر باربرہ
 باغ میں جا اور دشمن کے قبضہ میں آئے واپس آیا اور دیکھا تو
 دروازہ باغ کا بند پایا

اگرچہ سب حقیقت مرغی کی ظاہر ہونے سے باربرہ کال
 رنجیدہ اور حیران ہوئی لیکن اپنے مقورات پر کچھ نہ پشیمان ہوئی
 اور اپنی شرارت اور سفلیں کے ظاہر ہو جانے سے ہر چند

مجھ بھلائی مگر اپنے قصور کے رفع کی کچھ خواہش کر کے راستی پر
 نہ آئی بن نوازوں کے جلسے میں جانے کی تمنا اوسکے دل میں
 سمائی تھی بیٹی اپنی خادمہ سے جو اوسکی محرم راز تھی کہنے لگی
 جو کچھ آج زمیندار کے مکان پر گزرا وہ تو نے سنا ہوگا خیر اگر سنا
 مجھکو جلسہ میں نہ لیجا ینگلی تو میں نے اپنے جانے کی دوسری تدبیر
 سوچ رکھی ہے میرے باپ کا تو یہ قول مشہور ہے کہ ایک کان
 میں دو چلا رکھنا ضروری کیا خوب یہ مثل ہے میرا تو ہمیشہ
 اسی پر عمل ہے

چند افسران فوج سے جو مقام شوزہری میں رہتے تھے
 کیس مختار نے ملاقات کی تھی اور وجہ یہ ہوئی کہ اون لوگوں
 سے اور کسی سوداگر سے تکرار تھی اور اوسنے اون افسروں
 پر ارادہ ناش کرنے کا کیا تھا مختار نے افسروں سے ملاقات
 کر کے یہ بات کہی تھی کہ اگر نوبت ناش کی پہنچگی تو میں
 تمہارے مقدمہ کو سرسبز کرا دوں گا پس دے لوگ
 اوسکے اقرار پر تکیہ کر کے اس خیال فاسد سے کہ وہ عدا

کا خرچہ واجب لگیا اور کسی ظاہر خاطر داری بہت سی کرتے تھے منجملہ
 اوسنے اسٹرا سپی نامے ایک افسر کی شادی بھی ہو گئی تھی
 اوسنے اپنی بی بی سے یہ بات کہی تھی کہ تم باربرہ کی خاطر داری
 کرنا چنانچہ باربرہ نے جلسے میں جانے کے لیے اوسی بی بی کو
 ذریعہ ٹھہرایا تھا اور اپنی خادم سے کہا کہ آج کے روز مسز اسٹرا سپی
 اور سب فوج کے افسر شوزبری سے میرے مکان پر دعوت
 کھانے کے لیے آئینگے اور چونکہ مسز اسٹرا سپی نے مجھ سے کہا تھا
 کہ میں بغیر شہد کے کھانا نہیں کھا سکتی اس لیے تم شہد ضرور
 موجود رکھو

خادم اگر یہی حال ہی تو کل کے روز یہ دعوت اوس کے حق میں
 مداوت ہو جائیگی مکان میں شہد تو نام کو بھی نہیں ہے وہ کہاں سے
 پائیگی اور کیونکر کھائیگی

باربرہ کیا کہیں سے مل نہیں سکتا

خادم میری دانت میں تو اس جگہ پر نہیں بکتا

باربرہ ہنسر کہتے لگی نہیں رہی نہیں کیا یہاں پر کہیں مانگے بھی نہیں

سوسن کی مکھون کا چھتہ کیا تجھے بھول گیا کل صبحی تو سوسن پاس
 جانا اور میری طرف سے مس ازٹرا سپی کے لئے تھوڑا سا
 شہد مانگ لانا

خادم علی الصباح باربرہ کے کہنے کے مطابق سوسن کے
 پاس شہد کے لئے کئی لیکن چونکہ سوسن کی ماکو شہد سے
 بہت رغبت تھی اسلئے اوسنے تھوڑا ہی سا دیا جب باربرہ نے
 دیکھا سوسن کو نام رکھنے لگی اور کہنے لگی کہ وہ تمہوس کنجوس ٹی
 مکھی چوس ہی میں خود جاتی ہوں تھوڑا سا اور مانگ لاتی ہوں
 تو بھی میرے ساتھ چل اور اپنی قسم جو نیچی پتے دم سوسن کے
 مکان پر پھرنے آنے کے لئے کھانٹی تھی خود غرضی سے بھولا کر
 سوسن کے مکان پر گئی اور اوس سے جسکی خرابی اور ہر باوی
 کے واسطے بانا باند ماتھامنت سے کہنے لگی کہ مجھے مہربانی کیجئے
 تھوڑا سا شہد مس ازٹرا سپی کے لئے اور بھی دیجئے ایسے
 ہی مواقع میں ہمایوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی واجب
 اور لازم ہی اور خادم بھی کہنے لگی بیشک حق ہمسائے کا یہی ہے

سو سن اگرچہ فیاض تھی اور جس سے محبت رکھتی تھی اس کے
 ساتھ ہی القدر سلوک بھی کرتی تھی مگر اس قدر بھوتی نہ تھی
 کہ چالوسی میں کسی دغا باز اور مفتری کے آجاتی اخلاق کے
 ساتھ پیش اگر جواب دیا افسوس ہے کہ میرے پاس اس قدر شہد
 نہیں ہے کہ اوروں کے سکون باربرہ یہ سنکر یہاں تک غصہ ہوئی کہ
 حواس خزاو سے منتشر ہوئے پیچناب بکھانے لگی
 سخت باتیں سو سن کو سنائے لگی سو سن نے بردباری سے
 اس کے غصہ پر کچھ خیال نہ کر کے خاموشی اختیار کی آخر کو باربرہ
 باوازد بند کہنے لگی کہ خوشی یا بھیر حسب طبع تم دو گی شہد میں ضرور
 لوگنی مناسب اور بہتر یہی ہے کہ دیر مت کرو خوشی سے دے دو
 چکیوں ہو رہی ہو مت یا نیست کچھ منہ سے بولو کیوں نہیں
 تکرار شہد کے چھتے کا جو پڑا ہوا دے دیتیں

سو سن اس کو میں نہیں دے سکتی وہ تو میری کے کھانیکے لئے رکھا
 باربرہ کیا نہیں دے سکتی دیکھیں تو کس طرح نہیں دیتی یہ کہہ کر
 ہاتھ بڑا کر چاٹا کہ اس چھتے کے تکرے کو اسٹھالے ناگاہ ہاتھ

اوسکا مکھیوں کے چھتہ پر جو قریب اوسکے تھا لگ گیا اور سب
 مکھیاں باربرہ کی جانب اوڑیں بہتی خادمہ اوسکی در سے چلا کر
 بھاگی اور سو سن ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی ہو باواز بلند
 باربرہ سے کہنے لگی کہ آپ مکھیوں کو نہ چھڑیں خاموش کھڑی ہیں
 تو یقین ہووے نہ کاٹیں مگر باربرہ سے کب بچلے رہا جاسکتا تھا
 مکھیوں کو ہاتھوں سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ سب مکھیاں
 اوسکے منہ اور تمام بدن میں لپٹ گئیں باربرہ گھبرا کر دونوں
 ہاتھوں سے منہ اپنا پٹنے لگی ایک تو مکھیوں کے کاٹنے اور
 اوسپر منہ کے پٹنے سے تمام بدن حضو صاً چہرہ اوسکا پھول کر
 کندہ ہو گیا آخر کو بدحواس ہو زمین پر گر پڑی سو سن اور بیٹی
 اوسکی خادمہ نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور مکان پر اوسے پہنچا دیا
 خادمہ اپنی صفائی جانے کے لئے باربرہ سے کہنے لگی کہ کو غیر کا
 مکان پر اس طرح زیادتی کرنی لازم نہ تھی دیکھو کیا ماجرا حیرت
 افزا ہی کہ قصور تو تم سے ہوا ہی یہ جب تمہارے باپ یہ سب حال
 سنئے مجھی کو نکال دیں گے

باربرہ چاہے دے تجھے لکائیں یا رہنے دیں مجھ سے کیا واسطہ ہو مجھ کو
 تو اپنی عمر بھر میں ایسا درد کبھی نہیں ہوا ہی بتاؤ تو علاج اس کا کیا
 خیر درد کا بھی کس طرح سہ لینا گوارا ہی لیکن جو تمام بدن خصوصاً
 چہرہ کپے کی طرح پھول اٹھا ہے اس کے پچکنے کا کہو کوئی چارہ ہی
 کون سی تدبیر عمل میں لاؤنگی اور کس طرح مس از مر اس پی کو آج
 دعوت کھانے آئینگے منہ اپنا دکھاؤنگی اور اب کل کے روز بین
 نوازوں کے جلسے میں جسکی تمنا مدت سے رکھتی تھی کیونکر جاؤنگی
 خادم اب وہاں جانے کی امید تو ہرگز نہ رکھو یہ خیال فاسد
 اپنے دل سے دور کرو کیونکہ یہ آماںس تمہارے چہرے کا
 ایک ہفتہ سے کم میں نہ اتر لگا اسوقت ان باتوں کے رنج کا کیا
 ذکر ہی مجھ کو تو اسی امر کی بڑی فکر ہے کہ جب تمہارے باب
 اگر نکو اس حالت میں پائینگے تو مجھ سے معلوم نہیں کس طرح پیش آئینگے
 الغرض اسی طرح کی باتیں باربرہ اور اوسکی خادمہ آپس میں
 کر رہی تھیں اور ایک دوسرے پر قصور کا الزام دھر
 رہی تھیں سو سن ٹھہرنا وہاں پر مناسب نہ بنا کر رخصت

ہو چلی پر عجب واردات ہوئی کہ مکان سے لپکتے ہی کیس تختہ
سے ملاقات ہوئی

کیس تختہ اس مرتبہ بھی پہلی ملاقات کی مانند زمیندار کے
مکان سے کچھ خوش نہ آیا کیونکہ جب قدر سر آر تھو اور مس سو سن
بہ نسبت پرائیس اور سو سن کے گفتگو و پیش آئی اوسکی طرز
تقریر سے یہ دہشت دل میں سمائی کہ پرائیس اور اوس کے
خاندان کی عداوت سے مبادا کھیل میرا نہ بگڑ جائے اور زمیندار کے
نذر قبول نہ کرنے کا بھی صدمہ اوس کے دل پر تھا سمجھا کہ اگر خدا
نخواستہ سو سن کے بھٹیڑ کے بچے کا حال زمیندار پر ظاہر ہو جائیگا مجھے
خرابی لائیگا سب قلعی میری کھل جائیگی ایک بلائے ناگہانی
سر پر آئیگی مصلحت یہی تھی کہ پرائیس اور سو سن سے صورت
اتفاق کی پیدا کیجئے اور جب قدر جلد ممکن ہو تذکرہ ہی اس بات کا
موقوف کر دیجئے

اسی لحاظ سے جب سو سن کو اوسنے دروازہ پر دیکھا باوجود
بگاڑ کے بناوٹ سے ہنس دیا اور کہنے لگا یہ سو سن اسوقت

تمھاری ملاقات سے مجھ کو کمال خوشی حاصل ہوئی اپنی ما کے
 مزاج کا حال تو کہو وہ اب کیسی ہیں اگر میرے مکان میں کوئی چیز او
 مفید ہو تو اوسکو بلا تا مل لیجاؤ اور باربرہ کو لپکار کر کہنے لگا ایدہر
 آؤ سو سن سے بات چیت کرو جبکہ باربرہ نے کچھ جواب نہ دیا
 وہ خود اوسکے پاس چلا دروازہ کمرے کا جب کھولا دیکھا کہ
 تمام بدن اور منہ پر اوسکے آماس ہی اور درد کے مارے پھری
 نہایت بدحواس ہی یہ حال دیکھ کر بہت متعجب ہوا اور دریافت
 حال کرنے لگا خادمہ کہ وہاں پر موجود تھی فوراً اپنے طور پر
 بیان کرنے لگی مگر کوئی بات وہ پوری کہنے نہ پاتی تھی کہ باربرہ
 اوسکے کلام کو قطع کرتی جاتی تھی مختار جب بالکل حال سن چکا
 خفا ہو کر خادمہ کو تو اوسیدم گھر سے نکال دیا اور اپنی لڑکی سے
 کچھ غصہ اور کچھ بناوٹ سے برہم ہو کہنے لگا کہ جس حالت میں
 سو سن نے مہربانی کر کے تھوڑا شہد دیا تھا اوسپر تو نے
 کیوں قناعت نہ کی اور زبردستی سے کیئے اور شہد لینے کا
 ارادہ کیا شاید تو سمجھتی ہی کہ مجھ میں بڑا زور ہی واہ کیا خوب

اری نادان بھیکھ اور پچھور ہی یقین جانتا کہ میں تمھاری ایسی
 واپیات حرکاتوں کو کبھی نہ پسند کروں گا سو سن باربرہ کی جانب
 سے التجا کرنے لگی مختار بہ اہستگی باربرہ سے کہنے لگا
 دیکھو باوجود تمھاری بشرارت کے سو سن تمیر کس قدر مہربانی
 کرتی ہیں اور سو سن کی جانب مخاطب ہو کہ اوٹھا کہ بیشک
 تم آوروں پر بھی ایسی ہی مہربانی رکھتی ہو خیر تمھاری خاطر سے
 میں باربرہ کے سب قصورات معاف کرتا ہوں سو سن نے
 شکرا دیا لیکن چونکہ بھڑکے بچے کی کیفیت بھولی نہ تھی ایسے
 اوسکے دم میں نہ اُسی اور جلد رخصت ہو کر اپنے مکان پر چلی گئی
 مختار نے جب دیکھا کہ سو سن ایسی سا وہ لوح نہیں ہے کہ دھوکھا
 کھاؤ گیری و مہازی میں آجاوے تب اوسنے پراسیس
 سو سن کے باپ کے ساتھ موافقت پیدا کر نیکا اللہ کیا حال آنکہ
 بخوبی جانتا کہ وہ بھی خشک ایماندار آدمی ہے اور چاہلوسی کی
 باتوں سے ہمیشہ اوس کو نفرت رہا کرتی ہے جب میں نواز و س
 جلسے کا دن آگیا باربرہ نے ہر چند بہت بسی تدبیریں کیں مگر میں اڑھائی

ساتھ وہاں پر نجا سکی شام ہوتے ہی بہت سے امرا
 جلسہ میں شریک ہوئے اس قدر وہاں پر مجمع آدمیوں کا ہوا
 کہ مکان سارا بھر گیا سب بین نواز جو اطراف سے بطبع العام
 پہنچے تھے اگر جمع ہوئے اونیں وہ بڈا بین نواز بھی تھا اور چونکہ
 کپڑے اوسکے بالکل پھٹے اور پڑانے لگے تھے اس لئے لوگ
 اوسے حقیر جانتے تھے سب اہالیانِ جلسہ کی جو نیر سے چندان شاہ
 ہر ایک کے بجانے کے حسن اور قبح کی تشخیص کر نیسکے لئے
 منتخب ہوئے منجملہ اونکے دونوں بہنیں سر آر تھری بھی تھیں اور
 سر آر تھر کے ماتھ میں العام کی اشرفیاں تھیں جب بین
 بجے لگی سب کے سب خاموش ہو کر سننے لگے اور بین نوازوں نے
 فرداً فرداً اپا بجا یا وہ سماں جایا کہ ایک کی دوسرے سے
 تمیز نہو سکی اور اہل جلسہ سمجھے کہ سب کے سب العام پانے کا
 استحقاق رکھتے ہیں جب ضعیف بین نواز نے سب کے
 آخر میں بجانا شروع کیا ٹھانٹھہ اور شروں کو درست کر کے
 ایسی بین بجائی کہ سننے والوں کے ہوش کھو گئے سب کے سر

مچ ہو گئے جب تک وہ بجاتا تھا جو اس سننے والوں کا اور اجاتا تھا
 جب بجا چکا چند لمحہ تک سب کے سب دنگ تھے سکتے کے ڈھنگ
 تھے جب طبیعت سمجھوں کی خورسند ہوئی صداواہ واہ کی ہر طرف
 سے بلند ہوئی جو لوگ نصف اس بات میں بدے گئے تھے
 متفق القول ہو کر کہنے لگے کہ بیشک اسی شخص نے سب سے
 اچھا بجا یا ہے اور بہر صورت یہی مستحق الغام کا ہے

یہ گیت جو ادنیٰ بجا یا اور سمجھوں کو پسند آیا اور اس کے
 ذریعہ سے اشرفی پائی اسی کا بنایا تھا سمجھوں نے اس سے
 درخواست اس امر کی کی کہ مہربانی کیجئے اور اس گیت کے
 بول ہلوگوں کو لکھا دیجئے الغرض وہ لکھانے پر راضی ہو گیا
 اور سس سومرس اس کو لکھنے لگی بین نواز نے کہا کہ اس
 گیت کا نام سوسن کی گریہ وزاری بھٹیڑ کے بچے کے فراق
 میں ہے سس سومرس لکھتے وقت اپنے بھائی کی طرف
 بھی دیکھتی جاتی تھی جب وہ لکھ چکی سر آر تھرسا اوس بین
 نواز کو کنارے نیجا کر کچھ باتیں دریافت کیں جس سے بالکل سوجھ

بھیر کے بچے کی حقیقت اور کیس مختار کی زیادتی اور شرارت
ظاہر ہو گئی مختار بھی گیت لکھاتے وقت اوس جگہ کھڑا تھا جب
کبھی سر آرٹھر اوسکی طرف دیکھتا خوف سکے مارے اوسکے
چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا لیکن جب اوسنے گیت کا نام
سوسن کی گریہ وزاری بچے کے فراق میں سنا وہاں سے
بچھے ہٹا اور غایب ہو گیا

جب بین نواز نے دس اشرفیاں انعام پائیں وہاں سے
رخصت ہو ایک شخص کے مکان پر جا کر کاغذ فلم دوات لیا اور
اپنے لڑکے سے جو ہمراہ تھا ایک خط پرائیس کے نام لکھوا کر
بجلیٹ ڈاک پر روانہ کیا دوسرے روز صبح کو جب پرائیس
کاشکار اور سوسن اوسکی بی بی اور سوسن بیٹھے سوچ
رہے تھے کہ مہلت ایک ہفتہ کی بھی اب قریب الانقضاء ہی پر
ابھی تک عیوفی دینے کے لئے روپیہ کہیں سے نہیں ملا ہی
دیکھا جائے کیا تقدیر میں لکھا ہی اور خواہش خدا کی کیا ہی اس
انشاء میں کسی شخص نے دروازہ پر آکر آواز دی سوسن باہر نکل گیا

ڈاک کے ہر کارے نے خط اوسے حوالہ کر کے کہا کہ یہ خط
 تمہارے باپ کے نام کا ہی لو اور محصول اسکا مجھے دوپرائیس نے
 جب یہ بات سنی بہت متعجب ہو کر کہنے لگا کیا یہ خط میرے نام کا ہے
 ایسا کون شخص اس جہان میں ہے جو مجھے خط لکھے خیر بہر حال محصول
 اور خط کو دو جب یہ خط لیکر کھولا اور نام کا تب کا تمہارے احسان
 دوست تو ان پڑھا اور زیادہ حیران ہوا کہ یہ کس شخص کا نام ہے
 اور ایک کاغذ مڑا ہوا اوس میں ملفوف دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ کیا ہے کوئی
 گیت معلوم ہوتا ہے شاید کسی نے مجھے یو قوف بقور کر کے
 دل لگی تو نہیں کی ہے خیر خط کو پڑھ لوں بعد اسکے آپ ہی سب حال
 معلوم ہو جائیگا جب خط پڑھا اوس میں یہ لکھا تھا

خط کا مضمون

ای میرے دوست عزیز مجھے یقین ہے کہ میری خوش نصیبی آج
 کی شب کی سکر آپ بہت مسرور ہونگے میں نے دس اشرفیاں

انعام پائی ہیں اور یہ گیت جو خط میں ملفوف کر کے آپ کے پاس
 بھیجتا ہوں اسے جب پڑھیں گے معلوم کریں گے کہ میرے اس انعام پانے
 کی باعث سو سن آپ کی نیک لڑکی ہی اور چونکہ میں آپ کے مکان
 پر مہمان رہا ہوں اس سبب سے کہیقدر آپ کے خاندان کا حال جانتا
 مجھے امید ہے کہ آپ نہ بھولے ہوں گے جب آپ سو سن کے جمع کیے
 روپیوں کو گن رہے تھے اور وقت میں بھی دیاں پر موجود تھا
 اور جس لیے وہ روپیہ جمع کیا گیا تھا اوسکو بھی میں نے
 اوس وقت سنا تھا اور یقین ہے کہ شاید آپ ابھی تک کل روپیہ
 اپنے عوض جان سپن کو دینے کے لیے جمع نہ کر سکے ہوں
 اس لیے میں آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ نوٹ تعداد میں پانچ اشرفی کا
 جو گیت کے کاغذ میں لپٹا ہوا ہے قبول کیجئے اگر آپ مجھے آرائی کے
 نوکیس مخار کی طرح سخت قرض خواہ نہ پائیں گے جب کبھی آپے ہو سکیگا
 دیکھیں گے اور اگر شاید ہوسکے تو مجھ کو متقاضی نہ فرض کیجیگا سال یا
 اسی ایام میں پھر کر جب آؤں گا آپے ملاقات کروں گا اور یہ گیت سو سن
 اور سب لڑکوں کو بچا کر سناؤں گا اور اپنی جانب سے آپ کو

اطمینان حاصل ہونیکے لئے مناسب ہی کہ میں اپنے حال سے
 بھی مجھلاؤ گیو آگاہ کروں یعنی صبطح میں ظاہر میں غریب معلوم
 ہوتا ہوں و حقیقت میں نہیں ایسا ہوں لیکن میرے سفر کرینکا
 یہی حال ہی اور یہ طریقہ فائدہ سے مالا مال ہی اسبطح و نیا اور
 اوسکے باشندوں کے چلن اور رویہ دیکھکر ایسا تجربہ حاصل کرتا ہوں
 کہ اگر سفر میں اپنی وضع امیروں کی سہی بناؤں تو اسقدر فائدہ
 ہرگز نہ اوتھاؤں بہت لوگ ایسے ہیں کہ میرے ہی طریقے کو
 پسند کرتے ہیں اور حتی المقدور اپنے سوک سے تم سے نیک
 آدمیوں کو احساند کرتے ہیں زیادہ نیاز تمھارے احساند
 دوست لووان

سوسن نے مطابق اپنے باپ کے کہنے کے جب گیت کے کاغذ
 کو کھولا اور نوٹ کو نکالا دیکھا کہ گیت کا نام سوسن کی کبریا و زاری
 بھیت کے بچے کے فراق میں لکھا ہی بہت متعجب ہو کر وہ اور
 اوسکی ماؤ دونوں ملکر پڑھ رہی تھیں کہ کسی نے دروازے پر
 آواز دی باہر آکر دیکھا تو سردار تھر اور ادکی بہنیں ہیں اور

لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ پرائیس کی عوضی کو سینے
 کے لیے روپیہ قرض حسنہ دیں لیکن انھوں نے بین نواز کے
 اشرفیاں بھیجنے کا حال جب سنا اپنے ارادے کو سو و منہ پھیرا
 سر آرتھر نے پرائیس سے کہا کہ جو میں یہاں تک آچکا ہوں
 بہتر ہے کہ ایک کام جو تم سے متعلق ہے اس کا تصفیہ کرتا چلوں تم میرے
 ساتھ اُو ایک قطعہ زمین جس پر شرک لکھائی مجھے منظور ہے جس
 دکھا دوں چنانچہ پرائیس کو لیجا کر وہ زمین دکھائی اور کہنے لگا
 دیکھو میں ارادہ شرک لکھانے کا اپنے ہوا کھانے کے واسطے

رکھتا ہوں اور یہ قطعہ زمین کا بیج میں آجاتا ہی
 پرائیس اگرچہ یہ زمین میری ہی ہے لیکن اگر امیدوار ہوں
 کہ اب مجھ کو ایسے آدمیوں میں شمار نہ کیجیگا جو ایسے خفیف امور ات
 میں حجت اور تکرار پیش لاتے ہیں اور منحصر بیفائدہ لڑائی اور فساد
 برپا کرتے ہیں یہ بات میری ذات سے دور ہے مجھ کو ہر صورت اپنی خوشی منظور ہے
 سر آرتھر میں نے تو سنا تھا تم بڑے فادی ہو اور اب
 جو تم کو دیکھا معلوم ہوا کہ وہ خبر بالکل غلط تھی

پرائیس یہ وہم تکینے میں تو آپکی ضرورت دیکھ کر اوروں
 کی طرح یہ نہ بھی نہیں چاہتا کہ اس زمین کے ذریعہ سے زیادہ
 نفع اوشھاؤں بلکہ یہ زمین آپ ہی کی ہی اور آپکو اختیار ہے
 کہ کوئی دوسرا قطعہ اسی قیمت کا دیجیگا یا جسطور پر اور جو
 آپکو منظور ہو کیجیگا مچھو کچھ غدر نہیں ہے سر آتھر نے تھوڑے
 تامل کے بعد کہا میں نے سنا ہی تھا رے پتہ میں کوئی نقص
 عظیم ہی اور اسکا ذکر میں نے پہلے متے اس خیال سے نہیں کیا
 کہ شاید تم یہ سمجھو کہ مجھے دبا کر یہ زمین لیا جاتے ہیں لیکن تباؤ
 تو اوسیں کیا نقص ہے

پرائیس سچ تو یہ ہے اور سچ ہی ہمیشہ کہنا اچھے آدمیوں کا
 کام ہے کہ نقص جو لوگ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کس جانور کا
 نام ہے اور میری دانست میں اوسکو ایک غلطی کہنی چاہئے
 اور یہ آپ خوب جانتے ہیں کہ کوئی بشر غلطی عمداً نہیں کرتا
 اور میرے نزدیک واجب تو یہ ہے کہ جب غلطی کہیں پائی جائے
 تو جس سے غلطی ہوئی ہے اوسے شخص سے جو آئی جائے

لیکن کیس مختار کہتا ہے کہ یہ ضابطہ نہیں ہے اس لیے میں کچھ کہہ
 نہیں سکتا جس شخص نے میرے پتہ کی شرح لکھی ہے اس نے
 اس میں غلطی کی ہے اگر اس کی غلطی پر میرا ہی نقصان جائز دیکھا
 جائے تو پھر اس سے کیا چارہ ہے آپ کے رشتہ دار سابق
 زمیندار کا ایک کانٹا بلور یا دو داشت کے لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے
 اگر قرائن تو ایسی اطمینان کے لیے اس کو دکھلائیں اس کے دیکھنے
 سے غلطی پتہ کی ظاہر ہو جائیگی اور یہ شبہ بھی آپ کے
 دل سے جاتا رہے بیشک مختار کہتا ہے کہ تمہارا پتہ کوڑی کام کانپس
 اور عدالت میں کچھ اعتبار اس کا ہو گا لیکن میں تو عدالت کے
 قاعدے سے محض ناواقف ہوں صرف اس قدر جانتا ہوں کہ
 کہ میں برسر حق ہوں اور سب مقدمات اور ہر حالات میں
 ایمان داری اور راستی ہی کام آتی ہے اسباب میں مجھے آوار
 کچھ کہنا نہیں ہے

سرا رتھر کیس مختار جب کا ذکر تینے بار بار کیا معلوم ہوتا
 ہے کہ عدالت رکھتا ہے صاف صاف کہو تو سب اس کا کیا

پرائس ایک چھوٹے سے قطعہ زمین کے ہایت جو متصل
 باغ فختار ہی ملوگوں میں قصہ اور تکرار ہی اور وہ کچھ ایسی قیمتی
 بھی نہیں ہی اوسکو فختار اپنے باغ میں باوجودیکہ وہ خود بڑا بیچ
 ہی ناجق شامل کیا جاتا ہی اور میں نے اوس سے بار بار کہا ہی
 کہ یہ زمین نہ تمھاری اور نہ ہماری ہی بلکہ سرکاری ہی اور چونکہ
 اس دیہات کے سب لڑکوں کے کھیلنے خصوصاً بہار کے
 میل کی وہ جگہ ہی اسی میں نہیں جاتا کہ کوئی شخص بلاوجہ
 فساد ادا تھائے اور ناجق اوسکو اپنے قبضہ میں لاسے
 سر آر تھر چلو مجھے اوس زمین کو دکھا تو دو یہاں سے
 بہت دور تو نہیں ہی

پرائس نہیں صاحب بہت قریب ہی جبکہ وے اوس زمین
 پر پہنچے کیس فختار نے اپنے مکان سے سر آر تھر اور پرائس کو
 ایک ساتھ تھلتے دیکھ کر چاہا کہ فوراً اوبے اور اونیٹ شامل
 ہو جاوے تاکہ پرائس سب حالات راست راست بلا کم و
 کاست جان کرنے چلوے لیکن جلد آنسکا سر آر تھر

دیکھ کر کہا کیا یہی زمین متنازعہ ہے پرائیس نے جواب دیا ہاں صاحب
 اس قدر ہے اس اثناء میں کیس مختار آیا اور اپنا موقع دیکھ کر
 کہنے لگا کہ اب اس زمین کا ذکر ہی بیفائدہ ہو جانے دو اب تو میں
 آپ ہی کو دیتا ہوں گو کسی کی ہو سر آر تھرنے کہا بڑے
 تعجب کی بات ہے کہ آپ ایسے یثق اور فہیم اور قانون دان
 ہو کر جو زمین کہ آپ کی نہیں ہے اس سے مہربانی کر کے مجھ کو عنایت
 فرماتے ہیں واہ کیا آپ کا یہی کام ہے اور مفت کرم داشتی اس کی کا نام ہے
 اور حال اس زمین کا تو یہ ہے کہ تمھاری نہ کسی دوسرے کی ہے
 بلکہ میری ہی ہے اس بات کو میں نکتہ دیہی سے جو میرے پاس
 موجود ہے ثابت کر سکتا ہوں

چونکہ کیس ہنوز مختاری کی امید اور تمنا دل میں رکھنا تھا
 ڈر کر کہنے لگا کہ فی الحقیقت میری رائے سست ہے اور آپ جو
 فرماتے ہیں تبجا اور درست ہی سر آر تھرنے پرائیس سے
 کہا کہ اس زمین کو میں لڑکوں کے کھیلنے اور بہار کے میلے کے
 لئے ہمیشہ کے واسطے دیتا ہوں پرائیس نے سب احسان ادا

اپنی گردن پر لیا اور بہت سا شکر ادا کیا بوا کے سر آرتھر کیس
 کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ نے کوئی پتہ میرے دیکھنے کے
 لیے بھیج یا تھا کیس نے ذی زبان سے جواب دیا ہاں صاحب
 مگر میں نے اسکو کچھ پرائیس کے ساتھ عداوت اور دشمنی
 کی راہ سے نہیں بھیجا تھا بلکہ بھینا اسکا میں اپنے اوپر فرض سمجھا
 تھا

سر آرتھر اس کے بھینے سے پرائیس کی کچھ بھی نفرت
 نہ ہوئی اسکو تو میں نیا پتہ لکھ دینے پر مستعد ہوں کیونکہ اس کے
 پاس جو ایک فرد بطور یادداشت کے موجود ہی اوسے ہی پر
 میں کاربند ہو لگا اور پتہ کی غلطی پر کچھ لحاظ نہ کرو لگا میں یہ مرکز
 نہیں چاہتا کہ کسی شخص سے ناواقف اور غرواجبی فائدہ اٹھاؤں
 اور کسی غریب کے دل کو عبت صدمہ پہنچاؤں
 مختار بہت تھک کر کہنے لگا ہاں صاحب خدا نکر کے کہ میں
 آپ کو ایسی صلاح دوں جس سے کسی کو غریب ہو یا امیر ناواقف تکلیف
 پہنچے لیکن ناقص پتہ کے نسخہ کرنے میں کچھ عیب اور ظلم نہیں ہے

سر آر تھر کیا تمھاری دالنت میں یہی مناسب ہی
 مختار بلا تک میں ہمیشہ سے اچھی طرح جانتا ہوں کہ جو
 پتہ ناقص اور بے حقیقت ہی اوسکے مشورہ کرنے میں کوئی
 عیب نہیں اور نہ کچھ خلاف شرافت ہی

سر آر تھر آپ بے سمجھے بوجھے اپنے ہی پتے کی نسبت را
 دیتے ہیں آپ تو اس غریب آدمی کے پتہ کو بھیجا چاہتے تھے مگر
 آپ کے لڑکے نے غلطی سے آپ ہی کے پتہ کو مجھے لاکر دیا تھا
 اور جب اوسے دیکھا تو اوس میں ایک ایسا نقص نمودار ہی جس
 وہ پتہ محض ناقص اور بیکار ہی

مختار ڈر کر کہنے لگا کیا آپ نے ایسا نقص دیکھا ہی
 سر آر تھر ہاں البتہ اور اوس پتے کو اپنی جیب سے نکال کر
 کہا لو دیکھو نو لیندہ پتہ کی اسپر نہ تو مہربت ہی اور نہ دستخط ہی
 مختار نے جب اوسے دیکھا سب راے سالقہ اپنی غم آفرین
 کر کے کہنے لگائیں آپسے امید رکھتا ہوں کہ میرے باب میں ایسی
 غلطیوں پر کچھ لحاظ آپ نفرمائینگے

سر آر تھر نقین جانو کہ جیسا تم اس ایماندار آدمی پر ظلم کیا چاہتے
 تھے ویسا میں تمہارے ساتھ ہرگز نکر و نگا بلکہ تمہاری نسبت بھی
 مطابق مرد و داشت کے جو میرے ہی پاس موجود ہے کار بند
 ہو نگا اور ایک جبہ بھی تمہارا نقصان ہونے نہ دو نگا جو قیمت
 واجبہ تمہارے مکان اور باغ اور زمین کی ہوگی وہ اس شرط
 سے نکود بجا نیگی کہ ایک مینے کے اندر تم اپنا سب مکان وغیرہ
 چھوڑ کر جہاں چاہو اس گاہ نو سے باہر چلے جاؤ جب تمہارے
 دیکھا کہ میں اس کے مقابلہ میں ضابطہ کے مطابق لڑ نہ سکوں لگا مجھ
 ہو کر شرط مذکورہ قبول کی اور یہ بات بھی اوسنے غنیمت
 سمجھی کیونکہ اگر سر آر تھر یہ بھی نہ دیتا تو وہ کیا کر لیتا اور اس
 خیال سے اپنے دل کو تسکین دینے لگا کہ وقت تشخص قیمت
 کے شاید مجھے کچھ زیادہ ملجائے جو تمہارے رخصت ہو کر چلا گیا
 سر آر تھر اور پرائیس بائیں کرتے ایک ساتھ ہاتھ میں ہاتھ
 سوسن کے مکان کی طرف چلے

سر آر تھر نے پرائیس سے پوچھا یقین ہے آپ اچھا

لکھتے ہوئے اور حساب کتاب سے بھی خوب واقفیت ہونگی
 شاید میں نے تمھاری لڑکی کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہی وہ تو
 بہت صاف لکھتی ہے کیا آپ ہی سے اوسنے لکھنا سیکھا ہے
 پرائیس نہیں پتہ تو میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ زیادہ اوسنے
 تو از خود سیکھ لیا تھا لیکن میں نے اوسکو صرف تھوڑے
 سے حساب کے قاعدے چسقد میں جانتا تھا البتہ بتائے
 سر آر تھر معلوم ہوا کہ تمھاری لڑکی نے اچھی تعلیم پائی
 اور بہت خوش سلیقہ ہے اور اوسکا بہت نیک رویہ اور
 طریقہ ہے اور اس آؤسکے ماپ کے بھی اوصاف ظاہر ہوتے ہیں
 پرائیس یہ کہ کیا آپ کے فرمانے کی بات ہی صرف آپکی مہربانی
 اور عنایات ہی

سر آر تھر میں یہ چاہتا ہوں کہ مکلفاً باتوں ہی سے
 ممنون احسان نکروں تاکہ تمھارے ساتھ کچھ مسلوک بھی ہوں
 ہر چند مکوا اپنے خاندان سے بڑی محبت ہے پر جب مجھ سے زیادہ
 ملاقات ہو جائیگی معلوم کرونگے کہ میز پر بھی کس طرح کی طبیعت

ایسا مختار بدکردار میں ہر گز نہیں چاہتا جو میری رعیتوں کو تکلیف دے اور اوپر ظلم کرے صرف آپ سا ہوشیار اور مستعد ایما دار ایک آدمی علاقہ کی تحصیل کے لئے مجھے درکار ہی امید ہے کہ آپ میرے کہنے پر توجہ فرمائیں گے اور اس عہدہ کے قبول کر سکیں

کچھ عذریہ پیش تلافی کیا

پرائس بہت خوش ہو کر کہنے لگا کہ اگر آپ اب سبک دے سنا تھ فرمائیں گے تم بھی امید ہے کہ اپنی اس مہربانی فرما کر نہ چھٹاؤ گے بلکہ مجھ کو ہر طرح سے اپنا خیر خواہ پائیں گے

جب سر آر تھر پرائس کے مکان پر پہنچا کر سڑے میں جھک کر اپنی بہنوں کو دیکھنے لگا دیکھا کہ وہ دونوں کوئی کپڑہ نفیس قطع کر رہی ہیں سر آر تھر کو دیکھ کر کہنے لگیں کہ اری بھائی جان یہ کپڑہ ہلوگ سو سن کے لئے قطع کر رہیں اور مس سومرس نے کہا کہ جب میں نے سو سن کو کپڑے کئے ایک شریفی دی تھی پہلے ہی پہن سبھی تھی کہ کبھی اس اشرفی کو اپنے خرچ میں نہ لائیں گی اور ہر گز اپنے لئے اچھی پوشاک نہ بنائیں گی ابھی

میں نے اصرار کر کے اس کی ماسے اوس اشرفی کے خرچ کرنے کی کیفیت سن لی کہ اوس نے اپنے باپ کو اوسے دے دیا اور چونکہ وہ ضرورت اب رفع ہو گئی ہے اور اس کپڑے کو اوس کی ما بھی پسند کرتی ہے تو یقین ہے کہ سوسن بھی اسکے قبول کرنے میں انکار نہ کرے گی اور سوسن کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے تم مطابق معمول کے اس مرتبہ مہار کے میلہ کی شانزادی بسبب اپنی ماکہ بیماری کے ہو سکیں لیکن اتو بافضل الہی تمھاری ماکہ بخوبی صحت حاصل ہو گئی ہے سوسن سوسن کی ما کہنے لگی اتو میں بہت اچھی ہو گئی اور خوشی کے مارے سب بیماری میری کھو گئی

مس سومرس ہلوگوں کا ارادہ ہے کہ سوسن کی سالگرہ کی تقریب میں جو اس مہینے کی پچیسویں تاریخ کو ہوگی ایک جشن کریں اور اس دیہات کے سب لڑکوں کو دعوت میں بلائیں یقین ہے کہ تم بھی مہربانی فرماؤ گی اوس روز فرداؤ گی سہرا تھرا سوسن کہا اوس روز یقین ہے کہ تم بھی اپنے چھوٹے چھوٹے دوستوں کے

ساتھ بہار کے مید کی زمین پر بہت خوشی کر دگی اور میں اوسے
 سب لڑکوں سے کہہ دو لگا لگا اس زمین کو فقط سوسن کی نیک
 طینت اور اچھی خصلت کے سب سے نلوگوں کے لئے چھوڑ
 دیتا ہوں اور تم کو اگر اپنے ہجو لیوں میں سے کسی کے لئے کوئی
 چیز کی درخواست کرنی ہو تو کرو کیونکہ جو تم کوئی درخواست
 مناسب کر دگی تو یقین ہی میری نہیں اوسکی منظوری میں
 اٹکار کر نگلی اور تم سے بھی امید ہے کہ اس تند عاتقہاری بیجا نہو گی
 سوسن اپنی مائی طرف دیکھ کر کہنے لگی البتہ ایک عرض میری
 ہے لیکن اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی پیاری دوست روز کے واسطے ایک
 درخواست رکھتی ہوں سر اترنے نہیں کر کہا اگرچہ میں روز کو نہیں
 جانتا کہ کون ہی لیکن تم بناؤ تو کیا درخواست ہے

سوسن یقین ہی کہ شاید آپ نے اوسے دیکھا ہو وہ بہت
 اچھی نیک لڑکی ہے اور کام بھی اچھی طرح کرتی ہے اوسنے اور
 اوسکی مائے سنا ہے کہ آپ کی سرکار میں کوئی خادمہ درکار ہے
 اس سوسن بس اس سے زیادہ تکلیف نہ کیجئے تو یہ کو طول نہ

میں تمھاری اس درخواست سے بہت مسرور ہوئی خاطر جمع رکھئے دل سے یہہ استدعا تمھاری منظور ہوئی روز سے کہہ دینا کہ کل بھی میرے پاس آئے بلکہ تم اپنے ہی ساتھ اوسے لیتی آنا اور میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی سالگرہ کی تقریب میں میری خادمہ کی شہر مال بکاسنے میں مدد کرو بعد اسکے سب کے سب خوشی کے ساتھ رخصت ہو کر اپنے گھر روانہ ہوئے

دسے لوگ کیسے خوش نصیب ہیں جو کسی کے خاندان پر اس قدر احسان کر کے اولیٰ رخصت ہوتے ہیں کہ رخصت کرنے والوں کی طبیعت بہت خورسند ہو جاتی ہے اور رخصت کرتے وقت شکریہ ادا کرنے میں زبان اونکی بند ہو جاتی ہے پر جب دسے لوگ چلے جاتے ہیں تو اونکی غیبت میں شکر گزاری اونکی اچھی طرح بجالاتے ہیں پھر تعریف کر کے اونکے حقیر عاقل دیتے ہیں اور نام اونکا ہمیشہ نیکی کے ساتھ لیتے ہیں

پرائس کہنے لگا کہ جب پر خدا اپنے فضل اور کرم سے اس قدر عنایت کی نظر کرے اسے گناہ ہی کہ اور کچھ تمنا ہے

دل میں باقی رکھے تاہم اسوقت یہہ آرزو میری باقی رہ گئی یعنی افسوس ہے
 کہ یار و مسازدین نواز اسدم موجود نہیں ہیں ہر حال یار باقی صحبت
 باقی پارسال آنے کا خط میں اوسنے وعدہ لکھا ہی ہے اور اس سے
 ملتے اگر خواہش خدا ہی جب وہ آئیگا کمال شکر گزاری کے ساتھ
 روپیہ اوسکا ادا کیا جائیگا اور کہو لگا کہ میں نے تمہارا بڑا احسان ادا کیا
 ہی گویا تمہارا ہی نوٹ بھیجا ہوا میری مصیبت میں کام آیا ہی سو سن
 کہنے لگی جب میں بین نواز کو پاؤنگی اپنی مرغی اور بھیڑ کے پیچھے کو
 اوسے دکھاؤنگی اور سو سن بول اوٹھی جب وہ آئیگا اوس گیت کو
 بھی بجا کر سنائیگا اور وہ گیت کا کاغذ کہاں ہی ابھی تک تو میں نے
 اوسکو بالکل پڑا بھی نہیں سو سن نے جواب دیا کہ اوس کا کاغذ
 کو روئے ایک چلی گئی ہے میں ابھی حلقہ جاتی ہوں اور اوس سے مانگ
 لاتی ہوں سو سن جا کر کیا دیکھتی ہے کہ رد و سب لڑکوں کو جمع کر کے
 اوس گیت کو پڑھ کر سنارہی ہے اور قلب کہہ رہا ہے کہ گیت تو معلوم
 ہوا مگر اوس کے گانے کا ڈھنگ کچھ سمجھ میں نہیں آتا میں اپنی ماسے
 کہو لگا کہ سر آر تھر سے دریافت کر دیں اس گیت کو بین نواز

کس طرح بجاتا تھا اور اگر وہ کہیں ملیگا تو بلوا کر سوسن کی سا لگرہ کے
 روز اسی جگہ پر بشرط اوسکی رضا مندی کے سب کے سامنے اس
 اس گیت کو بین میں بجاؤ لگا اگر ممکن ہو گا میں بھی سیکھ لوں گا
 پرائیس کے مختار اور تحصیلدار مقرر ہونے اور کس کے
 ایک مہینے کے اندر گانوں سے بدر ہونے کی خبر تمام گانوں میں مشہور ہوئی
 یہ حال سب لوگوں کی طبیعت بہت مسرور ہوئی اکثر لوگ
 اس بات کے تحقیق کے لئے سوسن کے پاس آئے اوس مقام پر ایک
 اثر و نام ہوا ایسا مجمع عام ہوا آپ سبھوں سے کہنے لگا کہ جو کچھ تم لوگوں نے
 سنا ہے وہ سب سچ اور بجا ہے سوسن بسبب لحاظ کے خود نہیں کہتی ہیں اگر
 کوئی پوچھتا ہے چپ رہتی ہیں پر یقین جانو کہ سر آر تھر کی سرکار میں
 پرائیس مختار ہوئے اور دشمن اوتکے ذلیل اور خوار ہوئے اور
 زمیندار نے اس دیہات کو اب ظالم سے صاف کر دیا ہے اور اس
 زمین کو صرف سوسن کی خاطر سے ہلوگوں کو معاف کر دیا ہے۔

خامت

دیکھو کہ آخر کو کیس مختار کی چالاکی کچھ کام نہ آئی اور سوسن کی
 نیکیوں کے مقابلہ میں ہمیشہ اسی نے خجالت ہی اٹھائی پر اکیس مختار
 ہو کر صاحب اعتبار ہوا اور کیس بدکیش سب کی نظروں میں
 ذلیل اور خوار ہوا

SIMPLE SUSAN

BY

MISS MARIA EDGEWORTH,

TRANSLATED INTO OORDOO

BY

BABOO KASHI-NATH BISWAS,

Head Clerk of the Governor General's Agent, at Benares.

WITH THE ASSISTANCE OF

MOULVI ZEINOOLABDEEN,

Deputy Naib.

TRANSLATED AND PRINTED FOR H. C. TUCKER, ESQ., B. C. S.

AGRA:

PRINTED AT THE SECUNDRA ORPHAN PRESS

1855

بسم تعالیٰ همیشه بخیر و برکت
بمن زندگی زیاده بده - آری خداوند بخیر و برکت

مستقیم و خیرین

CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۳ } ACC. No. ۴۴۶۲
 AUTHOR کاشی ناکہ
 TITLE کلاس سہ ۱۶ جن

ک ۱۱		۸۹۱۵۴۳۳	
۴۴۶۲		کاشی ناکہ	
کلاس سہ ۱۶ جن			
Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept over-due.